



کتاب کا نام اور اس کے ایضاً اور اس کے نام و نامہ  
اور اس کے نام و نامہ اور اس کے نام و نامہ  
اور اس کے نام و نامہ اور اس کے نام و نامہ

# خفہ جوبلی

میں نے انگریزوں کے خلاف اور اس کے خلاف  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف

## مصنف

مفتی محمد اکرم صاحب مدرس  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف

## مترجم

مترجم اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف  
اور اس کے خلاف اور اس کے خلاف

## مقدمہ

بنام نامی

عالیجناب علی القاب - انجم خدم صاحب بیضا و قلم - جیس طاعت  
جرجیس منزلت - خورشید قیاب - شکر کباب - اعتضاد اسلام  
والمسلمین - رافع لواء دین متین - عالیجاه الامراتب - پیر تہمتس  
نواب سیدی احمد خان صاحب بہادر  
فرمان فرمائی

جزیرہ حبشہ خان - خلد ان ملک و ریاستہ کی خدمت سربراہت میں  
بسی ترقی علمی علوم - اسطو تہذیب - عاصف تحریر - وزیر خاص  
مسیر با اختصاص - سب پرورد - دولت منظر عالی مراتب  
خان بہادر مرزا احتیاس بیگ صاحب قیادت  
وام محمد

بیادگاری حسن چوہلی جناب نوشاہ زمان - ہمای دوران  
ملکہ عطیہ انگلستان قیادت - ہندوستان گورنر - ادام اللہ

کتاب فیض نقاب تحفہ چوہلی - عبد الکرم

مدد رس این خان - رشتی حامی غلام محمد نے باعزت خاص نزدیکی  
آپا کا خاک اینظر کیپ کنند یا کیا بود کہ گوشہ نمی بگفتند

# فہرست مضامین

کیفیت	صفحہ	کیفیت
قیصر کا آب پاشی کرنا - حادثہ دوم و سوم	۳۰	باب اول در کیفیت حیویتی (۱)
قیصر کی پہلی عام کارگزاری	۳۱	توضیح وجہ تسمیہ حیویتی
قیصر کا چوتھا حادثہ	۳۲	پہان حیویتی سے مراد
قیصر کا عدالت میں جانا - قیصر پر بادشاہ کی مہربانی	۳۳	تھکنڈ میں کس کس بادشاہ کی حیویتی ہوئی
شارکت مشہرہ ادیبی وفات	۳۴	بقیہ میں قیصر ہند کے جد کی حیویتی
نخت کا حربی	۳۵	تھکنڈ کے کون کون بادشاہ دراز عمر ہوئے
قیصر کا پہلا غم - قیصر کی بہن ۷ موسیقی	۳۶	ادشاہان وقت میں دراز عمر کون بہن
نقاشی ۷ تحصیل علوم	۳۷	باب ۲ دوسرا قیصر کا اوائل عمر کے حالات
قیصر کے استاد	۳۸	روز ولادت قیصر - والدین قیصر
قیصر کو خود کے ملکہ بننے کی خبر	۳۹	قیصر کا ملکہ ہونا شروع میں امر حال تھا
قیصر کی علالت	۴۰	سوزین القلیہ میں قیصر کا تولد ہونا
شارکت سے پہلی ملاقات	۴۱	قیصر کا نام و اصطفا
قیصر کا سید	۴۲	نام کے تحت قیصر کے ان کا
قیصر کی پاکدامنی ۷ قیصر کی والدہ متولی	۴۳	قیصر کا نکاح - چھری سی رندی
باب ۳ قیصر قیصر کی تخت نشینی کے بیان میں	۴۴	قیصر کا ولادت ٹھکانا اور دودھ پڑھایا جانا
قیصر کس سرعت سے تخت نشین ہوئیں	۴۵	قیصر کی والدہ کا انتقال - قیصر کے والد کا انتقال
قیصر کے جشن جلوس کے دیکھنے والے	۴۶	والد کی دعا
تخت نشینی کی وقت کی قابل شنیدہ بات ہی	۴۷	قیصر کے والد کی مذہبی ولسوزی
بادشاہ کے وفات کی خبر	۴۸	قیصر کے والد کی انتقال کی وجہ
قیصر کی پہلی کونسل	۴۹	قیصر کے جد کا انتقال اور بڑے چچا کا بادشاہ ہونا
اعلان عام بابت ملکہ	۵۰	قیصر کے والد کے اوصاف
قیصر کا شکر بجا لانا	۵۱	قیصر کے والدہ کی سوگوار باتیں
ضلع ہنوبہ کا برطانیہ سے علیحدہ ہونا	۵۲	قیصر کے والدہ کا وظیفہ - ڈیوک آویارک کی محبت
شہزادہ آبرٹ کا قیصر کو خط لکھنا	۵۳	قیصر کی پرورش کیلئے وظیفہ
قیصر کی تخت نشینی جو تسمیہ پہلی کارروائی	۵۴	میںد روشنی کی نقل
	۵۵	قیصر کا اپنے عزیز گھر سے پرسوار ہونا



نمبر منو	کیفیت	نمبر منو	کیفیت
۸۴	قبیر کی خرابی کا سال	۵۹	ادای قرضہ
۸۵	باب چھٹا قبیر کا عالم سہاگ	۶۰	قبیر کی سمیت
۸۶	قبیر والبرٹ کا اتحاد	۶۱	دس بادشاہ سے بڑھ کر بہ ایک لاکھ
۸۷	قبیر والبرٹ کے حقوق	۶۲	قبیر نے لفظ الکنڈر نہ ترک کیا
۸۸	دریاسی معاملے میں البرٹ کی رائے	۶۳	باب چھٹا قبیر کی تاجپوشی کے بیانیں
۸۹	انقلاب خانہ داری	۶۴	تخت نشینی سے کس عرصہ بعد تاجپوشی ہوئی
۹۰	نقاش کا ڈھنگ اور رنگ و رنگ	۶۵	نئے تاج میں نصب کئے ہوئے جوہرات
۹۱	برودہ فروشی کی ممانعت	۶۶	تاجپوشی کے رسومات میں مشہورادہ البرٹ کا موجود ہونا
۹۲	بعد شادی کے تنہا ہونا	۶۷	ضیافت میں گوسا لہ کا بریان ہونا عام تھا
۹۳	باب سہاگ قبیر کا دوسری	۶۸	تاجپوشی کی بوقت بادشاہ کو بوسہ دینے کی رسم
۹۴	ولادت اطفال کی میناد	۶۹	رسومات تاجپوشی
۹۵	قبیر کی جھگی	۷۰	لارڈ اول کا حال
۹۶	فرزند دینی تربیت کا ذیل	۷۱	تاجپوشی کا باقی ماندہ حال
۹۷	باب آٹھون قبیر کے فرزندوں	۷۲	تاج پوشی کی رسومات کا خرچ
۹۸	پرنس ہائل سے	۷۳	باب آٹھون قبیر کی کتھائی کے بیانیں
۹۹	پرنس بیس	۷۴	قبیر کے طبکار
۱۰۰	ڈیوک و ادنبرو	۷۵	قبیر کے بزرگوں کا ارادہ شادی کی بات
۱۰۱	ڈیوک آؤکنٹ	۷۶	قبیر کا البرٹ سے رشتہ
۱۰۲	پرنس چارلس	۷۷	البرٹ کی والدہ کی طلاق
۱۰۳	باب آٹھون قبیر اور اس کے اولاد کے	۷۸	البرٹ کی انگریزی وضع
۱۰۴	سالانہ قبیر کے بیانیں	۷۹	البرٹ کی ادب کا استقلال سے البرٹ کی لیاقت و حلیہ
۱۰۵	باب سوان قبیر کا فرزند	۸۰	البرٹ و قبیر کی پہلی ملاقات
۱۰۶	انگلند کا اعلا س	۸۱	شگون نیک سے البرٹ کی ملاقات
۱۰۷	نگلی و پریسی کی شادی کے حوالے سے	۸۲	پارلیمنٹ میں نکاح کی گفتگو اور روز کا معین ہونا
۱۰۸	قبیر و محمول سے قبیر کے سہاگ	۸۳	رسولت کتھائی
۱۰۹	سفر کٹھنڈ سے پہنچے ہوئے	۸۴	پارلیمنٹ میں ویداد سے قبیر کے غم کی روانگی
۱۱۰	جنگ فرانسی و غیرہ	۸۵	شادی کا خرچ سے خود سی لیک
۱۱۱	پہلو شادی جسمانی کا خرچ	۸۶	اہل یورپ کی خیالات

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۱	ریل ایکسپریس ۽ قسم سنگتی	۱۳۳	یادشایان اسلام کی قیصر سے ملاقات
۱۱	جرمنی کا سفر	"	جنگ فرانسر و جرمنی
۱۱	کولنگ وائر ۽ سفر ایرلینڈ	"	جنگ زولو و آتش نشینی
۱۱	ہنگامہ عام	۱۳۴	ترکی و روس کا جنگ
۱۱	مشتعلہ لوکی بڑی نایش	"	کابل کا دوسرا جنگ
۱۱	مستغرق سفر	۱۳۵	خطا بقیصر ہند ۽ معاطہ سودان ۽ برما
۱۱	ڈیوک آف ویلنگٹن کی وفات	۱۳۶	قصیدہ توصیہ
۱۱	آتش زدگی ۽ سیتلا		باب — بارہوان قیصر کا اعلان
۱۱	آئرن کی بدنامی	۱۳۷	برنسٹ ہندوستان
۱۲	جنگ سباسٹیل	"	ایسٹ انڈیا کمپنی
۱۲	بغاوت ہند	۱۳۸	باب ۱۳۱ تیرہویں طرز حکومت انگلستان
۱۱	باب — گیارہویں قیصر کا سوگوار عالم	۱۳۹	مستشرقین کی معاہدت
	قیصر کے والدہ کی وفات	۱۴۰	فساد ایرلینڈ
۱۲	شہر قیصر پریش کنرٹ کی وفات	۱۴۱	باب ۱۴۱ چودھویں نقشبندی کارآمد
	قیصر — بدبختی کا سہرا	"	روی زمین پر قیصر کی عملداری کا نقشہ
۱۲	البرٹ کی علالت	۱۴۹	قیصر کے معاصر سلاطین
۱۱	قیصر کی حالت بوجہ گی	۱۵۱	نقشہ عساکر سلاطین یورپ
	قیصر کی مدد آزادی	۱۵۲	سلاطین یورپ کی بحری طاقت
	قیصر کا سفر	۱۵۳	نقشہ سلاطین ممالک ایشیا
	قیصر کا ایک کبیر سے سلوک	۱۵۴	نقشہ قلمروی روی زمین
۱۱	شہزادوں کی شادیان	۱۵۵	ہندوستان کے وظیفہ خوارانگ ریف
	البرٹ کی بقایا و گاری	"	آمدنی و اخراجات ہند
۱۱	ولیم جیڈ ہارڈ کی علالت	۱۵۶	باب ۱۵۱ ہندوستان قیصر کے خوشنواں
	شہزادی الیس کی وفات	"	قیصر کے خلیفہ و نائب
۱۳	ڈیوک آف ایلن کی وفات	۱۵۸	باب — سوہوان قیصر کے
	قیصر کی تباہ حالت میں ریاست کی تباہ		جان لینے کی کوشش
	نمبر سوین	"	قیصر کے جان لینے کی کوشش
۱۱	جنگ مرکہ ۽ جنگ پریشہ ۽ جنگ جرش		

نمبر	کیفیت	نمبر	کیفیت	نمبر
۱۸۶	رؤساء ہند کا قیصر کو تہنیت نامے دینا اور عزت حاصل کرنا	۱۶۱	باب ۱۔ سترخوان شہزادہ دلچہ	۱۶۱
۱۸۹	دود قیصری مین رطانیہ کی ترقی	—	بہادر کی سوانح عمری	—
۱۹۰	قیصر کو سند سے کیا کیا انداز ملا	۱۶۳	باب ۱۰۔ جیوبلی ہندوستان	۱۶۳
۱۹۲	سرنگپن کی صنعت	۱۶۴	ای مر جہاد و رقیصری	۱۶۴
۱۹۳	چندہ لیدٹی ڈفرن	۱۶۵	علم	۱۶۵
۱۹۴	انگلند کی جیوبلی کا فریج	۱۶۶	کتاب ۱۰ اخبارات	۱۶۶
۱۹۵	ہند میں دوبارہ جیوبلی	۱۶۷	صحبت ۱۰ زراعت ۱۰ سہولیت سفر	۱۶۷
۱۹۶	آئرلینڈ اور ادب جیوبلی	۱۶۸	کارخانجات ۱۰ تلگراف ۱۰ ڈاک خانے	۱۶۸
۱۹۷	اسپرل انسنی جیوبلی	۱۶۹	استظام ملک	۱۶۹
۱۹۸	سنگاپور میں جیوبلی	۱۷۰	ہندوستان میں جیوبلی کہاں کہاں ہوئی	۱۷۰
۱۹۹	ہمارا جہ پرتاب سنگھ	۱۷۱	ہند کی جیوبلی کا روز	۱۷۱
۲۰۰	قیصر آر دوجی جانی ہیں	۱۷۲	قیصر کی بلند اقبالی	۱۷۲
۲۰۱	ہند کے راجہ کی انگلند میں تعلیم	۱۷۳	قیدیوں کا آزاد ہونا ۱۰ جیوبلی کی یادگاری	۱۷۳
۲۰۲	سید عبدالحق صاحب ۱۰ سالہ جنگ	۱۷۴	جیوبلی کی کیا کیا ہوا	۱۷۴
۲۰۳	ہند راجہ ہو کر اور انگلند کے سرکار کے وضع	۱۷۵	دور قیصری میں دھما	۱۷۵
۲۰۴	ہند کے دیسی سردار	۱۷۶	میں میں جیوبلی	۱۷۶
۲۰۵	رعب قیصری	۱۷۷	باب ۱۱۔ قصاید ستور قدر	۱۷۷
۲۰۶	ماسکو میں تقریب جیوبلی	۱۷۸	۱۰ جیوبلی	۱۷۸
۲۰۷	روٹے کیوں ۱۰ خدیو مصر	۱۷۹	مدرس مدرس مصنف کتاب	۱۷۹
۲۰۸	لارڈ رے ۱۰ سر دانشا منجی پیٹ	۱۸۰	قصیدہ حالی	۱۸۰
۲۰۹	پابندی وقت	۱۸۱	قصیدہ صفیر	۱۸۱
۲۱۰	باب ۱۲۔ قیصر کے شوق	۱۸۲	نظم حکیم محمد باقر ۱۰ اشعار نظیر	۱۸۲
۲۱۱	ضروری حالات	۱۸۳	اشعار مولوی احمد	۱۸۳
۲۱۲	جیوبلی ملک مہر نگار در ملک زنجبار	۱۸۴	قطعہ بہر ۱۰ قطعات اعجاز	۱۸۴
۲۱۳	شہزادہ جواہر پوشش	۱۸۵	باب ۱۳۔ اعلان قیصری	۱۸۵
۲۱۴	عالی نصیبی قیصر ہند	۱۸۶	پنسیت جیوبلی ہند	۱۸۶
۲۱۵	قیصر کے عم پرگوار کیوں بادشاہ بنوئے	۱۸۷	باب ۱۴۔ جیوبلی انگلستان	۱۸۷
۲۱۶		۱۸۸	انگلند کی جیوبلی	۱۸۸



اسماء تصاویر	اسماء مشاہیر
۲۱۹ حضور نظام حیدر آباد و وزیر حیدر آباد	۶ بزنس کارڈ مصنف
۲۲۰ فواب جزیرہ کے حضرت منظور	۷ حاجی رحمتہ اسد حاجی داود
۲۲۰ راولپنڈی والی کچھڑے وزیر ریاست جزیرہ	۸ عظمت علی راحت علی
۲۲۱ حضرت عابد کے سرچیس فرگسن	۸ خان بہادر جی ایم - فشی - انڈسٹری
۲۲۱ شہزادہ دوس کے لارڈ فون کے لارڈ رے	۱۰ فشی غلام احمد
۲۲۲ قیصر شکر کی لباس میں	۱۰ اکبر
۲۲۲ ڈوگڈ اوڈنبرو کے ڈیوگڈ اوگڈاٹ	۱۰ بلوہلیک سیباہی
۲۲۳ شہزادہ ولیعہد بہادر کے بانوی ولیعہد بہادر	۱۰ عبدالرحیم عبدالقادر
۲۲۴ شہزادہ گلن ولیعہد بہادر	۱۰ شیخ عبدالرحیم
۲۲۴ لارڈ پین - ہمارا جہ ہولکر اُردو	
اشہدات مفید عام	کتاب تحفہ جیوہی
اسماء مستعملین	نیمارڈ والسنٹر کٹر آفس واقع کھوکا بازار
۲۲۶ نوادرات محمد	بھٹی کے علاوہ کتب فروشان مرقومہ ذیل
۲۲۷ چاند بھائی و شہزادہ	کی دکان سے بیسہ دکانی ہے
۲۲۸ فتحیات باقری و حاجی عطاء اللہ	۱ قاضی عبدالکریم و رحمتہ اللہ صاحب
۲۲۸ نصرت المطالع کے اطلاع ضروری	کولہ محمد بھٹی
۲۲۸ ڈاکٹر جی جی بھائی رسٹوڈنٹس گزٹین	۲ شیخ نور الدین جیو خان صاحب بھٹڈی بازار بھٹی
۲۲۸ راحت علی و عظمت علی - محمد حیدر - عبدالرحیم	۳ علی بھائی شرف علی صاحب بھٹڈی بازار بھٹی
۲۲۸ بلوہلیک سیباہی -	۴ قاضی اسماعیل و عبدالشکور صاحب
۲۲۹ اشہدات و نثر اردو و انگریز	بھٹڈی بازار بھٹی
انگریزی اشہدات	۵ یوسف علی کریم جی صاحب بھٹڈی بازار بھٹی
۱ سر لوج	۶ عبدالحکیم طاوولی جی صاحب بھٹڈی بازار بھٹی
۲ فہرست کتب چننے تحفہ جیوہی کیلئے مضامین	۷ شیخ داؤد و جلد بھٹڈی بازار بھٹی
۳ حسن علی چاند بھائی و شہزادہ	
۴ رسٹوڈنٹس گزٹین	
۵ انگریزی و دیسی کتب	

۶۹۲۹

تفہیم



اس عہد حکومت میں تیری شاہنشاہ کیا ظلم کو جو نسل بنو و باوند  
شیشے کا اگر طاق سے پستے ہو یا پھر سے نکلتی جڑ بہرہ

## باب اول در کیفیت جیوبلی

تفہیم و تبسم جیوبلی Jubi-lee. یہ اصل عبرانی لفظ ہے۔  
عبرانی زبان میں یوبل Yobel. میٹل اور شاخ میٹل کو کہتے ہیں اور  
اسی سے بوق یا بوق بجا نامرادی ہے۔ بنی اسرائیل میں یہ قدیم رواج تھا  
کہ جو بادشاہ صاحب تخت و تاج پچاس سال تک جلوس فرما رہتا تھا

مخفی نہ ہے کہ لغت جیوبلی کے اول حصے پر گنت ہے۔ اور جو صاحب اخیر پر زور دیکر  
جیوبلی رکھتے ہیں سو محض غلط ہے۔ اس صورت ملکہ و کتوریہ کے سینے بالاتفاق قیصر ہند  
کا خطاب ہوا ہے۔ پس نامی تائید بڑا کر قیصر لکھنا بی فتنوں ہے۔

تو علی العموم تمام رعایا کو اس کی خوشی اور جشن کا اعلان بذریعہ بوق دیا  
 جاتا اور سب چھوٹے بڑے خوشی مناتے، تاہم قیدی آزاد ہوتے  
 فرق کی ہوئی ملاک انکے مالکوں کو بخش دی جاتی محصول زمین کا معاف  
 ہوتا قرض خواہوں کا دین سرکاری خزانے سے ادا کیا جاتا اور مقروض  
 سب بری الذمہ ہو کر بادشاہ وقت کے حق میں دعائی خیر کرتے اور  
 تمام قلمرو میں اس مصرع کا مضمون صادق سمجھا جاتا مصرع  
 روز نوروزی اور شبِ عید اپنی! از بس کہ اس پچاس سال  
 جشن کا اعلام جیوبلی یعنی بوق کے توسط سے دیا جاتا تھا، بنا برین  
 اس کا نام جیوبلی معین ہوا ہمارے یہاں صاحبِ قرانی کا لقب  
 جیوبلی کے محل پر برتین تو شاید بجا نہ ہو کیونکہ حضرت ابوالمظفر جلال  
 الدین محمد اکبر بادشاہ اور حضرت محی الدین اور رنگ زریں عالمگیر  
 (عطرہ) تربتہما الملک والعبیر نے تختِ ہند پر پورے پچاس  
 پچاس برس سلطنت کی اور پچاس سال تک وہ سریرِ آرا رہے  
 بنا برین صاحبِ قرآن کا لقب انکے لئے نہایت زیبا تھا۔ مدت  
 قرن بروایت مختلفہ بعض کے نزدیک سو برس اور بعض کی رائے  
 میں پچاس سال بلکہ بعضوں نے تیس برس بھی بیان کیے ہیں

یہاں جیوبلی سے مراد اس جیوبلی کے جشن کا رواج تو قایم عرب و عجم میں مطلق نہیں ہے۔ صاحبان انگریز نے بنی اسرائیل کے قدیم رسم کا تتبع کیا ہے اور یہاں جیوبلی سے مراد ہماری قیصرندہ ملکہ انگلند، مدظلہا کی بچاس سالگی ریاست کی خوشی کا جشن ہے۔ سال حال یعنی ۱۸۷۷ء عیسویہ میں ماہ جون کی بیسویں تاریخ کو ہماری قیصرندہ موعظہ و مکررہ ملکہ انگلند کی تخت نشینی کو برابر بچاس سال پورے ہو جائینگے۔ لہذا اکیسویں تاریخ کارور نکلمہ برطانیہ میں جشن جیوبلی کے لیے قرار پایا ہے۔ اقلیم ہند کی تمام رعایا نے باعث ناموافقت موسمِ روزِ معینہ حقیقی سے کوئی چار مہینے پہلے یعنی ۱۴ دین ۱۴ دین فیوردی کو رسوماتِ جشن جیوبلی کر کے کر و فرادہ شان و شوکت اور تجمل و خوش دلی و خرمی کے ساتھ دماندہ روزِ شاہدشاہی ادا کیے اس عالمِ افروز عشرت کی کیفیت جو ابھی ہماری نظر میں بھر رہی ہیں اسکا مختصر حال انشاء تعالیٰ انگلستان کی حقیقی جیوبلی کے حالات کے ساتھ اس تحفہ جیوبلی کے اخیر بیان کیا جائیگا۔

اب یہاں اس قدر کہنا بس ہے کہ انگلستان کی

انگریزوں کو کئی شہر میں ہوئی



دشمن پہ ظفر تھے ہوشا ناہر دم  
اعد کی صفیں دہن ہمیشہ برہم



رہتی تھی یہ بدد کی وعامین دذرات  
ہو ز پر بھگتیں سے نامی عالم

## باب دوسرا قیصر کی اوائل عمر کی حالات میں :

روز ولادت قیصر تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۷ء کو صبح کے  
سوا چار بجے مکہ گریٹ برٹن واپر لینڈ اور قیصر سسند  
الکریڈرینہ وکٹوریہ ٹیڈن کے کیننگڈن محل میں مانند آئیٹا  
جہان تاب کے۔ برج محل سے نکلا جلد وہ افروز عالم ہوئیں جنہیں افضل  
خدا ۶۸ سال جاری ہے۔

والدین قیصر والد اس ہو بہار قیصر کے دیوک آو کینٹ  
*Duke of Kent* بادشاہ جارج ثالث کے چہارم فرزند تھے  
والدہ انکی شہزادی وکٹوریہ میری لوئزا *Victoria Maria Louisa*  
دیوک آو کو برگ *Duke of Coburg* کی دختر۔ اور شہزادہ لیو  
پولڈ *Leopold* جو بعد ازین بادشاہ بلجیم *Belgium*  
ہوئے۔ انکی ہم شیرم تھیں۔ شہزادی وکٹوریہ میری لوئزا  
یعنی ہماری قیصر کی والدہ کا پہلا نکاح پرنس لنینگن *Leiningen*  
سے ہوا تھا۔ اور شہزادہ مذکور کی وفات کے بعد دوسرا  
نکاح دیوک آو کینٹ *Duke of Kent* سے ہوا۔ جنہیں مفطیہ  
ایک دختر مشہور جہان قیصر سسند وستان پیدا ہوئیں :

قیصر کا ملک بونا شرومین اور محال تھا  
 الغرض اس مہنہ رملکہ جهان و جہانیاں  
 صاحبِ قرآن کی پیدائش کو قوت یہ خیال محال نظر آتا تھا کہ جیسی  
 روزِ آئندہ کی سلطنت پر سربراہ ہو کے تمام عالم میں اپنی  
 سلطنت و ریاست کو وسعت دینگے اور ملکہ کے علاوہ مصر  
 بھی پکاری جائیں گے اور جیو بیلی کے جشن میں دنیا بھر کی توہین  
 انکی خسرنا سینگے کہ چونکہ قیصر کی پیدائش کے وقت اُن کے  
 جدِ بزرگ جارج ثالث George III تختِ سلطنت پر موجود تھے  
 اور انکی پیدہ اولاد تھی جنہیں گیارہ تو فرزند ہی تھے لیکن مطابق  
 اس قول کے کہ

ماورچہ خیالیم فلک و درجہ خیال نہ  
 کاریکہ خدا کرد فلک راجہ محال نہ

فقط اٹھارہ ہی برس کے عرصے میں تمام راہ استحقاق -  
 خس و خاشاکِ داعیہ داروں سے صاف ہو گئیں اور سوائے  
 قیصر کے سلطنتِ برطانیہ کا کوئی حقدار وارث نہ ٹھہرا  
 ۱۶۰۷ء میں جبکہ قیصر کے والد کا  
 نکاح ہوا اس وقت وہ اور انکی سبک و دوڑ

سرزمینِ انگلند بن  
 قیصر کا تولد ہوا

ملک جرمنی کے شہر امربک *tmorbach* میں رہنے لگے  
*Germany*

جہاں قیصر کے سوتیلے باپ مبتونی شہزادہ *Leiningen* لینگین کی آمد  
 کد بننے کا محل تھا۔ جب قیصر کے پیدا ہونے کی امید  
 بندھی رہی تو وہیں دو چیس نے اپنے خاوند کے حسبِ دلخواہ  
 یہ بات کہہ دی کہ اب اس بچہ کا سر زمین انگلستان میں  
 پیدا ہونا نسب سے پس و پیش و یوک آؤ گرت *Duke of Kent*  
 کنٹ کی بری حفاظت سے اپنی حاملہ بیگم کو لندن کے  
 کننگٹن *Kensington* محل میں لے آئے۔ محل کی توہی  
 امتیاط اُن کے مد نظر تھی۔ لہذا تمام راستہ اپنے ہاتھ  
 سے گاڑی بنا کئے رہے۔ غرض لندن میں آئے بعد  
 سیلگونی بری ابری آنکھیں اور خوب صورت شکل میں  
 ہماری قیصر ہند پیدا ہوئیں۔

انہیں دیکھ کر طفلی میں کہتی تھی دایہ :

یہ لڑکی طرح دار پیدا ہوئی ہے :

چہرے سے جیسے لشکوہ شاہنشاہی پیدا تھا اور شاہت  
 انگریزی خاص الخاص طور پر ہویدا۔ قیصر کی ولادت کے  
 وقت گویا ناف غیبی کی یہ مذاقتی مصرع  
 مستحِ خواہد شد ازین دخت و سلموئے جند :

قیصر کا نام مصطباع ولادت سے برابر ایک ماہ بعد قیصر سہد کو  
 اصطباع دیا گیا *Baptism* دینی باپ اُنکے شاہنشاہ روس  
 مقرر ہوئے اور انہیں کچھ نام پہلا نام قیصر کا الگز اندر نہ ٹھہرا  
 اور دوسرا نام قیصر کے جد پادشاہ وقت کے نام جارجسٹ *George*  
 تجویز ہوا تھا مگر ولیعہد سلطان جو اس وقت موجود تھے انہوں  
 نے قیصر کی والدہ کے نام پر دوسرا نام وکٹوریہ *Victoria*  
 معین کیا اگرچہ قیصر کے والد نے الگز بھتیجہ *Eleanor* نام  
 تجویز کر رکھا تھا جو تمام انگریزوں کو پسند نہ آئی لیکن اپنے بڑے بھائی ولیعہد  
 کے زور و کچھ بن بڑی  
 مذرہ وکٹوریہ نام  
 تمام اہل جرمن قریبی  
 دینی لائق  
 اور بالاتفاق الگز  
 تسلیم کیا گیا قیصر کے  
 انہیں محبت سے  
 فلاور



انہیں دیکھ گھلی میں کہتی تھی دایہ : یہ لڑکی طرہ حصار پیدا ہوئی ہے :

کہا کرتے تھے کیونکہ ولادت انکی ماہِ می میں ہوئی ہے :  
 اور می فلادور کی معنی گل بہار یہ ہوئے ہیں :  
 [نام کے بہت قیصر کے والد کا] قیصر کے والد *Duke of Kent* آؤ کنت  
 کے خاص قسم سے لکھے ہوئے ساٹ خط مشہر  
 پاریس *Paris* میں ۲۴ روپے پر اندرونِ فروخت ہوئے  
 ہیں : ان میں سے ایک خط کا مضمون قیصر کے نام کی بابت  
 ذیل میں مدنیہ ناظرین کیا جاتا ہے جو ۱۸ اگست ۱۸۱۹ء کو لکھا  
 گیا ہے : (قیصر کا یہ نام انکے دہرم باپ شاہنشاہ روس  
*Russia* کے نامبر الگزینڈر نے *Alexander* اور کوٹوریہ  
*Victoria* جس نام سے کہ وہ ہمیشہ مکان میں پکاری جاتی  
 ہیں وہ انکی عزیز والدہ کے نامبر اخیر نام حرہ مشابہت  
 میں وہ اپنے والدین سے ملتی ہوئی ہیں ۔ انکا منہ اور انکے  
 بال جگے آگے بڑھکے گہرے سیاہ ہونیکے توقع ہے : وہ  
 اپنے والدہ کی نشانی ہے : اور سب کوئی ہی کہتے ہیں کہ :  
 انکی آنکھیں اور ناک مجھے مشابہ ہیں : ابھی گل ہی انکی ولادت  
 کا بار ہوا ہفتہ تمام ہوا ہر گھر ظاہر میں وہ کوئی پانچ چھینے کی  
 بڑی اور زور آور نظر آتی ہیں ۔ اور دانت نکلنے کے آثار بھی سب

حیان میں :

چمپک کا بیٹا :

کہتے ہیں کہ تمام شاہی خاندان میں قیصر  
 پہلی شہزادی ہیں جنہیں انکے سال ولادت کے آگے  
 بیٹے میں چمپک کا میکا لگا یا گیا ۔

قیصر کی زندگی :

قیصر کی زندگی کو موزن یورولہ *Leahur*  
 نے طلسمی زندگی کہا کرتے ہیں ۔ کیونکہ انکے سال ولادت  
 کے اخیر انکے والدین ان کو تبدیل ہوا کے لئے *London*  
 چلے گئے اور بسند توطہ *Sidmouth* نامی  
 گاہ کے ایک چوہنبری میں مقام کیا ۔ اتفاقاً اُس چوہنبری سے  
 قریب ہی ایک لڑکا بندوق سے برندوگنا شکار کر رہا تھا کہ  
 دفعتاً ایک گولی دریچے کو توڑ کے اندر آئی اور قیصر کے  
 سر کے قریب سے نکل گئی یہ پہلا حادثہ ہے جو قیصر کو  
 اپنے گہوارے میں گزرا اور اُس کے بعد اکثر ایسے جان  
 ستان حوادث گذرے ہیں ۔ اُنکا ذکر موقع موقع پر کیا  
 کیا جائیگا ۔ غرض ہر وقت خدا ہی انکی جان کا نگہبان رہا ہر  
 اسی باعث ان کی زیست نے طلسمی زندگی کا لقب  
 پایا ہے :

قیصر کا دانت ٹکنا اور دودھ پلایا جانا  
 قیصر کا پہلا دانت چھٹے مہینے میں نکلا اور  
 ساتویں مہینے کی شروع سے دودھ اٹکا رہا گیا۔

قیصر کی والدہ کا اتحاد  
 قیصر اپنی والدہ کو اتنی پیاری تھیں کہ برابر  
 دس سال تک وہ اپنی والدہ کے بستر سے الگ نہ ہوئیں۔ بلکہ  
 خاص قیصر کی والدہ ہی ان کو اپنے سینہ سے دودھ پلاتی  
 نہلاتیں اور کپڑے بھی اپنے ہاتھ ہی درست کرتیں۔

قیصر کی والدہ کا انتقال  
 اس شیرخوارہ قیصر کی ولادت کو ابھی پورے  
 آٹھ مہینے نہیں گزرے تھے کہ ۲۳ جنوری ۱۸۲۰ء کو فٹ  
 فلک ناہنجار نے اُس دُرِ قیم کو بے پدر کر دیا۔ ایسے مرد  
 عزیز شہزادے کے گزرنے کا غم رعایا ہی انگلیں  
 کے دلمیں ایک عرصے تک باقی رہا۔ الغرض ویوک آو  
 کنٹ *Duke of Kent* کی وفات کے بعد وچس آو  
 کنٹ *Duchess of Kent* والدہ قیصر نے اپنے براہِ رشتہ  
 شہزادہ لیوپولڈ *Leopold* کو اپنے پاس بلوایا اور پھر  
 قیصر اپنے عمومی صاحب کی کفالت میں نہایت چاؤ چوست  
 پرورش پانے لگیں۔

والدہ کا دعا  
 اگرچہ متوفی ویوک آو کنٹ *Duke of Kent*



کو اپنی دختر تلمذ اختر کی آمیزہ رفعت کا ایک شتمہ بھری  
 گمان نہیں تھا تاہم مصرعہ سارے کہ لکھتے ارباب شہیدانہ  
 اس مثل کے مطابق اس پہنار بروے کے چکنے چکنے بات  
 دیکھنے بعض اوقات آپ اس شیرخوارہ و کمٹوریہ کو ہاتھوں  
 پر اٹھا کے دوستوں کے روبرو صدق اعتقاد سے یہ کہا کرتے  
 کہ دیکھو کسی روز یہہ انگلستان کی ملکہ بنیگی سچ ہے  
 کہ والدین کے کلام بشارت فرجام فرزندوں کے حق میں  
 کبھی کبھی شرف قبولیت کا کام کرتے ہیں ۔ دیکھئے کہ یہ والدین  
 کی دعا کی برکت ہو کہ اس وقت یہ امر غیر ممکن معلوم ہوتا  
 تھا شان ایزدی ہو کہ و کمٹوریہ کس عرصہ قلیل میں ملکہ بن  
 گئیں اور ملکہ بھی ایسی کہ تمام بادشاہان انگلستان  
 پر سبقت لے گئیں ۔ انہیں کے قدم کے طفیل برطانیہ  
 کی عمارتیں کرہ زمین کے چاروں جانب میں اس قدر وسعت  
 پاگئی کہ بادشاہ چارم فلک بھی جہیں گھنٹے ان کی  
 عمارتیں پر شمع نکل رہے لگا ۔ انہیں کی اقبال مندی  
 ہو کہ میں دوستان صاحبان انگریز کے ہاتھ آیا جسے  
 وہ یورپ کے گریٹ پاورز برٹس سلطینوں میں

اور شہباز و نور عنایت و خوش نصیبی اہل ہند خطاب قیصر  
میں قبول فرمایا۔

قیصر کے والد کی سند یہی  
تو یوک آو گنت کی ماہی ولسوزی

کی با ایک پادری صاحب یون بیان کرتے ہیں کہ : مجھے  
تو یوک صاحب کے مکان میں جانے کی اجازت تھی : اور  
اکثر میں انکے یہاں جا یا کرتا تھا : تو یوک کی وفات کے  
چند روز پیشتر کا ذکر ہے کہ میں انکی ملاقات کو گیا اور جب  
رخصت ہونے لگا تو وہ بولے کہ اب علوم ہنر بھرب ملاقات  
ہوگی : پس ذرہ تکلیف لیکر میری دختر کو دیکھ لیجئے اور  
اسکے حق میں دعاے خیر کیجئے پادری صاحب کہتے ہیں  
کہ میں انکے ساتھ قیصر کے بچہ مرے کے پاس گیا اور  
یہ دعا کی کہ : بیوی عمر کی ساتھ تیری عزت بھی بدھتی جائی  
اور خدا کا لطف اور ادا میوں کی مہربانی تیری شامل  
حال رہے یہ کہہ ہی چکا تھا کہ جب قیصر کے والد لفظ آمین  
بڑے زور سے پکار اٹھے : اور پھر کہنے لگے کہ آیام نہیں  
کہتے کہ : دور اسکا رونق دار ہو : اور جو مشکل میں اسکی  
والد کی پیش آئی ہاں : وہ اس سے دور رہاں اور

ہمیشہ ظل الہی اُسکی سر پر رہی ۔ یہ بھی دعا مانگی گئی اور  
شاہد وقت قبولیت کا تھا کہ ایک لفظ اُسکا درجہ اجابت کو  
پہنچ گیا ۔

قیصر کے والد کے انتہائی قیصر کے والد دیوک اوکینٹ کی موت  
کا سبب حکامی یورپ خود انکی غفلت بیان کرتے ہیں :-  
حال یہ کہ جسوقت سمونٹھ میں اپنی بیوی اور قیصر کے ہمراہ  
تبدیل ہوا کے لیے گئے ہوئے اسوقت دیوک ایک روز سیر کے  
لیے بڑی دور نکل گئے اور جب مکان پر لوٹ آئے اسوقت  
ان کو حکمت نظری کے قاعدہ موافق جوتے بدلنا ضرور تھا مگر  
نہ بدلے اور انہیں سرد پانوں سے جو لوگ منظر تھے ان سے  
ملاقات کرنے میں سرگرم رہے ۔ بعد اُس کے اُس  
قیصر کے پاس جا کر اُس گل بہار یہ کاشت گفٹہ چہرہ دیکھ دیکھ دیر  
کتے رنگ گل کھلا کر بیٹے اور مہنسی خوشی کے ساتھ ان سے  
باتیں کرتے رہے ۔ آخر کار سردی کے غلے نے سینے  
تک اپنا اثر پہنچایا اور دفعتاً سبھا ر چڑھ آئی اگرچہ لندن  
سے فوراً اکل بدلوانے گئے ۔ لیکن سچ ہے میت  
چون قضا آید طبیب الہ شود :- ہر دوا میں اوگر ہ شود :-

کوئی دوا کا اگر نہ ہوئی دس روز کے بعد یکشنبہ کی صبح ۳ جمادی  
 ثانیہ کو اسی سہ ماہی میں اپنی عمر کے ۵۲ دین سال میں  
 راجی ملک بجا ہوئے :

قیصر کے حکم انتقال اور پڑا قیصر کے حکم انتقال اور پڑا ماتم سخت یہ ہوا کہ جس روز یہ ماتم گمان  
 جس کا بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ قیصر کو لیکر مذموتہ سے لندن  
 کے کنگس مل محل میں واپس آئے ہیں : اسی روز میسر  
 ۱۶ جمادی کو قیصر کے جد بزرگوار بادشاہ جارج ثالث ۸۲  
 برس کی عمر میں سلطنت جہان سے دست بردار ہو گئے : انصاری  
 جاتے پر قیصر نے جہاں نام جارج چھارم بادشاہ بن  
 جو مدت سے ولیم سلطنت تھے : یہ شخص نہایت ضعیف صحت  
 سے معذور عقل کا خام تھا حالت جنون میں اپنے محل کے کمر  
 میں دوڑا کرتا تھا تاتی پارلیمنٹ میں آدیں دیتا خیالی شکروں کا  
 ریویو کر لیتا اور ہزاروں کا دربار آراہوتا :

قیصر کے والد کے اوصاف قیصر کے والد کے اوصاف متوفی جارج ثالث کے گیارہ فرزندوں  
 میں قیصر کے والد ہی سخی مشہور تھے : اگرچہ بپا انکے ہاتھ  
 کم آیا کرتا تھا لیکن ادھر آیا ادھر کا رخصت صرف کر دیا اور بپا  
 باعث تھا کہ آپ ہمیشہ مقروض رہا کرتے تھے : سچ بکر

میت

قوام برکت آزادگان نیک و مال

نہ صبر و ردل عاشق آب و درغبال نہ

مطابق ضرب المثل - علوم ہست ہمیشہ مفلس و بیشک

کر یا زابت اندر دم نیست : خداوندان نعمت را کرم نیست

رجح منصہ سرج ہوئے ہیں جو سخی دی ہو کھے بھی رہتے ہیں بڑے

ڈیوگ آویارک Duke of York کی نسبت ڈیوگ او

کینٹ ایک کروڑ اور چالیس لاکھ روپے وظیفہ میں کم پائے

ہیں قیصر کے والد ہی بہ نسبت اور شہزادوں کے زیادہ

صحیح المزاج تھے آزاد منش اور بڑے تکلفی سے انکی طبیعت سلا

معمور تھی اور علاوہ اس کے شہجہ خوش اخلاق اور جسم

دل تھے ایک دفع آپ جبرالٹر (جبل الطارق) کو رنر بھی

معین ہوئے تھے مگر صائمون کے رشک کے باعث ۔

ڈیوگ آو کینٹ کے گزرنے سے

قیصر کی والدہ کی  
سوگوار رہیں

ان کی دلچسپی کہا کرتے ہیں کہ اب میں بے سر اور یہ بچہ (قیصر)

فرید ہو گیا اس ملک میں مجھض اجنبی اور نا آشنا ہیں اس

ملک انگلستان کی زبان تک مجھے نہیں آتی میں نے

اپنا ملک (جرمنی) اپنے خلیش و اقارب اور اپنا کاروبار سب  
کچھ اپنی آئندہ کی بہبودی کے خیال پر ترک کر دیا تھا۔ اسے  
میں یہ کیا جانتی تھی کہ یہ میں ایسے اجنبی ملک میں آ کے نہیں  
کی کس وی بس ہو جاؤ گی یہ جرمنی کے شاہی خاندان کی  
بگم اس سال کی عمر میں دوبارہ بیوہ ہو گئیں۔

قصر کے والد کا وظیفہ قصر کے والد شہزادہ اڈورڈ *Edward*

اپنے اکیسویں سال ڈیوک آف کوکٹ بنائے گئے اور ۱۸۱۸ء  
میں جب کہ وہ کتنے دن اپنے اس وقت پارلیمنٹ سے ان کیلئے  
ساتھ ہزار روپیے کا سالانہ وظیفہ مقررہ پیشین پر زیادہ معین  
ہوا۔ بدین شرط کہ خدا نخواستہ اگر ڈیوک کا انتقال ہو جائے

تو یہ وظیفہ انکی بگم کے لئے قائم رہے۔  
ڈیوک آف یارک کی قصر کے بچاؤ کے ڈیوک آف یارک کی

سبب یہ تھی کہ والدین کی کسی بھی وجہ سے جب کبھی ڈیوک  
آف یارک اپنے بھائی کی ماتم پر کسی اور کام کے لئے آ  
جاتے تو وہیں قصر ان کو اپنے والد حقیقی تصور کر کے بڑی  
محبت سے دونوں ہاتھ بڑھاتیں اور ڈیوک کو بچاؤ کی حرکت  
ایسی پیاری معلوم ہوتی کہ اس کی محبت و مین تاثیر کرتی جاتی

اور وہ نہایت دلسوزی سے قیصر کو اپنے سینہ سے لگا لیتے۔  
اور مانند والد کے پیار کیا کرتے۔

قیصر کی پرورش کے بعد از وفات دیوک آو کینٹ -

قیصر کی والدہ کو خرچ اخراجات کی اکثر تکلیف ہونے لگی۔  
ایک تو متونی دیوک کے قرضہ کی زبرداری اور دوسرے  
آمدنی قدیمی اٹنی نہ تھی جو ایسے شاہی خاندان والدین کے  
خرچ اخراجات کو کفایت کرے۔ سلطنت پر اُس وقت قیصر  
کے جد جارج ثالث تھے۔ مگر وہی عدالت کے سبب  
انکے ولیعهد پرنس ریجنٹ Prince Regent متونی سلطنت  
کہلاتے تھے۔ اور کل کاروبار ریاست اپنے ہاتھ میں چلایا  
کرتے تھے اور قیصر ولادت کے نووین مہینے میں اپنے  
والد کے گزر جانے سے آپ پادشاہ بھی ہوئے لیکن انکو  
متونی بھائی کی بیوہ بیگم اور یتیم شاہزادی قیصر کی پرورش  
کا بہت کم خیال رہتا تھا۔ آخر سال ۱۸۲۵ء کے فی مہینے میں جبکہ  
قیصر نے چھٹے سال میں قدیم رکھا۔ تب قیصر کی پرورش  
اور تعلیم تربیت کے لیے پارلیمنٹ کے ساٹھ ہزار روپے کا سائے  
مقرر ہوا اور پھر ۱۸۳۱ء میں ایک لاکھ روپے کا اضافہ

رقم مذکور میں کیا گیا کیونکہ اس وقت قیصر کے قیسرے چچا  
 ہمارم ولیم *William IV* بادشاہ تھے اور قیصر کے  
 ملکہ انگلٹڈ ہونے کے آثار زیادہ نمایاں ہونے لگے تھے  
 [میںار روشنی کی نقل] قیصر کے والد دست کرم میں اپنا کوئی لطیف  
 بہن رکھتے تھے لیکن ان کی وفات کے بعد انکی بیگم کا بھی  
 یہی حال بنا گیا ہے۔ چنانچہ ایک نقل بطور شہتی نمونہ از خروار  
 بیان کی جاتی ہے کہ ایک بڑھیا کسی میںار روشنی کی محافظہ  
 تھی جن دنوں کہ منارہ دیکھنے کی عام اجازت ہو کر تھی  
 ان دنوں ایک عورت ماٹھی لباس پہنے ہوئے مخزون و  
 معیوم چوٹی سی لڑکی اپنے ساتھ لیئے اس میںار پر  
 گئی اس بڑھیا نے جو کہ میںار کی محافظہ تھی اس عورت  
 کی ردائی مانتی دیکھ کر نہایت انکاری سے اسکی ماتم پر  
 کی اگرچہ وہ جنبی تھی مگر اس جنبی عورت نے روانگی کویت  
 جب سے ایک سادرین *Sovereign* (دس روپے)  
 نکال کے اس محافظہ کو عنایت کیا اور آپ رخصت ہوئی  
 محافظہ ایک پر سے سادرین کو بخشش میں باکے حیران بھی  
 مگر اس سے بڑھکر حیران بعد چند روز کے اس وقت ہوئی جبکہ



اسے ایک خط دست یاب ہوا جس میں اُس اجنبیہ عورت کی طرف سے ۲۰ پونڈ (۲۰ روپے) اور اس منہوم لڑکی کی طرف سے ۵ پونڈ (۵ روپے) بطور عطیہ ملاحظہ آئے۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ سوگوار عورت جس کو کنیت والدہ ماجدہ قیصر میں اور وہ کم سن منہوم لڑکی قیصر تھیں۔

۱۸۲۱ء سے اکثر موسم گرما میں قیصر اپنے قیصر کا بیٹا نزدیکی پر سوار ہو کر کیننگٹن کے باغات میں سیر کیا کرتیں۔ یہ وہ گدھا تھا جو اُنکے چچا ڈیوک آویارک کی طرف سے انکو ملا تھا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ معتقدانِ دین مسیحی کے نزدیک گدھے کی سواری اور اسے نہلت ہر جیسا کہ اہل اسلام میں ہے۔

قیصر کا آب پاشی کرنا سات برس کی سن و سال میں قیصر پہون کی چوٹے چوٹے درختوں کو پانی دیتی ہوئی اکثر صاحبوں کو نظر آتی تھیں۔

۱۸۲۲ء میں جبکہ قیصر تیرہ سالہ تھیں ماہِ دسمبر میں بان ملوئی نام ایک سپاہی نے انکو گاڑی کے ایک خان

ستان حادثہ سے بچا لیا تھا۔ قصیر حادثہ کہ بارہ برس کی  
عمر میں ایک باغبان نے آپ کو ایک خوفناک مصلبتی ہوئی جاتی  
سے دور رکھ بچا لیا۔

۱۸۳۳ء کا کچھ گرم و کچھ سرد موسم قصیر نے  
اپنی والدہ کے ہمراہ نارٹس کیاٹل *Norths Keytel*

*Castle* ایٹل آؤ ویٹ *Isle of Wight* میں  
گزارا تھا۔ جہاں انہوں نے پہلے موٹہ *Wymouth* میں  
۹۰ دین بلڈن کو اپنے ہاتھوں سے نشان عنایت کئے ہیں۔  
مورخین نے اسی کو قصیر کی پہلی عام کارگزاری بیان کی

معرہ قصیر کا جہا حادثہ ایٹل آؤ ویٹ سے قصیر والدہ ہیکے

جب کاؤزنس *Cousins* میں داخل ہوئے  
اسوقت ایک طوفان عظیم نازل ہوا مگر کچھ نہیں صاف  
دریا نظر آنے لگا و بعد کے ایک کڑا کے ساتھ متول  
جہاز بھی ٹوٹ گیا اسوقت چاروں طرف سے نائبی  
موجیں مار رہی تھیں اور سب کے رخسار سچھا گئی تھیں  
مگر قصیر کو جو دیکھا تو ایک استقلال کے ساتھ ایک ہی جا

کھڑی تھیں : شعر  
 غم نہیں ثابت قدم کو گوجاں گردش میں ہے  
 قطب کا تاراجی قائم آسمان گردش میں ہے  
 قیصر پر گدڑ سے ہوئے حوادث میں یہ جو تھا حادثہ کہلاتا  
 پر قیصر عریض رسید بود ملای ولی بجز گذشت  
 خیر مضوا ماضی

۸۳۱ء میں یہ قیصر اپنی والدہ کے ہمراہ  
 بادشاہی گارمی میں سوار ہو کر عدالت میں تشریف لے گئے  
 تھیں وہ روزانہ نوروز کے لندن میں ایک عمدہ نی خوشی  
 کا گذر اٹھا۔

قیصر بادشاہ کی قیصر کی جوتھی سالگرہ کے روز اُسکے چپ  
 جانچ چھارم نے اپنی ایک تصویر جو علاج پر کھینچی ہوئی  
 اور الماس میں جڑی ہوئی تھی : قیصر کے لئے روانہ کی اور  
 جشن شاہی میں ان کو طلب کر کے بڑی مہربانی اور شفقت سے  
 پیش آئے۔

شارلٹ شہزادی [قیصر بڑے چچا پرنس رچمنٹ  
 وفات] والی سلطنت کی دختر شہزادی شارلٹ

فقط غریزہ خلافت ہی نہیں تھی : بلکہ وہ بالائے حق چو نہار  
 ملکہ انگلستان کی ملاتی تھیں یہ شہزادی چو بیٹھی عمر میں  
 دس سال کے دسے شہزادہ لیو پولڈ کے ساتھ ۱۸۱۶ء  
 میں بای گنٹین تھیں : مگر افسوس کہ شادی کے دو برس کے سال  
 آرزوؤں کی کلیوں کا سنگھنہ گلہ سنا اپنے ہمراہ لے جا  
 نا چار ۲۵ دین جنوری ۱۸۱۹ء کو اس دنیا سے کوچ کر گئیں  
 اور اپنے حسن و جوانی کا گلزار بادِ سموم خزانے چو کوٹے مہا گیا  
 یہ شہزادی ۲۳ برس کی عمر میں کہ حالتِ زحام میں تھی گزر گئیں :  
 اور ایک ہی قبر میں شہزادی اور اسکا بچہ مدفون ہوا : اس  
 ستونی شہزادی کی حیات میں سب کو یہ امید تھی کہ تخت  
 انگلستان اولاد کی کمی تخت میں رہے گا لیکن ارادہ الہی  
 یہ تھا کہ اس قیصر جان و جانان کے سریر آرائی پر  
 جزیرہ گریت برٹن وائرلنڈ اور اقلیم ہندوستان  
 تازہ حاصل کرے : بارین ہوا جو کچھ کہہ سکتا تھا :  
 [تخت کا حریف] قیصر کے تیسرے چاچا ٹیوک آو  
 کلرنس Duke of Clarence جو بعد ازیں چارم ولیم  
 کے نام سے پادشاہ ہوئے تھے : ان کو ۱۸۲۰ء کے اخیر

ایک شہزادی پیدا ہوئی تھی مگر وہ گہوارے ہی میں تھا کر گئی  
ورنہ اس بچے کی حیاتی میں ہماری قیصر کا حق تحت نشینی مل  
ہو جاتا عوام کو پھر بھی یہ اُمید تھی کہ ولیوک کہ اور کوئی  
اولاد ہوگی لیکن قیصر کے اقبال کا ستارہ انج پر تھا یہاں  
سب امیدیں یکسر دگر سے موہوم ہوئی گئیں۔

**قیصر کا پہلا نسب** قیصر کو سب سے پہلا علم جو ہوا ہے دسواں  
مہرزد وکرم دوسرے چچا ولیوک آویارک کی وفات  
کا غم جو اس وقت قیصر آٹھ برس کی تھیں اور ولیوک  
آویارک کو بجای والد حقیقی تصور کرتی تھیں۔ اس پہ  
غریب چچا کی وفات کے وقت قیصر ہوش ہو گئی تھیں لیکن  
اس وفات سے قیصر کی تحت نشینی کی امید قریب ہو گئی۔

**قیصر کی بہن** انہیں دونوں ولیوک آویارک کی  
وفات سے قیصر غم تھیں۔ قیصر کی سوتیلی بہن شہزادی  
فیوڈور *Feodor* کا بیابہ ۱۸۲۱ء میں شہزادہ ہونہوی  
لنگنبورگ *Langenbourg Hohenlohe* سے ہوا

جنکی مغارت قیصر کے حق میں زیادہ دلنشینی کا باعث ہوئی  
علم موسیقی میں قیصر کی والدہ کو تو اعلیٰ درجے کا

**موسی**

سوز حاصل نہاد لیکن قصیر نے بھی اس فن میں کمال پیدا  
کر لیا تام موٹر Tom Moore صاحب نے روزنامہ میں بیان  
کرتے ہیں کہ دین ۲۵ وین اگٹویر ۱۸۳۷ء کو دس آٹو  
کنٹ کی ضیافت میں شریک تھا اس وقت قصیر کی  
والدہ معمرہ مذکورہ ذیل کو کس انداز سے بار بار نمہ سنجی سے  
بیان کر رہی تھیں کہ جب کا میں بیان پس کر سکھا :

GO WHERE GLORY WAITS THEE

وہیں چلے جہاں پر منتظر ہو کر دس تیرا  
نقاشی نقاشی میں بھی ہماری مکمل نے عرصہ  
علیل میں وہ مکمل حاصل کر لیا کہ اس فن کا ایک استاد یوں  
بیان کرتا ہے کہ اگر شہزادی کو کور یہ تاج پوشی کے  
لیے نہ پیدا کی گئی ہو تو اپنے زمانہ کی لانا فی نقاشہ منتیں  
مستفیل علوم قصیر اوائل عمر سے راست گفتار کی عادی  
تھیں : اور سچ ہے کہ مصرع

راستی موجب رضای خداست : اور جب خدا رضی رہا تو  
ایک عالم خوشی اسکی رضا مذکور اپنے افتخار کا ثمنہ جانتا ہر غرض  
تغور سے ہی عرصہ میں تھیر زبان انگریزی جرمنی اور پنج

سرخوبی ماہر ہو کر انہیں نہایت فصاحت و بلاغت سے گفتگو  
 کر سکتے ہیں اور زبانِ اٹالک *Italy* سر بھی دھن  
 ہو گئیں زبانِ لاطن *Latin* میں یہاں تک استمداد پیدا  
 کر لی کہ بڑے بڑے اوقیانوس جہولت پڑھ سکتے ہیں علاوہ  
 اسکے یونانی زبان سے بھی آپ آشنائیں حتیٰ کہ علمِ ریاضی  
 کے نکات نہایت باریکی سے دیکھے اور مفید مطلب نتیجے  
 نکالے۔ مسٹر بارنٹ سمیتھ کا مقولہ ”حرکہ فنِ رفاہی  
 میں قیصر بے نظیر ہیں۔ اور سواری و نیز انداز میں  
 فروغیگانہ علاوہ اسکے علم نہایت کا شوق تو قیصر کو کم سن ہی حاصل تھا  
 یوں تو قیصر کے بہت سے استاد  
 ہوئے ہیں ہر علم و ہر فن کے لئے بڑے لائق امانت معین  
 تھے۔ مگر سب میں نامی گرامی ہیریسن لٹرن نام سے ہیں  
 جنہوں نے قیصر کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فرو گذار  
 نہ کیا۔

۱۸۳۱ء میں قیصر کو یہ معلوم ہو گیا کہ سلطنت  
 قیصر کو خود کے ملک بنے  
 برطانیہ کی میں بھیستی ہوں اگرچہ قیصر کی والدہ اور  
 استادوں نے اب تک برسی خبر داری سے یہ بات قیصر سے

پوشیدہ رکھی تھی یہ ایک مرتبہ قیصر اپنے استاد سے مانچ  
 انگلستان دیکھ رہی تھیں اور انکی والدہ بھی وہیں موجود  
 تھیں کہ اُسہیں از خود یہ سوال پیدا ہوا کہ سلطنت انگلستان  
 کے کون کون حقدار وارث ہو سکتے ہیں اس سوال کے حل کرنے  
 میں قیصر نے برسی بحث کی اور چونکہ نسب نامہ شاہی کو یہ  
 اول اچھی طرح چمکی تھیں اور ہمیشہ اسکو دیکھا کرتی تھیں  
 فوراً وہ رسالہ لاکے استاد کے روبرو رکھا اور کہنے لگیں  
 کہ بتاؤ میرے چچا جو ابھی بادشاہ ہیں انکے بعد کون وارث  
 تخت ہوگا استاد نے جواب دیا کہ تمہارے تیسرے چچا  
 ڈوک او کلرلس ابھی زندہ ہیں قیصر بولیں مان میں  
 جانتی ہوں مگر ان کے بعد کون مالک تخت و تاج ہوگا استاد  
 مصلحتاً ہنس گئی کہا کہ شہزادی ابھی تمہارے کسی چچا اور  
 موجود ہیں یہ سنتے ہی قیصر کا چہرہ دفعتاً متغیر ہو گیا اور نسب  
 نامہ کی ایک شاخ پر انگلی رکھ کر فرماتے لگیں کہ سچ ہے میرے  
 اور بھی چچا زندہ ہیں لیکن چچا کلرلس کے بعد میرے والد  
 عمر میں سب سے بڑے پس چچا کلرلس کی وفات کے  
 بعد جب میرے والد زندہ نہیں ہیں تو سلطنت کے دستور



کے مطابق چاہئے کہ مین ہی ملکہ انگلستان ہون  
 قیصر کی عدالت اپنی سیدہ ہون سالگرہ کے کچھ قبل ہماری  
 قیصر سمنٹ ہمارے مچ گئیں چہرے کا رنگ فق ہو گیا ہر خوش  
 و بگاہ کا جو کہ ان کے ساتھ دلی محبت رکھتے تھے اُس صدمے  
 سے جگر شق ہو گیا۔ باعث اُس کا یہ کہ نقابست آپکی حد سے تجاوز  
 کر گئی تھی۔ اور بالتخصیص جو چھوٹے سبب اُس کا تھا کہ اُس سے  
 قبل آپ نے اپنی والدہ کے ہمراہ ایک برا سفر کیا تھا جس  
 سفر کی کوفت اور سختی اس نازک مزاج کی ہماری کا باعث تھی  
 لیکن فضل المعی شامل حال تھا اس لیے جلد شفا پکلی حاصل ہوئی  
 پھر قیصر ولایت منسٹر کے بڑے راگداری کے ضیافت  
 میں اپنے چچا پادشاہ ولیم اور ملکہ ایڈیلیڈ کے ہمراہ  
 شریف لیگسین و جہان شاہی خاندان کے تمام لوگوں نے  
 قیصر کی بخوشی تمام ملاقات کی اور دلی محبت کے ساتھ اسے  
 مصافحہ کیا۔

۱۸۴۶ء کے رماہ مے مین ڈیوک آف کوبرگ  
 شہزادہ البرٹ کو پہلی ملاقات  
 اپنے دونوں شہزادے ار  
 Ernest اور البرٹ Albert کو ساتھ

لئے ہوئے انگلستان کی سیر کو آئے اور ٹمکنڈا چا  
ہفتے اپنی ہمشیرہ وچس آوکنت کے ہمراہ کنگمٹن  
محل میں مقیم ہوئے یہ پہلا اتفاق ہے کہ قیصر نے شہزادہ البرٹ  
کو دیکھا۔ بلکہ سیر تاشے کے لئے ہمراہ گئے اور باہم بہنڈیا ہفتنگو  
ہوئی رچی یہ البرٹ و شہزادے ہیں جنہے بعد ازین  
قیصر بایہ گئی ۔

Prince Albert.



وہ بخت شہزادہ جرمنی

بایہ بہن اور قیصر بہن

۴۴ وین ماہ سے ۱۸۳۷ء کو شہزادی

قیصر کی بولنت

و کٹوریہ قیصر بہن اٹھارہ سال کی عمر ہونے سے فانی

طوریہ وہ بالغ ہو گئے ہیں بخلاف عوام کی کہ اکیس سال  
 ان کے لیے مقرر ہیں۔ روز مذکورہ بالا کے صبح ہی کو ۱۳  
 سڑولا بڑا باجا اور اُس کے بجانے والے عمد ترین لباس پہن کر  
 گنگن گنگن محل میں حاضر ہوئے اور اپنے سُری آوازوں  
 سے ماہرانِ سلیم موسیقی کا دل لگ گئے۔ ایا قیصر اور قیصر  
 کو مبارک باد دینے کا رزمہ ہر جانب سے بے ہوا اور سحر کا  
 اجالا نمودار ہوتے ہی پادشاہ کی طرف سویا جا رہا تھا  
 روپے کا پیا نو فورٹ باجہ قیصر کو عنایت ہوا وہ روز  
 مانندہ نوروز کے تمام شہر لٹن میں بخت افروز ہوا  
 گنگن گیا۔ پارلیمنٹ کے ہر دو محکمے اس روز ملتوی رہے۔  
 رات کے وقت سینٹ جمیس کے محل میں دربارِ محضیت  
 بڑے کروفر کے ساتھ دی گئی اور قیصر ایک شان و شوکت  
 کے ساتھ اس صیانت میں حاضر ہوئے صدر نشین بنیں۔  
 پادشاہ اور ملکہ باعثِ علالت اس جلسہ میں تشریف فرما ہوئے  
 اور تمام شہر لٹن اور اسکے اطراف و جوانب میں تیری  
 تجل کے ساتھ روشنی کی گئی۔ اور قیصر و انکی والدہ کو بہت  
 سوتھیت نامے مبارکبادی کے پیش کئے گئے۔

قیصر کا حلیہ

قبل از تخت نشینی قیصر کا حلیہ یہ تھا: وضع  
 بالکل انگریزی می اس پر عیب نشا ہی نمایان نہ چہرہ ہنٹا ہوا۔  
 خندہ روخندہ پیشانی۔ رنگ بہت کھلا ہوا برنگ گل سرخ  
 و سفید صیغ المزاج۔ دانا و توانا ببال گھٹا سے گھنچ خوش مزاج بے  
 رنج۔ سراپا و قصودار۔ قد سر و کلر ار بازو گول گول جسم است  
 اعتدال کے ساتھ انمول چہرے سے خدا پرستی عیان  
 آنکھیں زگر گسٹ بہلا سی خوش عنوان۔ ان رسیلی آنکھوں  
 کی گردش جو کہ حقیقت میں آسمانی رکھتی ہیں۔ گردش  
 فلکی سے ہوشیار رہنے کا اشارہ کر رہی ہیں۔ لب متہم  
 و ہن دندان ناگویا یا تو گکار فحان یوتیوں سے لبریز نظر اتار  
 اعلیٰ تبسم و اہمی کے باعث لب ایسے کھلے رہتے ہیں کہ چاروں  
 مقابل کے گوہر دندان مارند مولیٰ کے دستان نظر آتے  
 ہیں تقریب کے وقت مزاج نہایت استقلال پایا جاتا ہے  
 لباس و زیورات میں زیادہ تکلفات پسند نہیں یہ بھی  
 دانشمندی ہے طبیعت مذاق سخن اور ذوق کلام کی چاشنی  
 گیر ہے۔ صغرن سے ہی اس بانگی عادی ہیں کہ جسے  
 دیکھ لیا پیٹے ہی سے گدھا ٹھنگ تبسم ہو کر گرم جوشی کے

ساتھ کھدیا۔ شبابیت میں اپنے والد ستونی اور ڈیوک  
اویارک اور سحرادی شارلٹ سبب مشابہت  
رکھتی ہیں

**قیصر کی پاک دہنی** قیصر کو انکی والدہ نے جلوس کی تخت  
مک نہایت حفاظت سے بجا رکھا۔ عام ضیافتوں میں۔ دربار  
اور میلوں میں نہانک اور تماشوں میں کبھی تنہا نہ جانے دیا۔  
واپہ اور استاد کا بھی کبھی غائب نہ کیا۔ ہمیشہ قیصر کو  
اپنے ہی پاس تنہا ہی میں رکھا۔ کیونکہ ان کو یہ اچھی طرح  
معلوم ہو گیا تھا کہ ان ایام میں بعض اہل دربار کی بے تکلفانہ  
باتیں غیہ جہیزانہ میں سوءالصحبتہ تاثر کی تاثیر سے محفوظ رہیں  
**قیصر کی والدہ ستونی** جبکہ قیصر تارہ برس کی ہوئیں اسوقت

انکے بڑے چچا جارج چھ بارم ۲۶ دین جون ۱۸۳۱ء  
کو اس دنیا سے کوچ کر کے ناغہ بہار عدم آباد میں جا بے  
اور قیصر کے بڑے چچا ڈیوک آوکلرنس  
بختاب ولیم چھ بارم بادشاہ ہوئے۔ اب ولیم  
چھ بارم جو کہ ایک ضعیف ۷۰ سال کی عمر کے آدمی تھے پس  
انکے جانشینی کی علی العموم گفتگو ہونے لگی۔ چونکہ قیصر نے

سوا اور کوئی مستحق نہ تھا۔ پس فوراً یار لہیمت میں امیر قرار پایا کہ اگر وکٹوریہ کو اٹھارہ سال سے قبل تخت نشینی کی ضرورت ہوئی تو ایام بلوغت کو پہنچے تک انکی والدہ متولی سلطنت رہیں۔ کیونکہ پادشاہ متوفی خارج ثالث کے شہزادے اور شہزادیان جملہ سذرہ تھے جنہیں قیصر کے والد قویوک آوگنت چارم فرزند تھے قیصر کے بڑے چچاؤن کی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ اور قیصر کے چھوٹے چچاؤن نے اپنی مرضی سے خود کے نکاح کر لیے تھے لہذا انکی اولاد قانونی طور پر مستحق ریاست منصوبہ نہیں ہوئی۔ علاوہ اُس کے قیصر نے اپنی اوائل عمر میں اپنی والدہ کے ہمراہ بیٹے کر کے تجربہ اور عوام کی محبت ایسی حاصل کر لی تھی کہ ایسے وقت میں مہر کوئی اُن کا مداح نہ تھا۔

۵

الحی قیصر وکٹوریہ رہیں تا ایں

اور انکا ہند پہ سایہ یونہیں زدیم



مؤلف

الہدٰی حسن عالم نپاہ کا : پروانج بسکوت شک و سیدینہ ماہ کا

## باب تیسرا قصیر کی تخت نشینی کے بیان میں ۵

قیصر کی تخت نشینی کے تحت تاریخ ۲۴ دسمبر ۱۸۹۷ء کو ملک و کموریہ قیصر نے پیدا ہوئیں اس وقت ان کے جد امجد جارج سوم بادشاہ تھے اور صاحب مدوح کثیر الاولاد بھی تھے۔ دو سال یعنی ۱۸۹۷ء میں جارج سوم کا انتقال ہوا سو انکی جگہ پر قیصر کے بڑے تایا خطاب جارج چہارم بادشاہ ہوئے۔ یہ بادشاہ اپنے والد کی صحت میں ڈیڑھ برس متولی سلطنت بنے رہے اور پھر سلطنت برطانیہ پر ونورس بادشاہت کر کے ۱۸۹۷ء میں راہی ملک بقاموئے پھر انکے جگہ پر قیصر کے تیسرے حجاز ڈیوک آؤکلرٹس Duke of Clarence خطاب ولیم چہارم سربراہ ہوئے اور ۱۸۹۷ء میں وہ بھی اس جہان فانی سے عازم عالم جاویدانی ہوئے۔

سلطنت دست بدست آئی ہے جام جم جامہ جمشید نہیں

رباعی عمرت انگیز

کیلی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے ! کیسا کنگہ کینہہ یہ نام ہوتا ہے !  
عجب سرا، یہ دنیا کہ جسمیں اٹھ پیر ! کیسا کوچ کیسا مقام ہوتا ہے !



اب ولیم چارم کی وفات کے بعد جو دیکھا گیا تو جارج  
 ثالث یعنی قیصر کے جد کے گیارہ فرزند اور چار دختر  
 میں ہماری قیصری حقدار تخت انگلستان ٹھہری  
 قیصر ۱۸۳۷ء کے فی مینے میں فقط قانونی طور پر بالذمہ ہوئی  
 اور چھپارم ولیم کے وفات کو ۲۷ روز ہوئے تھے اس  
 بعد آپ (یعنی قیصر) اٹھارہ برس کی عمر میں فرمان روا کے  
 سلطنت برطانیہ ہوئیں :

فہرست  
 واپس



سلطنت برطانیہ سو راجہ انگلند، سکاٹلند، آئرلند، ہند  
 برما، امریکا، برطانیہ، آسٹریلیا، کیپ کالونی وغیرہ جو  
 کہ بہت سوچے ہوئے ملک و جزیروں کی جو زمین کے برطانیہ پر  
 واقع ہیں اور پانچ سو سال سلطنت کا شہر لکھنؤ جو ہند کے قدیم  
 پایتخت و پہلی سے مغرب کی طرف قریب بالآخر آریز کے فاصلہ پر  
 واقع ہے یعنی جب پہلی میں دو پہر ہوئی تب لکھنؤ میں صبح کے  
 سات بجے ہیں :



قیصر کی جن مجلسوں کے قیصر کی رعایا میں سے اب ایسے لوگ کم باقی رہے جو انکی ولادت کی کیفیت کو زبانی بہان کر سکیں بلکہ جنھوں نے قیصر کے جلوس اور اس کے گرو فر کے جلسے بنظر خود دیکھے تھے اور تخت نشینی کی دبدبے والی رسومات اپنے ہاتھوں ادا کیے تھے وہ بھی سب کے سب یکے بعد دیگرے ویرانہ شہر جنو شان آباد کرتے گئے اب انہوں قیصر کے جن جوبلی کی خوشیاں منانے کے لیے اُن میں کا کوئی شاؤ نہاد رہا باقی رہا ہوگا۔ قطعہ

بنیگی قیصر عالم یہ تھا گمان بھی نہیں :  
جنہیں اب اُنکا زمین کہیں نشان ہی نہیں :  
قدیمی اس کے ہوا خواہ دیکھ اسکی ہمارے :  
ہوں شاد اُن سے معطر یہ بوستان بھی نہیں :

تخت نشینی کو وقت کا قابل قیصر کی تخت نشینی کے وقت اُس سے ریاوہ لالین دید اور قابل شہنشاہ کوٹا فخر ہوگا کہ ایک کم سن صرف اٹھارہ برس کی لڑکی سلطنت

برطانیہ پر فرمان فرما ہوئی :  
دیکھو نقشہ ذیل میں کون کون بلکہ کس کس میں تخت نشین انگلستان ہوئی

ملکہ میری	۳۶	Queen Mary	برسی عمرین :
ملکہ الزبتھ	۲۵	Queen Elizabeth	ایضاً
ملکہ ان	۳۸	Queen Anne	ایضاً
ملکہ قیصر۔ وکٹوریہ	۱۸	Queen Empress	ایضاً

Victoria

نقشہ مذکورہ بالا کو اور بھی زیادہ واضح دیکھ سکتے ہیں :

جس	سال ولادت	سال عرس	عقد راسخ	سال تخت نشینی	عمر	جس وقت
ملکہ میری	۱۵۱۵	۱۵۵۳	۵	۱۵۵۸	۴۳	ولایت منسٹری
ملکہ الزبتھ	۱۵۳۳	۱۵۵۸	۴۵	۱۶۰۳	۷۰	ایضاً
ملکہ ان	۱۶۶۵	۱۶۰۲	۱۲	۱۶۱۴	۴۹	ایضاً
ملکہ قیصر۔ وکٹوریہ	۱۸۱۹	۱۸۳۶	عمر	و دولت	در زریں	باد

بادشاہ کے وفات کی خبر یادشاہ ولیم شہزادہ میں ماہ جون کی  
 بیسویں تاریخ آدھی رات کی وقت اس جہان فانی سے انتقال  
 کر گئے۔ اس وفات کی خبر آک بٹب آؤ کنٹری  
 Arch bishop of Canterbury اور لارڈ کننگھم نے  
 Lord Conyng ham سے بھی باخبر کیے

کنسنگین محل میں قصیر کو پہنچا دی یہ وہ خبر تھی کہ  
 جس کے غم میں قصیر کے تخت نشینی کی خوش خبری تھی  
 تھی۔ دیکھئے اسنادِ نامنظور کیا خوب فرما تین شعر

از پس غم خوشی بلا فرق است :  
 گریہ ابر خندہ برق است :

ولہ

شاہی و غم را ہم کردند پیدار روشن است :  
 شمع بعد از خندہ گریان میشود در آہن :

ولہ ۴۴

در پس مرگریہ آخر خندہ است  
 مرد آخر بہن مبارک بندہ است

الغرض قصیر اپنے چچا کے وفات کی وحشت انگیز اور خود  
 کے ملکہ بننے کی فرحت آمیز خبر سننے ہی منہ پر گھٹن اور  
 ایسوقت کہ شبِ خوابی کا لباس پہنا ہوا تھا بستر سے اٹھ کے  
 اسی پونال پر فقط ایک فردِ سال اور دسے ہوئے  
 سر کے لہنے لہنے بالِ شانوں پر کھڑے ہوئے پانوں  
 میں محض کف پای استعمال شب کا جو تاپنے آنکھوں میں

آنسو بہے ہوئے دُور سی آئین ۛ

پیری انڈکو Perry & Co صاحبوں نے اندون لٹڈن میں دی  
زلیقم آو وکٹوریہ Reahn of Victoria نام سے ایک رسالہ بڑی بول  
سے چھپوایا ہی اُس میں قیصر کی اس شانہ لباس اور بکڑے ہوئے پونگی

صویر دی ہے جو قابل دید ہے ۛ

آئے ہی قیصر گھٹنوں بیٹھ گئیں اور گرگڑا کر عرض کرنے لگیں کہ

مذاب میرے لیے جناب باری میں دعا سے خیر کجے وہ

دونوں خبر رساں نو پہلے ہی سے گھٹنوں بیٹھے ہوئے تھے

اب قیصر بھی اُن میں شامل ہو گئیں اور وہ تینوں بادشاہ

علی الماطلاق کی بارگاہ میں ملتی ہوئے۔ پھر نو بجے کو وقت

لارڈ ملبورن Lord Melbourne. وزیر اعظم اپنی بی

ملکہ کی خدمت میں آکر حاضر ہوئے اور کچھ دیر کے بعد لندن

کی مجلس کارپوریشن اپنی بی ملکہ کی سائیں کے لیے حاضر ہوئی ۛ

قیصر کی پہلی کونسل منعقد ہوئی ۛ اُس کارروائی کا نتیجہ دیکھنے کے

لیئے ایک جم غفیر منتظر تھا کہ دیکھئے اُس نا تجربہ کار کم سن لڑکی

سے یہ کام کیسا بن آتا ہے لیکن بیان تو قیصر کی والدہ کو

دست سے یہ بات معلوم تھی۔ پس قیصر کو اس طرح قابلہ و لائقہ  
بنارکھا تھا۔ کہ مضمون ہم از عہد خوردہ ہی آثار بزرگی بوجہ پیش پیدا  
قیصر کے چہرے سے عیاں تھا۔ ہر ایک اہل کونسل اُنکا لوہا مانگیا  
اور اُنکی متانتِ عقل کی صفت و ثنا کرنے لگا۔ الحق  
دولت مذہب خدا کسی را بغلط نہ

کو دے گو بعتل پر بود نہ نر د اہل خرد کب پر بود  
الفرغ جبکہ سب لارڈز جمع ہو چکے تب وزیر اعظم نے اُنکو  
بادشاہ کے وفات کی خبر سنائی اور کہا کہ حاضرین سے  
چند صاحب جا کے ملکہ کو بادشاہ کے وفات پائیگی اور  
ہمارے یہاں جمع ہو چکی خبر سنا دین پس شاہی خاندان  
سے دو صاحب ڈیوک آؤف کمبرلینڈ

Duke of Cumberland

اور ڈیوک آؤف سسکس (قیصر کے مردِ چچا) اور دو

Lord Chancellor.

ارک بشپ اور لارڈ چانسلر

اور لارڈ ملبورن قیصر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور  
خبر وفات قانونی طور پر سنائی گئی۔ پھر غور سے ہی عرض کیا  
در دارہ کھل گیا اور قیصر نامی مگر سادہ لباس پہنے ہوئے  
کونسل میں داخل ہوئیں۔ اولاً قیصر کے ہر دو عم بزرگوار

یعنی ضعیف چھاپا ہی ڈیکوس گے بڑے اور اپنی ملکہ کی  
استقبال کے رسومات بجالائے پھر قیصر نے خضار کونسل  
کے زوبرو سلام کے لیٹے سر جھکایا اور صدر کی جابی پر  
رونق بخش موکر اپنا اعلان صاف آواز کے ساتھ بلاؤں  
ملکہ بڑی جرات سے پڑھ سنایا: اس اعلان میں  
نیلے بادشاہ کی وفات کا تا سفا پھر خود کے ایسے عظیم  
الشان عہد پر فائز ہونے کا شکریہ اور اس عہد کی  
کارگزاری میں خدا کی اعانت طلبی اور بعد اُس کے یمنیت  
کی عاتقان تدابیر کا اعتمار اور خود کی حب الوطنی کا اظہار  
اور مذہب کی حفاظت کا اقرار و بیہودہ رعایا و ترحم برابا  
و عدم تعارض از مذہب و ملت مرقوم اپنی زبان سے بیان فرمایا  
اس اظہار کے پڑھے جانے کے بعد کاکلڈ کے گرجا گھر  
کے حفاظت کی قسم کھلائی گئی اور اُس پر دستخط ہوا  
اور پھر ربوبی کونسل والوں نے قسم کھائی بعد قیصر کے دونوں  
چھاپا ہی ڈیکوس کے بڑے اور گھٹنوں بیٹھ کر قسم  
کھائی اور قیصر کے ہاتھ پر بوسے دیے قیصر نے بھی بڑی  
عجز کے ساتھ انھوں کے ہاتھ چوم لیے بعد ازاں وزرا

اور لاٹوز آ آ کے قیصر کے ہاتھ کو بوسے دیتے گئے۔ آفرین  
بلکہ صد آفرین کیا جائے اس کم سن ملکہ کو کہ ان سب رومائی  
اداموں نے تک بڑی فراخ حوصلگی اور استواری دل سر کھڑی  
رہیں حالانکہ اُسے پشتر کبھی ایسا ارشاد نام نہ نہ دیکھا تھا۔

اعلام عام بابت ملکہ: دوسرے روز یعنی ۲۱ دین جون کو سینٹ  
جمیس پالس St. James's Palace سے وکٹوریہ ملکہ بنے کا قانونی

طور پر اعلام دیا گیا کہ ملکہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ کی  
فرما فرما سر ریڈ ارموین اعلام کے روز صبح ہی سے تمام دو طرفہ  
راستے جہان سے وہ نئی ملکہ جہان و جہانیاں گزرنے والی  
تھیں تماش بینوں سے بھر گئے تھے اور علاوہ اُس کے تمام  
دریچے بالا خانے برآمدے اور اونچے اونچے مقامات  
جہانگ نظر جاتی تھیں تمام آدمیوں سے بھرے ہوئے نظر  
آتے تھے اوس مجمع کشیر میں وہ ایرش والے مشہور مفسر دانیاں  
Connel کو کامل بھی صف اول میں کھڑے ہوئے بڑے زور کے ساتھ  
چیرز آواز خوشی بلند کر رہے تھے۔ دس بجتے ہی تو لوکی  
شک شروع ہوئی اور قیصر لکھا آدمیوں کو اپنا جاہ و جلال دکھانے  
کے لیے محل کے دریچے میں آگئیں اور اعلام کا سنا



شروع ہو گیا۔ لارڈ ملبورن Lord Melbourne اور  
لارڈ لاندس ڈون Lord Landsdown. ان دونوں  
کے درمیان قیصر کھڑی تھیں اور قیصر کے عقب میں بلکہ  
متصل ہی انکی والدہ کھڑی تھیں۔ اسوقت تالیوں کا وہ  
شور مچا کہ سامعین کے کان بہرے ہوئے جاتے تھے اس  
ازدحام عام اور آواز شور خلقت اور غلغلہ مبارکبادی و  
نیز گذشتہ روز کی کوفت سے قیصر کے چہرہ کا رنگ کچھ  
تغیر ہو گیا تھا۔ اسوقت لباس قیصر کا اگرچہ پامنی تھا مگر نہایت  
سکلف کے ساتھ دکھتے ہیں کہ جسوقت دعایہ قصیدہ قومی  
National Anthem. نوبتوں اور سنہاٹوں میں بجنا شروع

ہوا چنانچہ اسکا پہلا مصرع ملکہ - کو - بجا - خداوند

یہ تھا۔ قیصر نے God save the Queen!

جب سنا تو فوراً اٹکا دل بھر آیا اور اسوقت آنکھوں  
میں سے آنسو ٹپکتے قیصر کو آبدیدہ دیکھ کر ایک شاعر  
میں ہر وقت کے نظم میں ایک مصرع گہری گہری کرتی ہے :-

Strange blessing on the nation lies

جسکا حکمران آبدیدہ ہوا

Whose sovereign wept

ارکٹان - وہ سربراہ ہوتے ہوئے آبدیدہ ہوا  
Ye, wept to wear its Crown

God save the weeping Queen!

مطلع اس نظم کا یہ ہے

ہذا تجھے بجاوے۔ اسی اشک فشان قیصر

ترجمہ نغمہ مسس برہنگ

نظم

اس رعایا پر ہونا زل کیوں نہ برکت پھر بھلا  
جس کی دلجوئی کو ملکہ اشک تراپنا بہا ہے  
کون وہ ملکہ حیران ہر وہ شہر و کشور یا  
جس کے وقت تاج پوشی چشم میں آنسو بھرا ہے  
وہ رعیت امن میں جس کا ہے دلسوز شاہ  
سب کے سب آثار برکت ہمو قیصر دکھائے  
تاماہد وہی سال سایہ خلق پر اسکا رہے  
گر بجاوے اشک کے موتی گھر رخشان بہا ہے

تیسرا شعر کمالا نا غرض خب قیصر اپنے محبین آمین تو پھر انکا دل بھرا یا اور بے

اختیار رونے لگیں مان نے بہت کچھ تسمی او ونا سا دیا  
پھر وہ اپنی مان سے کہنے لگیں اسی امان نہ کیا میں ایسی بُری  
ریاست کی ملکہ بنی نہ پھر یہ کہنے لگیں کہ میں جو ملکہ بنی

تو سب سے پہلے تم سے ایک درخواست کرنی تھیں امید کہ تم  
اسے قبول فرماؤ گی۔ وہ یہ ہے کہ اب مجھے دو گھنٹے علیحدہ  
اس کمرے میں تنہا رہنے دو۔ الغرض قیصر کی والدہ انکی  
مطلب کو مان کر وہاں سے ہٹ گئیں۔ اور قیصر اس سجد و خلائق  
کی درگاہ میں۔ اس نعمت عظمیٰ عنایت فرمائیکے جو کہ اس دہاب  
کریم نے انہیں عطا فرمائے سجد ہی شکر یہ ادا کرنے لگیں۔  
کہتے ہیں کہ قیصر کی عمر میں یہ پہلا اتفاق ہے کہ وہ اپنی والدہ  
سے اس قدر عرصہ تک علیحدہ رہیں۔

Hanover.

ہنری ہونہ کا برطانیہ سے قیصر کی تخت نشینی سے ملک جرمن کا ہنور

منسلع جو کہ سو اسی برس سے سلطنت برطانیہ کے قبضہ تعریف  
میں تھا اگل گیا۔ کیونکہ آئین سالک کے مطابق ضلع ہنور برعوت  
کا فرمانروا ہونا باہر تھا۔ لہذا قیصر کے چھوٹے چچا ارلست جو ڈوک  
اوکمبرلینڈ صاحب Duke of Cumberland مشہور تھے ہنور گئے

علیحدہ پادشاہ بنائے گئے یہ پادشاہ ۱۸۵۱ء میں ہٹا دیا  
ہو کر اس نامیادار جہان سے رجعت فرما ہوئے اور ان کا  
ایک نابینا شہزادہ بھاب حاجیح حکم سر آرا ہوا۔ پھر ۱۸۶۱ء  
سے یہ ضلع سلطنت پروشیہ کے ساتھ مل گیا۔

شہزادہ البرٹ کا قیصر کو خط لکھنا

قیصر کی تخت نشینی ہوئے اُس وقت پرنس البرٹ شہزادان کے Bonn نامی گرامی مدرسۃ العلوم کے ایک طالب العلم تھے۔ اُنھوں نے ومان سے ۲۶ دین جون کو ایک خط بنام نامی قیصر روانہ فرمایا جس کا مضمون ذیل میں قلمبند کیا جاتا ہے

معنی ہے کہ یہ البرٹ وہ شہزادہ ہے جن جو بعد ازین میٹر شوہر عالی گوہر ہوئے تھے۔

### تیسری خط البرٹ

اب تم یورپ کے ایک وسیع زمین کی ملک ہو۔ لکھو کہا آدموں کی خوشی اور ناخوشی اب تمہارے ہاتھ ہے (اس ملک) عظیم کی مسئلہ و اہم کارروائی میں خدا تمہارا ساتھی اور مددگار رہے اور تمہیں ساتھ فراخوصلگی کے جز سے کلکتہ طاقتِ سلطنت بخشے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ تمہاری عملداری عرصہ دراز تک قائم رہے اور ساتھ خوشی اور ناموری کے ہر معاملہ ملک ملی ہو اور تمہاری سعی و کوششوں کا معاوضہ تمہاری مدعا سے سائے شکر یہ اور اخلاص مندی کے ادا ہو۔

قیصر کی تخت نشینی کے بعد

قیصر کی تخت نشینی کے پہلی کارروائی جو قیصر کے حوالے ہوئی ہو ایک سپاہی کے پھانسی کے ٹکڑے پر دستخط

کرنا تھا۔ قیصر حکمنانہ دیکھ کر انکوں میں آنسو بھر لائیں اور سالار فوج کو یوک او ولنگٹن سے مخاطب ہو کر فرمائے لگین۔ کیا تمہیں اس شخص کے بارے میں کچھ کہنا نہیں۔ یوک صاحب بولے نہیں۔ یہ شخص تین مرتبہ بھاگا ہوا ہے قیصر نے فرمایا۔ اسی مہربان اسے بھر خیال کرو۔ اس وقت ہمارا قیاس خطا پر نہیں ہے کہ تو قرینہ کہہ رہا ہے کہ اس نیم مردہ سپاہی کے دل حسرت منزل کی صورت حال ملکہ عالم و عالمیان سے خطاب ہو کر یہ شعر سنار ہی ہوگی :

شعر

جان بلب ہوں خبر زبیت سنا دو صبا :

لیب پانے سے تیرے کام مرا ہوتا ہے :

آخر اس جا مذیدہ و جنگ آزمودہ سالار فوج ظفر موج نے کچھ سمجھ بوجھ کے قیصر سے عرض کی کہ اسی حضور عالیہ : اگر حسب فی الحقیقت سپاہی بہت خراب ہے تاہم اُس کے چند گواہوں نے جنھوں نے اُسکی عادت اور خصلت بیان کی۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اچھا ہوا ہے قیصر نے وہیں فرمایا آہ ہائے میں تمھارا ہزار ہزار شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ کہتے ہی فوراً اس حکمنانے کو ماتھے میں لیکر اس پر کلرے۔

Pardoned.

(معاف کیا) یوک کی

طرف سرکا دیا۔ لکھا ہے کہ لفظ Pardoned لکھتے وقت  
قصر کے ہاتھ کانپ رہے تھے :



شکل سوم تختہ فریوٹ کو وینٹنر صاحب

جو بریتش کا خزانہ یہ ہوا فن صاحب

ادائے قرضہ وزیر اعظم لارڈ ملبورن کا مفولہ ہے کہ  
قصر کو سلطنت کے اختیارات حاصل ہوئے بعد سے پہلے ہون  
نے مجھے یہ کہا کہ اب میں اپنے والد متوفی کا باقی ماندہ سب  
قرض ادا کیا جاتے ہوں مجھے سب سے پہلے یہ کام کیا جائے اور  
اس کام کو میں خود پر فرض واجبی سمجھتی ہوں لارڈ ملبورن  
کہتے ہیں کہ یہ بات قصر نے اس خواہش مندی سے ظاہر کی  
کہ اُنکے والد کا نام سننے ہی میں آبدیدہ ہوانی اسحقیت دیکو کہ  
اوگسٹ کے رتبے اور اُنکے دستِ سخا کے مقابل اُن کا

و طیف بہت ہی کم تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ ہمیشہ مدیون رہا۔  
الغرض اس نے وال کا تمام قرض ادا کئے تک قیصر کو چین نہ آیا۔

قیصر کی حمایت

قیصر تخت نشین ہوتے ہی مہر تویم اور ہر شخص  
کو از حد غریب ہو گئیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ کسی بیوقوف نے کہیں  
یہ کہہ دیا کہ اگر اس لڑکی ملکہ کو تخت سے اتار کے اُس کے  
چچا و یوک آو کبہ لند کو تخت نشین کریں تو افضل ہو پس  
وہن مشہور مفدا ایرلند سٹراؤ کاٹل

Mr. O' Connell.

جھپاتی تھوک کے کھٹکھا کہ اس ملکہ کی زندگی اور حرمت اور مکی  
خیم کی حفاظت کے لئے اگر ضرورت ہوئی تو میں ایک  
طرفہ العین میں۔ بائچ لاکھ بہادران ایرلند جمع کر سکتا ہوں۔

دس یادشہر ہر حکم ایک پارلیمنٹ کی Parliament کنفر

و کو Conservatives: جماعت والے ٹوریز Tories: اکثریت

کہا کرتے تھے کہ اب لارڈ ملبورن جو لیبرل Liberal جماعت کے  
وٹنگ والوں کا سرگروہ اور ریاست کا وزیر اعظم ہے اُس کے  
ہاتھ میں یہ نوجوان ملکہ مانند ایک کاٹھ کی تنبی کے جو جس طرح  
جا بے گنا اُسے نچا سکیگا مگر حقیقت حال یہ کہ بغیر نیابت و مفوض  
غور کے کے کبھی کسی امر میں قیصر اپنا دستخط نہیں کرتی ہیں۔

بیان تک کہ بعض اوقات لارڈ ملبورن عاجز آجاتے ایک تو  
 کسی ایک درباری معاملات کے نوشتے پر دستخط لینے کے  
 لیے لارڈ ملبورن نے قیصر سے اصرار کیا۔ قوتِ ناطقہ کو  
 حتی المقدور زور دیکر بری فصاحت سے اس مقدمے کے ہر  
 پہلو کو سمجھاتے اور فہمائش کرتے رہے۔ لیکن آخر کو قیصر نے  
 یہی کہا کہ میری پوری تسلی نہ ہوگی تب تک میں نوشتہ پر دستخط  
 کبھی نہیں کرونگی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس تجربہ کار وزیرِ عظم  
 لارڈ ملبورن نے صاف کہا کہ۔ درباری معاملات کو بار کی سے  
 دیکھنے اور اسکی تحقیقات کرین یہ ہماری ایک نوجوان شہزادی  
 ملکہ دس یادشاہوں پر بڑھکے نکتہ شناس اور دقیقہ رس ہیں :

قیصر نے لفظ **الکونڈرنہ** اگرچہ بادشاہی اعلام میں قیصر کا نام  
**الکونڈرنہ** لکھا ہوا ہے لیکن لفظ **الکونڈرنہ**  
 ترک کر کے آپ ہمیشہ **وکتوریہ** ہی لکھا کرتی  
 ہیں : ایک کتاب میں **Victoria L** یعنی **وکتوریہ اول**  
 دیکھنے میں آیا بلکہ اس کے مصنف لکھتے ہیں کہ  
 آخر نام قیصر کے نزدیک دلپند ہے : بجائے ہم  
 قیصر کی طرح دستخط کی نقل ہی : یہی ناظرین کو تو میں



(۱) تخت نشین ہوئے بعد سب سے پہلا دستخط

Victoriana

(۲) ایمپرس آوانڈیا یعنی قیصر کا پہلا دستخط

Victoriana  
Aug. 14 - 1886 -  
باب چوتھا قیصر کی تاجپوشی کا بیان میں

تخت نشینی پر کس عرصہ بعد تاج  
نشینی کے ایک سال اور چار روز بعد یعنی ۲۸ دین جون ۱۸۳۸ء  
کے روز ادا ہوئے۔ آٹھ عرصہ انگلنڈ کو اس روز سچت افروز  
کی تیاری میں گذر سب بڑا کام تو یہ تھا کہ قدیم تاج جو قیصر کے

چھاپریب سر کرتے رہے وہ قیصر کے نازک سر کے لیے نہایت  
گران اور نازیب تھا۔ اور علاوہ اس کے تاج پوشی کے مدح  
میں کمی خاص قصاید موزون ہونے کو تھے اور رعایا میں برطانیہ  
کے لیے خاص تمنے بھی تیار ہو رہے تھے۔ علاوہ برین نام  
باشندے اس خطہ دولت خیر محافل جشن اس نوجوان ملکہ  
کی خوشنودی تاج پوشی کی تیاریوں میں مشغول تھے۔

یہ تاج بن نصب کے جو نیا تاج جو خاص قیصر کے لیے تیار ہوا تھا  
اس میں جو جواہرات جڑے ہوئے تھے صرف انہیں کی قیمت  
گیارہ لاکھ تیس ہزار روپے لکھی ہوئی ہے اسکے اکثر جوہر  
پادشاہی پرانے تاج سے لئے ہوئے ہیں یہ تاج رنڈل  
Rundell اور برجز Bridges نامی استاد کار ریگدون کے

دست صنعت پرست کا بنا ہوا ہے جس میں ایک بہت بڑا  
لعل اور ایک بڑا دانہ نیلم کا اور ۱۶ عدد چھوٹے نیلم گیارہ  
زمرہ اور چار باقوت اور ۳۶۳ ابدار الماس ۱۲۷۳  
گلابی ہیرے اور ۱۴۷۷ الماس کے چوکے ۴ صراحی دار  
موتی اور ۲۷۳ اور قسم کے ابدار موتی غرض یہ سب عمدہ  
جواہر تھے اس تاج میں نصب کئے گئے ہیں یہ تاج قدیم

تاج مارگل سے زیادہ وزندار تھا، مگر یہ نیا فقط ۳ رطل  
وزن کا ہے



THE CROWN.

قیصر کا تاج



CORONET OF QUEEN'S  
GRANDCHILDREN.

تاج نبیرہ و نبیرہ  
قیصر



CORONET OF QUEEN'S  
DAUGHTERS AND  
YOUNGER SONS.

قیصر کے دو شہزادوں کا  
تاج



CORONET OF THE  
PRINCE OF WALES.

ولید بہادور کا تاج

ادای رسومات تاج پوشی میں بہت سی  
بادشاہی مہمان شریک جلسہ تھے از انجملہ  
شہزادہ البرٹ خاص مہمان قیصر کہلاتے تھے لندن میں  
شہزادہ البرٹ کی یہ دوبارہ تشریف آوری تھی۔ بعض  
باریک بین وقایع نگاروں نے شہزادے کی اسوفٹکی  
ملاقات کو قیصر کی عروسی کی نسبت کا باعث لکھا ہے۔

تاج پوشی کی رسومات  
میں شہزادہ البرٹ کا  
موجود رہنا

**صفیانت میں گوسالہ کا رہنا** اس تاجپوشی کی صفیانت میں ایک کامل گوسالہ بریان کیا گیا تھا جسے بنام گاؤں جگداری کہتے ہیں اور جسے ۳۵۰۰ عجوبہ بینیوں نے چار چار آنے کی فی دیگر دکھا تھا۔

**عام تاشے** اس تاجپوشی کی وقت لندن کے تمام تاشا خانوں میں بلا اجرت تاشے دکھائے جاتے تھے اور ایک بڑا غبارہ اڑایا گیا تھا۔ اور <sup>Hyde</sup> پارک کے باغات میں کئی روز ایک بڑا میلا لگا رہا۔

**تاجپوشی کی وقت بادشاہ تاجپوشی کی رسم** ادا کرنے کے لیے کوہنہ کی رسم۔ بڑے بڑے استبدادات شایع ہوئے تھے جنہیں ایک یہ بھی تھا کہ <sup>Peers</sup> پیئر لوگ یعنی وہ امرا جو پارلیمنٹ کے <sup>House of Lords</sup> ممبروں اور لارڈز کے شریک ہیں۔ وہ تاجپوشی کے رسم کے وقت قیصر کے ہاتھ میں رہتا ہے اور چوبیس آئین مجربہ بوسہ مذہب غور کا مقام ہے کہ ایک ایسی نوجوان شہزادی کو دینی و دنیوی عہدے والے تقریباً ۴۰۰۰ اعضاء پارلیمنٹ کے اندر دیکر آکر ان کے ہاتھ میں رہتا ہے اور چوبیس آئین تسلیم کر لیں اور مجربہ شہزادہ بجا لائیں۔ آیا یہ حرکت قیصر کے

حق میں خوف پیدا کر نوالی نہیں تھی۔ آفرین ہر لار و ملہون  
کو جس نے اس قدیم رسم کو اس وقت کے لئے بدین صورت تبدیل  
کر دیا کہ فقط ملکہ چچا پادشاہی دیوکس <sup>Duk</sup> بہت ضعیف تھے  
ملکہ کے حسد پر بوسہ دین اور باقی مکمل امرا ملکہ کے تاج کو  
ہاتھ لگا کے ملکہ کے ہائین ہاتھ پر بوسہ دیکر حلف اٹھاؤں :

رسومات تاج پوشی

جسٹینہ کے روز ۲۸ دین جون ۱۸۳۸ء کو قیصر نے ولیست  
منسٹر اہل میں اپنا افسر سر ہایون فر پر رکھا اس روز  
صبح صادق کے وقت سے تمام شہر لندن رشک و جشن میں لگ گیا  
تھا۔ ہریون کے پرے بلدیوں کے بیرون کے مائند ہر کوہ و بازار  
میں گلگشت کر رہے تھے۔ تماشائیوں کا غلغلہ شادمانی بہت  
شور انگن تھا جدھر ویکو خوش پوش جوق جوق ولیست  
منسٹر کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے تھے حلاق جوق جوق  
ولیست منسٹر تک تمام مکانوں کے آگے منڈوے بنا بنا کے  
ان میں تماشائیوں کے لئے نشست گاہیں تیار کی گئی تھیں  
کچھ دن چڑھے تک وہ سب پھلکین تماشائیوں سے بھر گئیں  
اور ہر پھلک کی اجرت بھی بہت گران مقرر تھی اہل کی اندر

جو چھلکے تھیں وہ شام کو وقت تک شکل دس دس روپے کو بیس  
 آسکتی تھیں اس روز ایسے ارڈو نام عام میں پولیس کے سپاہیوں  
 انتظام قابل تحسین تھا۔ دس بجے کے وقت انکس اتوب کی  
 سلامی اور بادشاہی جھنڈے کا بلن ہونا قیصر کی بادشاہی  
 گاڑی میں سوار ہونے کی نشانی تھی۔ آخر برے ارڈو نام اور  
 اتمام کے ساتھ آٹھ گھوڑے کی بادشاہی گاڑی میں ملکہ  
 معہ منشی بنو کے ایک عجیب تاج اور شان اور ان بان سے ان  
 پہنچیں آٹھ امیر زاویوں نے جو حسن میں اپنا نظیر نہیں دیکھتی  
 تھیں ملکہ کا بادشاہی جہزہ کا دامن پیچھے سے تھام لیا تھا  
 اور پیاس سنہلیاں نہایت تپاک سے بناؤ کئے ہوئے  
 بڑے ماز و انداز کے ساتھ محبوبانہ اداسے پیچھے پیچھے چل رہی  
 تھیں۔ بادشاہی گاڑی کے آگے ہی بڑے جوش و خروش  
 کے ساتھ غلغلہ تحسین و آفرین و طغٹہ شادمانی و کامرانی شرا سے  
 شرمایک بچا ملکہ کا چہرہ اسوقت نہایت شادان و فرحان نظر  
 آتا تھا فوجوں سے سلامی کی بندوبش ایک کے بعد ایک سر ہوتی  
 رہیں اور انگریزی بھرتوں میں قومیدار کا قصیدہ بجا رہا  
 غرض سارے گیارہ بجے و است منسٹر میں بکھرتی

افزا ہوئیں۔ جسکے ہر ہر گوشے میں بڑی عمدگی سے ایسے  
 منڈوے باندھے گئے تھے کہ جہاں ہزار ٹا آدمی بفرغت  
 بیٹھکے اس محفل جمایوں منزل کی سیر کریں۔ اندرون محل ملک کے  
 لئے ایک مکلف فرشتہ کیا ہوا تھا جس پر عمدہ قسم کا گران بہا  
 کنوڑ بچھا تھا اور اس پر ایک حکمگانی ہوئی طلا کارگر کسی  
 بھپار کھی تھی۔ شہر کا پابلیسٹ سفر اسی سلاطین نزدیک دروازہ  
 مردان پسندیدہ صغور اور اعلیٰ تر درجے کے اہل رتبہ والا  
 خاندان امرا کے لئے شہ نشین عمدہ آراستہ تھیں غرض یہ  
 جامی اس قدر بھر گئی تھی کہ وہم خیال کی تصویر کو بھی انکی پہلو میں  
 بار بار محال تھا ملک کی ہمنشین لیڈیوں کی طرف اس وقت کوئی آنکھ  
 اٹھا کر دیکھے یہ کیا امکان تھا یعنی وہ اس طرح جاہرات میں جڑی  
 ہوئی تھیں کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چونڈھیا جاتی تھیں حقیقت  
 حال یہ کہ اُس سے پہلے کسی نے وہاں جلد نہ دیکھا تو کیا سنا بھی  
 نہ تھا اور آئندہ کا علم تو اس شہنشاہ علی الاطلاق کے سوا کیسے  
 ہنیں اُن کمان ابرو مہوشوں کے آبدار رنگا رنگ جاہرات  
 نے گویا ایک قوس قزح کا رنگ دکھا دیا تھا جنہیں چاروں طرف  
 سے سجلیاں گوند رہی تھیں اور اُن مہوشوں کی ہلچل انکے

روشنی کا سایہ گرنے سے تیرا سے خطو طشعاعی کا کام دیتی تھیں :  
بعد اس کے قرناؤں سے پی در پی یہ آوازیں بلند ہونے لگیں مگر

ملکہ کو بچا خداوند :  
God save the Queen.

باہر تو پونکی شکست سے یہ ثابت ہوا کہ رسومات تاج پوشی ادا  
ہو رہی ہیں اور تاج کی اطاعت و تاجدار کی خیر خواہی کی سونگ رو  
حلف کی کارروائیاں شروع ہو گئیں : وہ جو اکابر امرالہ وقت  
وہاں بجا آوری رسومات کے لیے حاضر ہوئے تھے ان میں  
۱۱ ڈیوک ۲۲ مارکویس ۴۲ Earl ۲۰ ویکونٹ اور ۹۲  
Baron تھے : ہر ایک حسب مدارج نوبت بہ نوبت سرورق کھڑا  
ہو کے قیصر کے روبرو آتا پہلے سر جھکا کے تسلیم کرتا پھر  
تاج کو چھو کے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر قسم کھاتا اور قیصر کے  
ہاتھ پر بوسہ دیکے لوٹ جاتا :

لارڈ رول کا حال : لکھتے ہیں کہ اس ادا می رسومات کے وقت

ایک پر ضعیف نو دسالہ امیر جھکا نام لارڈ رول Lord  
Rolle تھا ملکہ کے تاج کو چھو کے اٹکھا ہاتھ چومتے وقت پانچویں  
نفرنش سے تخت پر چڑھنے ہوئے گرنے پر تھے کہ دوسرے  
امیروں نے جو وہاں کھڑے تھے فوراً انکو تھام لیا : پھر انہوں نے



دوبارہ چڑھنے کی کوشش کی لیکن ملکہ بذاتِ خاص نہایت  
مہربانی فرما کر آگے بڑھ آئیں اور اپنا ماتھ چومنے کے لیے آگے  
کر دیا۔

تاج پوشکا باقی ماندہ تاج پوشکا باقی ماندہ جب تاج پوشی کی سب رسومات تمام ہو گئیں  
اس وقت ملکہ تحسین و آفرین کے از حد سحر و غل میں بھر دیا اس میں  
اُس جشن کے محل میں لباسِ ملکہ کا ارغوانی مَخل کا تھکا سر سبز تاج صُنع  
اور دہنے ہاتھ میں عصا سی شاہی جسے Sceptre کہتے ہیں اور  
بائیں ہاتھ میں قرصِ طلائی یعنی Orb اور دستِ راست کی بیچ  
کی انگلی میں دستی فیر شاہی پہنی ہوئیں عصر کے وقت آپ اپنے  
محل میں واپس آئیں شاہی قلعے سے قبضہ ریاست مرادلی جاتی  
ہیں۔ گوئے طلا کرہ زمین پر دلالت کرتا ہے اور بادشاہی  
انگشتری پہننے سے یہ مراد ہے کہ ملکہ کو آج اپنی رعایا سے خاص  
علاقہ ہو گیا۔ اسید طرح تین تلواریں جو قبصر کے ساتھ تھیں ان میں  
ایک انصاف کی دوسری حفاظت کی تیسری تلوار جو گند  
تھی وہ رحم کی کہلاتی ہر غرض قبصر اپنے محکمین آتے ہی  
واپس نامی اپنے پیارے کئے کی آواز سن کر نہایت  
اشتیاق سے یہ کہتی ہوئی اُس کے پاس چلی گئیں کہ آج

نواس کو ہنلایا بھی نہیں۔ اسی روز شام کی وقت ایک آدمی کو مینا  
میں کے طرف سے دیکھی گئی اور رات کے وقت دیکھ کر آو و ملنگ  
نے دوہرا آدمی کا مال دیا۔ جا بجا مینا فقیرین ناچ راگ رنگ  
ترنگ کے ساتھ ہونے لگے۔ تمام شہر میں رنگ بلب خوشی کے  
چھپے اور شگوفہ دلی کے قہقہے ہونے لگے غریب غریب کو اس  
روز شام کی وقت بھائی بھائی اللہ وقت مان بننے لگے۔

تاج پوشی کے رنگا پارلیمنٹ کے ایک نوشتے سے معلوم  
ہوتا ہے کہ اس تاج پوشی کے اداسے رومات کے شہل  
اور جشن میں سات لاکھ روپیہ صرف ہو گیا تخمیناً کیا گیا کہ  
نصف رقم ولایت منسٹری کی آرائش وغیرہ میں  
صرف ہوئی جارج چارم کی تاج پوشی کے خرچ کا اندازہ شروع  
میں دس لاکھ کا کیا گیا تھا۔ لیکن آخر کو چوبیس لاکھ کے  
قریب روپیہ صرف ہوا اور ولیم چارم کی تاج پوشی  
کا خرچ فقط پانچ لاکھ روپیہ لکھا گیا ہے۔

توشہ ہستہ ہی بجھے تاج مبارک ہوئے  
ہند و انگلند کا تجھے راج مبارک ہوئے



THE QUEEN ON CORONATION DAY.

## باب پنجم ان مقصر کی کتھا اسی کو بیان میں

مقصر کے طلبکار لکھتے ہیں کہ بعد ادا سے رسوم تاج پوشی مقصر نے وہ اپنا رنگ روغن نکالا کہ قابل دید تھا۔ اس نے یہی ملکہ زمان و زمانیاں و مقصر سب و سب دوستانیاں کے ہم پہلوین کر تخت شاہی پر بیٹھنے کی خواہش اہل انگلینڈ لیسٹونو جان کون تھا کہ جس کے سر میں نہ سمائی ہوگی اور اس کو مرشاہوار سے رشتہ لکھا اسی کی جوس اسکے دل میں نہ آئی ہوگی۔ اُس مدد علیا سے نسبت کے خواہش مسداستد رطبثت موجود ہو گئے کہ ایک قایع نکال لکھتا کہ ”و کٹوریہ سے قبل کسی ملکہ کے اس کثرت سے خاوان پیدا نہیں ہوئے تھے“ مقصر کے خاوان حالت جنون و آوارگی میں۔ زیادہ نظر آئے اور بار بار گرفتار کئے گئے اکثر دن نے بذریعہ مراسلات اپنے ارمان بھرے ارادے پرستان مقصر کی جناب میں گزارش کئے جبکہ احوال طول ہے اور یہاں لکھا ذکر فضول ہے۔ مقصر کو انگلستان کی تخت نشین دیکھ کر یورپ کے نزدیک و دور ملکوں کے شہزادے ان سے نسب کرنے کی ہر طرح بذشیں باندھنے تھے بلکہ متوفی بادشاہ چارم ویم

نہید ہر لند کے شہزادے الکرند کو اپنی بھتیجی و کٹوریہ کے لئے پسند کر لیا تھا اور دوسرے بادشاہی خاندان والوں نے کبیرج کے شہزادے جارج کو مگر یہ سب خیالات خام تھے

معلوم نہایت کہ میل باریکست نہ کہیں بخیال خویش خطے داروہ  
 قیصر کے بزرگوں کا ارادہ شادی کی بات

سماں ہوئی تھی اور شہزادہ البرٹ بھی ہزار جان قیصر کے خزانے تھے و کٹوریہ و البرٹ کے بزرگوں نے یہ بات اسوقت سے ٹھان رکھی تھی جبکہ یہ دونوں ہونو گہواروں میں جوڑتے تھے غرض یہ شادی فقط ولہد و لہن کی ہی خوشی سے نہیں ہوئی بلکہ ان کے کل بزرگ واروں کی اُسین رضا اور رغبت تھی۔  
 قیصر کا البرٹ سے عقد ہوا وہ شہزادہ البرٹ و یوک آو کو برگ کا دوسرا فرزند تھا ولادت اس شہزادے

کی کو برگ سے چار میل کے فاصلے پر روزنیا Rosenau.

بستی میں ۱۸۱۹ء میں ہوئی کہ جس سال ہماری قیصر پیدا ہوئی  
 ہیں۔ قیصر اس شہزادے سے تین ماہ اور کوئی دو تین روز عمر میں

بڑی بہن : نام اُس شہزادی کا فرانسس چارلس الیسٹ  
 آلبرٹ امانوئل تھا اور بعد کھدائی کے پرنس کنزرت  
 آوانگنڈ مشہور ہوئے : قصیر کی والدہ و جس آو  
 کنٹ شہزادہ آلبرٹ کے والد ڈیو آو کو برگ کی  
 بہن تھیں پس قصیر کے رشتے میں وہ شہزادہ پھیرا بھائی  
 ہوتا تھا اور پرنس لیوپولڈ بادشاہ بلجیم قصیر کا مونا  
 اور البرٹ کا چچا تھا جو اپنی بانیہ غریزہ خلائق شہزادی کی شارٹ  
 کے انتقال سے نہایت مغموم ہوئے کہ لٹڈن ہی میں کون  
 پذیر تھا اور یہی شخص اپنی ہم شیرزادی اور برادرزادہ کی قرابت  
 کا کامل طور سے بانی تھا :

البرٹ کی والدہ  
 کی طلاق  
 جب شہزادہ آلبرٹ ۱۸۲۳ء میں ۵ برس کا ہوا  
 اس وقت اُس کی والدہ اور والد کی مفارقت  
 ہو گئی اور دو سال کی بعد شہزادہ کی والدہ کی طلاق دی گئی :  
 بعد طلاق کے شہزادہ آلبرٹ اور اُن کے بڑے بھائی شہزادہ  
 ارنسٹ نے کبھی اپنی ماں کو نہیں دیکھا : وہ غریب ۳۲  
 سالہ ۱۸۳۲ء میں اس دنیا سے نقل کر گئی : جبکہ غم آلبرٹ کو  
 مدت تک رہا پھر آلبرٹ اور ارنسٹ کو انکی دو دادیوں نے

پرورش کیا ۵

البرٹ کی انگریزی

وضوح

شہزادہ البرٹ اگرچہ ملک جرمنی کا  
باشندہ تھا لیکن پیدائش سے وضع

اسکی کچھ کچھ انگریزی معلوم ہوتی تھی۔ اور وہ پادری جسٹس  
ڈیوک اور ڈچس اوکسٹ کی نکاح خوانی کے رسم  
ادا کئے تھے۔ اسی نے اس شہزادہ کو اعطایا بھی دیا تھا۔

البرٹ کی دادی

کا انتقال

شہزادہ البرٹ کی دادی نے اپنے پوتے  
البرٹ اور اپنی پوتی وکٹوریہ کے

دلوں میں اوائل عمر سے ایسی محبت قائم کر دی کہ آغاز عمر  
سے ہی ان دونوں میں سرشتہ رسل رسایل جاری  
ہو گیا تھا۔ جب شہزادہ البرٹ کی عمر شہور سال کے شمار  
تک پہنچی تب اس ضعیفہ خاتون نے اس جہان کے افکارات  
سے بیغم ہو کر روضہ آخرت بسایا تھا لیکن البرٹ و  
وکٹوریہ کے نسبت ناتے پر اپنے فرزند شہزادہ لیوپولڈ  
کو پورے طور پر آمادہ کر گئیں تھیں جسکا اثر اشہر ہے۔

البرٹ کی لیاقت

وحلیہ

شہزادہ البرٹ نے مختلف علوم بہت  
جلد حاصل کر لئے تھے۔ علی الخصوص علم

اللسان - علم موسیقی - علم ادب - علم اخلاق - اور علم تمدن جو کہ سلاطینوں کے لئے واجبات سے ہیں - البرٹ کے اخلاقی درس اور جسمی ورزش کی تربیت نے یہہ اثر پیدا کیا کہ سن بلوغ کو پہنچتے ہی وہ نوجوان ایک بلند خیال صاحب جمال تشکیل و عقیل و محبوب القلوب ہو گیا۔ علاوہ تحصیل علوم کے شہزادہ کو تمام ملک جرمنی کے سفر اور نیز ملک آسٹریا لٹنڈ - سوزرلنڈ - اطالیہ - وغیرہ دور و دراز ملکوں کی سیاحت سے تجربہ عالم و عالمیان خوب ہو گیا۔ بلکہ اعلیٰ درجے کی معاونت نے جہان دیدہ بنایا۔ باین ہمہ شادی سے پیشتر بلکہ جشن کھنڈائی تک یہہ شہزادہ بڑی احتیاط سے تعلیم و تربیت پاتا رہا۔ صورت و سیرت دونوں میں یہہ ایک نہایت حسین و متین شہزادہ تھا۔

۱۸۷۱ء میں یہہ شہزادہ سترہ برس کا ہوا  
 البرٹ و قیصر کی پہلی ملاقات  
 اس وقت اپنے والد ڈیوک و کوبرگ اور بھائی پرنس ارنسٹ کے ہمراہ لنڈن میں آئے ایک مہینہ تک کننگٹن محل میں رہا تھا۔ اس وقت قیصر کو شہزادہ البرٹ کے ہمراہ سیر تماشوں میں جانے اور باغ و باغیچوں میں گلگشت



کرنے کی اجازت تھی۔ بعض صاحب لکھتے ہیں کہ اسی وقت سے  
اُن دونوں کا دل موت منزل برنگ گل و بلبل باہم والہ و شیدا  
ہو گیا تھا۔

۱۳۹ء کی موسم بہار میں جب شہزادہ شگون نیک  
البرٹ اربنرگ کا دور و دراز سفر کر کے واپس آیا اس وقت اُسکو  
سے پہلے اپنے مکان میں ملکہ انگلستان کی تصویر پر پڑی جسے شہزادہ نے  
اپنی تشریف آوری کا شگون بشارت مشحون تصور کیا۔  
قیمصر نے اس تصویر کو خاص اپنی فرمائش سے کچھو کر بڑی تاکید  
سے روانہ کی تھی کہ شہزادہ مکان میں قدم رکھتے ہی سب سے  
پہلے اس تصویر کو دیکھ لے۔

البرٹ کی ملاقات سفر مذکور سے واپس آ کے دوسرے  
مرتب البرٹ اپنے بڑے بھائی کے ہمراہ آکٹوبر  
مہینے میں لندن کو آیا تھا۔ اس وقت قیمصر نے اپنے مامون  
کو خط میں لکھا کہ۔ شہزادہ البرٹ کا حسن ایک عجیب و غریب  
ایں و لغریب ہے۔ کہ جس کے نظارے حسن پرستوں کا دل نا  
شکستہ ہے۔ اسکی محبوب القلوبی۔ بی تکلفی دے بیانی کے ساتھ سحر سامری  
کا کام کر رہی ہے۔ ان دونوں بعد از فراغ امورات لابدی شب کے

وقت اکثر بڑی تیاری کے ساتھ ضیافتیں اور منہج و رنگ ہوا کرتے اور ان جلسوں میں قبصر خود کو واحد من الناس ایک مخلص عورت تصور کرتیں : اور بلا تکلف شریک ہو کر شہزادہ البرٹ کے ساتھ اکثر اوقات خوش ادائی سے بڑی ہنرمندی کے ساتھ رقص کیا کرتیں :

سنہ ۱۸۷۷ء کی ۱۶ ویں تاریخ جنوری کو پارلیمنٹ میں خود قبصر نے کہا کہ - اب میں اپنے پیہر بھائی شہزادہ البرٹ کے ساتھ شادی عقد کا

پارلیمنٹ میں

نکاح کی گفتگو اور

روز کا سین ہونا

ارادہ رکھتی ہوں - اور اس پر مجھے اپنی خود کی خانگی خوشی کے علاوہ رعایا کی بہبودی بدرجہ کمال نظر آتی ہے - بنابرین اب میں چاہتی ہوں کہ شہزادہ البرٹ کے لئے ہنر ایل ہیٹس کا پادشاہی خطاب مقرر کیا جائے : پھر ہنر ایل پارلیمنٹ میں شہزادہ البرٹ کے لئے جو کہ ملکہ انگلستان کے شوہر بنے لاکھ روپے کا سالانہ وظیفہ علاوہ خطاب کے قرار پایا : اور فیوری کی دسویں تاریخ سنہ ۱۸۷۷ء نکاح کے لئے مقبر ہوئی : شہزادہ اپنے والد اور بڑے بھائی کے ساتھ منگام پالس میں چلا گیا چونکہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا

رسومات کتھائی

کہ انگلستان میں کسی ملکہ کی شادی نہیں بچی تھی : سواب

عرصہ دراز کے بعد قیصر کی شادی کا موقع اہل انگلنڈ کے ہاتھ آیا۔ جسے اس ملک کے ہر غنیہ اجاب پر یہہ شکوہ نہ ہونے لگا۔ کھلایا کہ معمول سے زیادہ خوشی و خورجی رعایا کو حاصل ہوئی ہر ایک کا دل باغ باغ تھا غم سے فارغ تھا۔ سحر کا ترکا ہوتے ہی بکننگھام پالس میں ایک عام اردو نام بچہ شعر ذیل کے مضمون کا تذکرہ عام تھا۔

شعر

چمن چمن ہر ایک کو چہ آج انگلنڈ کا باغ ہستی میں کل طرہ تاج انگلنڈ کا  
غرض مقام مذکور سے سنٹ جمیس کے گرجا گھر تک دہن اور  
نوشاہ کی سواری جانیوالی تھی تماشا بینان برومند کی ہر صف  
رنگارنگ کی پوشاک کے باعث جسے وہ فل ڈیس کہتے ہیں  
پھولوں کی ڈالی تھی جب دن کے پونے بارہ گھنٹے ہوئے تب شہزادہ  
البرٹ مع اپنے والد اور بھائی کے خدم و حشم کے ساتھ گرجا  
گھر کو روانہ ہوا۔ اور سوا بارہ بجے قیصر اپنی والدہ اور وچس  
اوسدھر لنڈ کے ساتھ شہزادہ زرق برقی درخشندہ  
لباس زیب تن فرما کر آفتاب نصف النہار کے مانند آراستہ  
پیراستہ ہو کے کھلی گاڑی میں روانہ ہوئیں۔ لباس سفید  
ساتن کا تھا اور اوسپر کلاتو کا کام کیا ہوا تھا۔ دس ہزار پو

فقط کلابتون کا خرچ بتلایا گیا ہے : اس لباس کو دوسرو  
 آدمیوں سے کچھ زیادہ کاریگر دن نے مگر آٹھ مہینے میں تیار کیا  
 تھا۔ جب قیصر گرجا گھر میں آئیں تب چہرہ اُنکا اتر ہوا اور متفکر  
 معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اونکی وفادار رعایا کی صدایِ مرجبانے  
 جسکی آواز آسمانی رعد سے بہت ہی بڑھ چڑھ کے تھی فوراً  
 اوس برق و شر کو خندہ رو بنادیا۔ جون جون آگے بڑھتی  
 وون وون چارون طرف سے غلغلہ تہنیت سرائی کا زمین سے  
 آسمان تک جا پہنچا اور پھر تو پونکی شک سے گاؤ زمین کا کلیجہ  
 ہل گیا طبل اور برق وغیرہ کی آواز اس قدر بلند ہوئی کہ طاؤس  
 فلک ناچنے لگا۔ غرض کہ اس مبارکباد کے اظہار نے نزدیک  
 اور دور کی خلقت کو آگاہ کر دیا کہ مطابق آئینِ دلہہ نے دلہن کو  
 انگشت تری پہنائی اور مناکحت کے تمام رسومات اندرون گرجا  
 گھر ادا ہو چکے۔ اور پھر خلقِ اللہ نے بکنگ گام پالس کی طرف جوع  
 کی تاکہ اپنے والیہ ملک کو اسکے نوشاہ کے ساتھ واپس لاتے ہوئے  
 لکھن اور اپنے وفادار کی دوتا لیون کے شور و غل اور ہرے  
 کی پر جوش صدا سے دین : یہ سواری لندن سے  
 وندسر کو جبکا فاصلہ بائیس میل کا ہی گئی اور وماننگ

تمام راستہ تہنیت دینے والوں سے معمور تھا اور ہر سمت سے  
صدائے جزا و مرجا کا شور تھا۔ یہاں انکو حسن معاشرت کے  
رسومات ادا کر نیکے لئے جسے انگریزی میں <sup>Honey Moon</sup> ہنی مومن کہتے ہیں  
فقط تین ہی روز ملے کیونکہ کاروبار ریاست کی نگرانی کا تقاضا  
متحرک تھا۔ لہذا فوراً وہ لنڈن کو واپس آ گئے۔

بارہنٹ میں دربار قیصر نے ۸ اومین فیبروری کو مکمننگام  
<sup>Buckingham</sup> بالکس میں ایک دربار منعقد فرمایا جس میں پارلیمنٹ کے ہر دو  
محمکون کے جانب سے تہنیت نامے گزرائے گئے۔ اور پھر  
لنڈن کے پادری اور کارپوریشن اور بعد اسکے  
کامبرج کے مدرسۃ العلوم اور سکات لنڈ کے گرجا گھر  
وغیرہ مقامات سے آئے ہوئے تہنیت نامے پیش ہوئے۔  
پھر نواسہ البرٹ کو انگلستان کے اعلیٰ درجے نبت  
<sup>Knight</sup> گرانڈ کراس کا خطاب عطا ہوا۔

۲۸ وین فیبروری ۱۸۷۳ء کو ڈیوک و کوبرگ  
قیصر کے خسر کی روائی <sup>Cross Grand</sup> قیصر انگلنڈ سے روانہ ہو کے جرمنی کو واپس آئے۔  
شہزادے کو اپنے والد کی مفارقت از حد شاق ہوئی۔ قیصر  
اپنے روزنامے میں اپنے خاوند کے غم کو دیکھنے تو کس دل سوز

فقرو میں بیان کرتی ہیں : آہ میرے عزیز ترین اور میرے گران  
بہا خاوند کا دل اس وقت کیسا طول ہے : باپ بھائی اور  
دوست آشناؤں کو اور ملک کو اس نے ترک کیا۔ اور یہی  
لئے ترک کیا۔ بارے تعالیٰ تو مجھے اس میرے عزیز کی خوشنودی  
کا باعث کرے :

**شادی کا خرچ** قیصر کی شادی کا خرچ جو سرکاری خزانے  
سے ہوا وہ (۹۲۲۶۰) روپے کا لگ گیا۔ جہین سنٹ جیمس  
کے گرجا گھر کی درستگی کو (۴۷۰۰۸) روپے خرچ ہوئے :  
اور سرکاری دفاتر کی روشنی کو (۶۸۰۰) روپے نامک اور تماشے  
خانوں کے لئے (۲۱۱۵۰) روپے اور شہزادہ البرٹ کے لندن  
کی مسافری کے لئے (۱۶۲۳) روپے :

**عروسی کیک** عروسی کیک جو قیصر نے کی شادی میں  
تیار ہوا تھا۔ یہ نہایت عجیب و غریب ذائقہ کا تھا۔ یہ کبھی کسو  
نے ویسا دیکھا تھا نہ سنا۔ مزہ اسکا عجب لذیذ۔ مقدار اسکا  
بہت بڑا اور اسپر نفیس نقش بنائے گئے تھے وہ کیک نو  
فیٹ سے زیادہ مدور تھا۔ اور سولہ انچ عمق اور وزن اسکا  
(۳۰۰) رطل اور قیمت (۲۱۰) روپے تھی۔ اور چار آدمیوں کے

یہ تھیں وہ میز پر رکھا جاتا تھا۔ اسکے نقش و نگار بیل بوڑھو  
تصویروں میں بڑا کمال و ہنر ظاہر کیا گیا۔

اہل یورپ کے خیالات

مغنی زہرے کہ ابھی تک انگلستان کے  
جہاں شادی کے کیلک کا اپنی معشوق کے دلم محبت میں گرفتار  
کرنے کے لئے ویسا ہی عجیب استعمال کرتے ہیں جیسا کہ ہم  
یہاں کے بعض عامل جب کا عمل کرتے ہیں۔ ایک صاحب انگریز  
جنھوں نے آداب عاشقی و خلوت سازی میں ایک رسالہ  
تصنیف فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ شادی کرنے کے لئے چار شنبہ  
و پنج شنبہ بہترین روز ہیں اور جمعہ کو بدترین روز ٹھہرایا ہے۔  
غرض کہ ابھی تک یہ لوگ سعادت اور نحو سیت ایام کے قابل  
ہیں۔ اس طرح شادی کی ضیافت میں ایک خاص قسم کی مچھلی کا  
ہونا بہت مبارک سمجھتے ہیں۔ علی الخصوص جبکہ وہ مچھلی جمعہ کے  
روز پکڑی ہوئی ہو۔

قیصر کی خواجگاہ کا سوال

اب اس باب کو ختم کرنے کے قبل مناسب

شعر

یہ ہے

زیر و زبرِ دل سو کہ ایک نقطہ میں پس بد میں قیوم لکھتے ہیں لفظ قیوم کو  
کہ قیصر کے خواب گاہی سوال کے نام سے مخالفوں نے شور مچا

خود غرضی ہو کر بد مزگی کے ساتھ جسکی شورش تمام انگلستان  
 میں پھیلانی تھی اوسکو اختصار کے ساتھ بیان کیا جائے :  
*Questioner* *Chairman*  
 جیمز کیمبرو یعنی خواب گاہی سوال کے نام سے جو بحث  
 کہ ایک دفعہ زبان زدِ خاض و عام ہو چکی ہے اسے قیصر کی کتھرائی  
 یا خواب گاہ کو حقیقت میں کسی طرح کا علاقہ یا لگاؤ نہیں۔ یہہ  
 فقط کنزروٹو جماعت والے ٹوریزر لوگوں کی پادشاہ  
 وقت کے حق میں زیادتی تھی۔ حال یہہ جب کہ ۱۹۳۷ء میں یعنی  
 قیصر کی تاجپوشی سے چندے بعد پارلیمنٹ کی تبدیلی ہوئی  
 لارڈ بلورن جو قیصر کی تخت نشینی کے وقت وزیرِ اعظم اور  
 لبرل جماعت والے ونگ لوگوں کے سردار تھے بلکہ پادشاہ  
 معاملات کی پوری فہمائش کرنے میں گویا قیصر کے استنادِ تصور  
 کئے جاتے تھے اور علاوہ اسکے قیصر کے محبِ صادق اور خیر خواہ  
 موافق بھی تھے وہ مستعفی ہوئے اور انکی جائے پر سر رابرٹ  
 پیل۔ ٹوریزر کے سردار وزیر بننے کے لئے آمادہ ہوئے  
 اور اپنی جماعت سے اس نئی وزارت کے عہدیدار اخذ کرنے کے  
 لئے قیصر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گفتگو کرتے ہوئے  
 اتفاقاً قیصر کی زبان سے میا ختمہ یہہ کہے نکل گئے کہ مجھے اپنے



قدیم وزرا کی رائے دل سے پسند تھی۔ اور اب میں انکے مستغفی ہونے سے ناخوش ہوں۔ یہ کہنے سے سر رابرٹ پیل کو از حد شاق گذرے اور انکا پہلا یہ گمان بالکل پکا ہو گیا کہ لارڈ ملبورن نے اس نوجوان ملکہ کے دل میں اپنے خیالات استعدا ذہن نشین کر دیے ہیں۔ کہ ملکہ ہمیشہ انہیں کی رائے کو زیادہ تر پسند کرے گی۔ پھر آگے بڑھ کر سر رابرٹ نے قیصر کی تمام ہمنشین لیڈیوں کو اور خواب گاہ کی سہیلیوں کو انکے عہدوں سے معطل کر کے اپنی جماعت کے اُمرا کی لیڈیوں کو مقرر کرنے کی درخواست کی جو حسبِ قانون پارلیمنٹ جائز تھی لیکن قیصر نے اس درخواست کو مطلقاً نامنظور فرمایا بلکہ اپنی ایک سہیلی کو بھی علیحدہ کرنے سے صاف انکار کیا خیر آخر کو سر رابرٹ پیل نہایت ناراض ہو کے وہاں سے اٹھا اور ایک طرفۃ العین میں یہ تمام گفتگو ٹورنیر لوگون میں مشہور کر دی لیڈیوں کی تبدیل کی بحث کا نام ٹورنیر لوگون نے مارے حسد کے خواب گاہی سوال رکھ دیا۔ بطور مضحکہ جا بجا ہر گلی کوچہ و بازار میں یہی گیت گاتے رہے اور اپنے گیت میں اسے خاصی دھناسہ می بناتے رہے۔ بلکہ لکھتے ہیں کہ ایک گھوڑور کے

مجمع میں قیصر کی سواری کو دیکھ کر ٹوریز لوگوں نے اپنی شہزادی  
 مہر نگار و ملکہ کامنگار کی شان میں جو انکی خداوند نعمت حسین  
 بیگم یعنی نفیرین کی آوازیں بلند کیں : الغرض بعد بحث بشمار  
 و نکرار بسیار کے قیصر نے وہی اپنے قدیم وزیر لارڈ پلمورن کو واپس  
 بلانے کے قلمدان وزارت عنایت فرمایا اور تھوڑے ہی دنوں میں  
 یہ سب باتیں رفع دفع ہو گئیں۔ مگر اس وقت کے مباحثے نے  
 قیصر کو آجنگ ایسا ہوشیار کر دیا کہ تبدیل وزارت کے وقت  
 آپ نے کبھی کسی جماعت کی طرف داری نہ کی۔

## باب چھٹھا قیصر کا عالم سہاگ :

قیصر و البرٹ کا اتحاد بعد شادی کے قیصر نے ایک خط میں لکھا  
 کہ تمام دنیا میں بہترین عزیز ترین۔ اور نوابوں میں افضل صاحب  
 تمکین اگر کوئی شخص ہی تو وہ میرا شوہر ہی : قیصر کو  
 نسبت البرٹ کا بھی یہی خیال تھا : الغرض ان دونوں میں  
 اتحاد دلی اور انس قلبی تھا۔ ہر ایک دوسرے کا سچا مددگار سچا  
 دلدار۔ اور سچا غمخوار تھا : غرض البرٹ کی وفات تک ان

دو نوئی محبت اور اخلاص روز افزون ہو گیا۔ قیصر و البرٹ کو شادمان  
بافراغ دیکھ کر تمام رعایا جسکو پادشاہوں کا چہنہ تان کہتے ہیں  
باغ باغ تھی چاروں طرف سے پیہم تہنیت نامے و سپاس  
ناموں کا مسلسل تار بندہ گیا تھا یہاں تک کہ ایک روز البرٹ  
کو ۲۷ تہنیت خوان جماعتوں کا جداجدا شکریہ ادا کرنا پڑا۔

قیصر و البرٹ کے حقوق البرٹ کو قیصر پر شوہر بننے کا ایک حق

تھا تو قیصر کو انکی ملکہ اور صاحب خانہ بننے کے دو حق البرٹ  
پر تھے۔ مگر قیصر البرٹ کی دلداری میں ایسی محو ہو گئی کہ کبھی  
خود کو البرٹ کے روبرو ملکہ خیال نہیں کرتی تھیں۔ اور خانہ داری  
کے کل امور میں البرٹ کو محتار کھل گردانا تھا۔ اگرچہ محل کے  
عہدیدار جو بڑے لارڈ اور نامور لیڈیاں تھیں وہ ایک اجنبی  
نوادیر البرٹ کی مختاری سے ناراض ہو کے وقت بی وقت  
قیصر سے کہہ دیا کرتی تھیں کہ حضور آپ ملکہ جہان ہیں اور مالک  
مکان ہیں اور آپ کے شوہر آپ کی رعیت ہیں پھر انکا اتنا بہت  
اختیار کیوں۔ اس فقرے کے جواب میں قیصر ہی فرماتیں کہ  
عقد نکاح کے وقت۔ شوہر کی محبت شوہر کی عزت اور شوہر  
کی تابعداری کا جو اقرار میں نے کیا ہے سو اب اسکا پورا کرنا

مجھ پر واجبات سے ہیں۔ البرٹ بھی ہر حالت میں قیصر کے  
پورے حقوق کا لحاظ بڑی باریکی اور دانائی کے ساتھ کیا کرتا اور  
ہر امر کو عین مصلحت سے سرانجام دیتا۔

درباری سائے میں قیصر کی خانہ داری کے علاوہ درباری امور  
البرٹ کی رائے میں بھی البرٹ سے خفیہ طور پر مشورہ کیا  
کرتے تھے۔ ازبک کہ البرٹ دانائی زمان شخص تھے قیصر کو ایسی  
رائی ضایع دینے کہ وہ اس رائے پر نازان ہو تین مگر البرٹ  
ظاہر آپ کو قیصر سے بالکل علیحدہ رکھتے اور درباریوں سے بھی  
بیت خلا ملا نہیں رکھتے اسی باعث شروع میں لوگ انکو بڑا متکبر  
سمجھتے تھے۔ اکثر ناواقف لوگ وقار و وقعت کو  
تکبر سمجھے ہوئے ہیں۔ بلکہ جو کم سخن فضول گو نہیں اور کچھ بھی مغرور  
متکبر کہا کرتے ہیں۔ قیصر باہن رتبہ اپنے شوہر کو ہمیشہ اسی  
القاب سے رقعہ لکھتے ہیں (پیارے خاوند) Dear Master.

انتظام خانہ داری سب سے پہلے البرٹ کو خانہ داری کے بد انتظامی  
کے دفعیہ کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑی۔ محل میں کثرت  
ملازمین کے باعث یہ اندھیر چل رہا تھا کہ اگر دریکے کا ایک  
شیشہ ٹوٹ جاوے تو دوسرا کچھ بچلے گی منظور

منتظان محل سے ہفتون مین نہیں ملتی۔ ہر دریچے کے اندر کا  
 شیشہ صاف کرنے کے لئے علیحدہ عہدیدار مقرر تھے اور  
 باہر کے لئے علیحدہ پلس اسی پر اس بد انتظامی کو قیاس کر لیجئے  
 اندرون محل کے اسورات کے لئے دو لارڈ مقرر تھے۔ ایک  
 چیمبر لین یعنی حاجت اور دوسرا سٹوورڈ یعنی خانسا مان :-  
 یہ دو بڑے عہدیدار تھے اور ہر ایک کے ماتحت اور عہدیدار تھے  
 اور ان کے علاقے مین پھر کئی ملازم مرد اور عورتیں تھیں اور ایک  
 ملازم کا کام ایسا خاص مقرر کیا ہوا تھا کہ دوسرا سین دخل  
 نہ کر سکے۔ آخر یہی آلبرٹ تھے کہ اس بد انتظامی کو ایسے حسن  
 انتظام سے مبدل کر ڈالا کہ تازلیست اُنکو گھر کے معاملات  
 کا پورا آرام حاصل ہوا :-

قیصر و آلبرٹ کا فرصت کے وقت نقاشی

نقاشی کا ڈھنگ

کی طرف ضرور میلان خاطر رہتا تھا :-

اور رنگ

پریس رایل اور ولیمبید بہادر کی بہت سی تصویریں  
 چھوٹی عمر کی انہیں قیصر و آلبرٹ کے قلم سے کھینچی ہوئی ہیں  
 اور رنگ بھی انہیں کے ہاتھ کا دیا ہوا ہے۔ ان دونوں کو  
 جیسا کہ نقاشی مین ملکہ تھا ویسا رنگ مین بھی بے نظیر تھے

البرٹ مضامین عالیہ کو فوراً منظوم کرتے اور وہیں قیصر  
راگ میں انکو سنا کر خوش کرتین اور آپ بھی خوش ہوتین  
کسی نے خوب مصرع کہا ہی ۔ سدا حسن اور عشق میں لاگ  
ہی ! قیصر کو فنِ موسیقی کی شایق دیکھ کر عایا کو بھی کمال شوق  
پیدا ہوا ۔ اور جس ناک میں قیصر و البرٹ کا جانا ہوتا وہاں  
سرود کی وہ باریکیاں سننے میں آتین کہ لوگ حیران رہ جاتے  
اور اس ترکیب سے ناک و والے اسودہ حال بھی ہو جاتے  
کہ قیصر کے آنے کی خبر پر گردن قیمت سے بے شمار نکٹ  
فروخت ہو جاتے ۛ

برہہ فروشی کی ممانعت قیصر کے پورے اعتماد سے خانہ داری  
کی مختاری حاصل کرنے کے بعد البرٹ کبھی کبھی بہبودی  
خلائق کی طرف متوجہ ہونے لگا اور لوگوں کے دلوں میں  
بھی انگلی تکبری کا جو شبہ تھا وہ رفتہ رفتہ دور ہوتا گیا ۛ  
۱۸۸۷ء میں جون کی پہلی تاریخ کو برہہ فروشی کی ممانعت کی  
مجلس میں پہلے مرتبہ البرٹ صدر نشین ہوئے اور  
پہلی مرتبہ انگریزی میں تقریر کر کے انگریزوں کے دلوں کو محو  
کر لیا ۛ

بدر شادی کے تہائی پسند قبل کتھا اٹھی قیصر کو لندن کی دہوم دھام  
 ناچ رنگ اور دوسری مجلسین بہت تھیں۔ مگر بعد شادی کے  
 قیصر لندن سے بیزار ہو کے اکثر قریوں میں بود و باش کرتین  
 اور وہیں بڑے بڑے محل تیار کروا کے اپنے شوہر کے ساتھ  
 نجوشی رہا کرتین۔ سچ ہی  
 یان آئینوں میں عکس حسینوں کے بندھن؛  
 جو مجیدین ہن دیکھنے خلوت پسند ہن؛

## باب ساتواں قیصر کا مادری عالم

شعر

وانات اطفال کی میعاد

دل شکستہ صاحب اولادی نخل بار آور سے باغ آبادی  
 سندھ کے فیہوری کی دنوں تاریخ کو قیصر کتھا اہوئین اور  
 اسی سال نو بمبر حبیبیہ کی اکیسویں کو آپکو بڑی شہزادی  
 پرنسپس رائل پیدا ہوئین۔ اور پھر ۱۸۷۷ء کے ایپریل  
 مہینے کی ۱۲ اوین ناچ کو کہ ہندوستان میں غدر کا ہنگامہ برپا  
 تھا۔ آپکو اخیر شہزادی بیٹراپس پیدا ہوئین۔ غرض کہ سترہ برس کے

غرض میں قیصر کو کل نو فرزند پیدا ہوئے جن کا تاریخی مفصل  
حال آٹھویں باب میں ملاحظہ فرمائے :

**قیصر کی چھگی** لکھتے ہیں کہ ہر چھگی کے وقت البرٹ آپ بذات  
خود قیصر کی خبر داری کرتے۔ ہر کام میں بخوشی حاضر رہتے :  
تاریک کمرے میں قیصر کے پاس بیٹھ کر متفرق کتب کے عمدہ  
مضامین سے انکی طبیعت کو مسرت بخشتے۔ الغرض قیصر کے  
یہ کلمے البرٹ کی دلی محبت کے لئے کافی ہیں : البرٹ  
خبر داری میں بجای والدہ کے تھے۔ اور البرٹ کے  
جیسی رحمدل فہمیدہ دائی پھر کہاں :

**فرزند و نکی تربیت کا** البرٹ و قیصر اپنے فرزندوں کی تعلیم و تربیت  
**قابل غور طریقہ** میں حد سے زیادہ ساعی رہتے۔ علاوہ  
علوم و فنون متفرقہ کے انکو خانہ داری کی تعلیم کے لئے قیصر نے  
اپنی ایک سالگرہ کی خوشی میں اپنے رہنے کے قصر اس بورن  
سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مکان عالیشان مع ایک بڑے  
باغ کے بنام سوسس کا شیج اپنے فرزندوں کے لئے تیار کروایا  
یہ مکان کیا تھا کہ شہزادی و شہزادوں کے لئے ایک خاصہ  
کارخانہ اور عمدہ تعلیم کی زراعت تھی۔ اس باغ کے باہر نو باغیچے



تیار کر کے ہر فرزندوں کے نام ایک ایک معین کر دیا۔ ان باغوں میں یہ شہزادے اپنے فن کے کامل باغبان اور کشتکار و نئے ماتحت مانند مزدورن کے دود و نین تین گھنٹے کام کیا کرتے۔ ہل چلاتے زمین کہو دتے۔ سیجتے۔ بوتے۔ اور فصل بھی اپنے ہاتھوں کاٹتے۔ اسی باغ میں ایک چھوٹا سا خوش ترکیب (پورا) قلعہ تیار کیا گیا۔ اور اس میں معمار بڑے ہاشمی راج لوہار وغیرہ کل کام شہزادوں کے ہاتھ سے لیا گیا۔ حتیٰ اینٹوں کے لئے (پنزادوہ) بھی انہیں شہزادوں کے ہاتھوں تیار کی گئی تھی۔ اسی سوس کاٹیج میں ابک شاہ باورچی کے ماتحت تمام شہزادیاں قسم قسم کا کھانا شیرین و نمکین۔ زرکاری و ساگ۔ مٹھائی طرح طرح کی۔ اچار۔ چٹنی۔ مربے۔ وغیرہ اپنے ہاتھوں پکا دینا کرتی کرتیں۔ اسی محل میں ایک شہزادوں کے واقفیت کے لئے قدرتی اشیا کا ایک عجائب خانہ بھی ہے جس میں موالید تلالانہ یعنی جمادات۔ نباتات و حیوانات کے عمدہ نمونے موجود ہیں ایک مرتبہ ان شہزادوں سے و شہزادیوں نے نامور شاعر نامسن کی موسمی منظومات پر ایک ناولک کیا تھا جس میں ہر ایک فرزند نے ایک ایک طرح اختیار کر لی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ ناولک

قیصر کی ایک خاص تقریب میں کیا گیا تھا اور تمام حضار ان فرزندوں کی لیاقت پر حیران رہے تھے۔ ایک مرتبہ ایک چھوٹی شہزادی نے کھیلے ہوئے اپنی ایک اصیل کے ہاتھ سے بلا کینگ کا Brush لیکر اسکا منہ اور اسکے کپڑے سیاہ کر دیے۔ آخر قیصر کو یہ حال معلوم ہوا تو اس شہزادی پر بے طرح خفا ہو گیا اور اسے گھسیٹ کے اسکے کمرے میں لے گئیں اور معافی طلب کروائیں بلکہ اس شہزادی کے معین کئے ہوئے پیسوں سے اسی وقت نئے کپڑے سلوا کر اس آٹا کو پہنوائے۔ الغرض کامل طور سے اپنے فرزندوں کو تربیت کر کے جناب جہد علیا ملکہ عالم و عالمیان ان نور چشمیوں کو اکثر سیر و سیاحت میں اپنے ہمراہ لکھتی تھیں۔ کبھی دریائی سفر اور کبھی زمین کا سفر کرتی رہتی تھیں اس مصرع کے مطابق۔ بے بار سفر باید نہا پختہ شود خامی۔ قیصر نے اپنے شہزادوں کو زمین کے دور و دراز حصے میں روانہ فرمائے تجربات سفر سے انکو ماہر کر دیا۔ دیکھتے تو شہزادہ ڈیوٹ اوڈنبرو بذریعہ بحر تمام دنیا گھوم آئے۔ شہزادہ ولیعبد بہادر کو دیکھئے کہ دور و دراز ملکوں کا سفر کر کے اپنے مرکز اصلی کی طرف رجوع کیا۔ اسی طرح قیصر کے معزز شہزادے

ڈیوک آف کناٹ جو ابھی ہند میں بمبئی کے سالار فوج میں بے کھٹکے ملک افغان کی تمام سرحد گھوم آئے۔ ان تینوں شہزادوں نے اپنی تشریف آوری سے ہند کو سر بلند کیا ہے۔ غرض یہہ شہزادے شعور مند ہوئے بعد اپنی رغبت دلی سے کتخدا بنے اور صاحب اولاد ہوئے۔

## باب آٹھواں قیصر کے فرزند و مکی بیانیہ

قیصر کے فرزند سعادتمند کل نوہین۔ جن میں چار شہزادے ہیں اور پانچ شہزادیاں۔ تمام کتخدا۔ اور دو کے سوا سب بفضل خدا ابھی زندہ ہیں۔

۱۔ پرنسز رائل Princess Royal۔ جبکا پورا نام شہزادی و کٹوریہ ایڈلیڈ مری لوسا ہے۔ تاریخ ولادت انکی ۲۱ مئی نومبر ۱۸۹۲ء ہے۔ وہ پادشاہ جرمنی کے ولیعہد شہزادے فرڈرک ولیم سے ۲۵ جنوری ۱۸۹۲ء میں بیاہی گئی ہیں۔ ان سے تین شہزادے اور چار شہزادیاں موجود ہیں۔

۲۔ پرنس آف ویل Prince of Wales۔ جبکا اصل نام البرٹ اڈورڈ ہے۔ قیصر ہند و ملکہ انگلستان کے ولیعہد بہادر

آپ ہی بین۔ ولادت انکی ۹ نومبر ۱۸۳۱ء میں ہے۔ پادشاہ  
 وٹمارک نہم کہ سچین کی بڑی شہزادی الکزنڈرہ سے  
 ۱۶ مارچ ۱۸۶۳ء کو کتخدا ہوئے ہیں۔ یہ دوسرے شہزادے  
 ہیں۔ جو ۱۸۶۵ء میں ہندوستان کی سیر کو آئے تھے۔ انکی اولادت۔  
 ۱۔ شہزادہ البرٹ وکٹری جو ہشتم جنوری ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوا۔  
 ۲۔ شہزادہ جارج فرڈرک آرنسٹ البرٹ ہی جو ۳ جون  
 ۱۸۶۵ء کو تولد ہوا۔

۳۔ شہزادی اوٹیس وکٹوریہ الکزنڈرہ ہے۔ جو ۲۰ فیوری  
 ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئی۔

۴۔ شہزادی وکٹوریہ الکزنڈرہ اولگامری ہے۔ جو ۶  
 جولائی ۱۸۶۵ء کو پیدا ہوئی۔

۵۔ شہزادی جولٹ مری وکٹوریہ ہے۔ جو ۲۶ دین نومبر  
 ۱۸۶۹ء میں تولد ہوئی۔

۶۔ پرنسسیس Alice جنکا نام مود میری

ہی۔ یہ شہزادی ۲۵ دین اپریل ۱۸۶۳ء کو تولد ہوئی  
 اور ۱۸۶۲ء کی پہلی جولائی کو ستے کے گرانڈ ڈیوک چہارم  
 لوئی کی عروس بنیں۔ اور ۱۸۶۵ء کے چوڈہویں دسمبر کو اس

جہان سے گزر گئیں۔ ان سے ایک شہزادہ اور چار شہزادیان  
یادگار ہیں۔

۴ ڈیوک وائٹ ہروڈ Duke of Elinburgh. شہزادہ  
الفرد آرلٹ البرٹ جو ۱۸۷۲ء کے اگست مہینے میں ۶ تاریخ  
کو تولد ہوئے۔ اور ۱۸۷۳ء کی ۲۳ دین تاریخ جنوری کو موتی  
شہنشاہ روس کی شہزادی گرانڈ ڈچس میری کے شوہر بنے  
یہ اول ہی شہزادے ہیں۔ جو ۱۸۷۴ء میں ملک ہندوستانی  
سیر کو تشریف فرما ہوئے تھے۔ گھرانہ کا ایک شہزادہ اور  
چار شہزادیوں سے آباد ہیں۔

۵ پرنسس ہیلینہ Princess Helina. یعنی شہزادی  
اگستہ وکٹوریہ ۱۸۷۶ء کی ۲۵ دین ماہ جمی کو تولد ہوئیں اور ۱۸۷۷ء  
کے ۵ دین جولائی کو سلیمس برگ ہولڈن کے شہزادہ فرڈرک  
کے سچیں سے منعقد ہوئیں ہیں۔ ان سے دو شہزادے اور دو  
شہزادیان حیات ہیں :-

۶ پرنسس لویز Princess Louise. شہزادی لویز  
کیٹرین البرٹ ۱۸۷۳ء کے ماہ مارچ کی ۱۸ دین کو پیدا ہوئیں اور  
جان مارکوس آلورن سے ۲۱ دین ماہ مارچ ۱۸۷۴ء کو منسوب

ہوئیں ہیں۔ ابھی انہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

۷ ڈیوک اوکناٹ Duke of Connaught. جنکا نام نامی

آرتھر ولیم پٹرک البرٹ ہے۔ یہ شہزادہ اول ماہ می ۱۸۷۱ء  
کو پیدا ہوئے۔ اور ۱۶ ویں مارچ ۱۸۷۹ء کو پرتگال کے متوفی شہزادی  
کی دختر پرنسس لوئیس مارگرٹ کے ساتھ کتھا بنے  
یہ تیسرے شہزادہ ہیں جو شاہ امین ہندوستان کو تشریف  
فرما ہوئے تھے۔ اور اب تو علاقہ بمبئی کے سالار فوج مقرر  
ہیں۔ اور باجائز پارلیمنٹ اپنی والدہ قیصر کی انگلستان  
کی بیوہ کی جشن میں شامل ہونے کے لئے لندن کو تشریف  
لے گئے ہیں۔ انکو ایک شہزادی اور ایک شہزادہ خدانے عطا فرمایا۔

۸ ڈیوک والبنی Duke of Albany. شہزادہ

لیوپولڈ جارج ڈکن البرٹ ہیں۔ جو ۲۵ مارچ ۱۸۵۳ء کے ۵ ویں اپریل  
کو پیدا ہوئے اور ۲۶ ویں اپریل ۱۸۷۱ء میں والدہ پرنسس  
کی شہزادی ہیلن سے بیاہ گئے اور ۲۸ مارچ ۱۸۷۳ء کے ۲۸ ویں مارچ  
کو اس جہان فانی سے اقلیم جاودان کی طرف سفر کر گئے۔ اپنے  
بعد فقط ایک ہی شہزادی چھوڑ گئے ہیں۔ قیصر کو انکی وفات  
از حد شاق گذری ہے۔

شہزادی

Princess Beatrice

۴ پریس بیٹرس

بیٹرس میری وکٹوریہ فیوڈور جو ۱۲ ویں اپریل ۱۸۵۷ء میں  
تولد ہوئی۔ اور ۲۳ ویں جولائی ۱۸۵۷ء کو بے تنہا کے  
شہزادہ ہنری سے بیاہی گئی۔ یہ شہزادہ بلغاریہ کے معزول  
شدہ پادشاہ الکزانڈر کے بھائی ہیں۔ سال گذشتہ کے ۱۸۵۷ء  
نومبر مہینے میں ۲۳ ویں تاریخ کو ایک شہزادہ انکو تولد ہوا ہے۔

باب نوان قیصر اور اسکی اولاد کے سالانہ وظیفہ کے بیان میں

روپے کی رقم قیصر کے لئے بعد ادائی سوتا ۳۸۵۰۰۰

تاجپوشی مقرر ہوئی۔ بدین تفصیل

روپے قیصر کے خانگی اخراجات کے لئے ۶۰۰۰۰۰

روپے پادشاہی خاندان کے وظیفہ کے لئے ۲۳۱۲۶۰

روپے معزول شدہ ملازموں کا وظیفہ ۴۲۲۴

روپے انعامات شاہی کے لئے مع خیرات وغیرہ ۱۳۲۰۰۰

روپے عام طور پر دربار میں خرچ کرنے کے لئے ۲۶۳۰۰۰

۳۸۵۰۰۰ جملہ روپے

رقم مذکور اس شرط پر مقرر ہوئی کہ اگر کسی سال چالیس لاکھ روپے سے زیادہ خرچ کیا جائے تو اس کا مفصل حساب تین ۳ روز کے اندر پارلیمنٹ میں پیش کریں۔

روپے کی رقم علاوہ رقم مذکور کے ضلع ۲۵۰۰۰

لانگسٹر سے ڈچس پن کے قیصر کو ملتی ہے۔

روپے کی رقم اسی ضلع کی وائیں شراب کی ۸۰۳۰

آمدنی سے اصل سے قیصر کو ملا کرتی ہے۔

روپے کی رقم لندن کی وطن داری کے ۱۰۱۰

حق سعی کے نام سے ملا کرتی ہے۔

روپے متفرق مقامات کے دائمی اخراجات کے ۳۵۲۲۹۰

لئے مقرر ہیں۔

دریائی جہازات کی سیڑ کے لئے مقرر ہیں۔ ۳۹۶۳۲۰

روپے پادشاہی رسالے کے لشکر کی اخراجات ۳۱۱۵۰۰

کے لئے۔

— قیصر کی خانگی املاک —

روپے سکاتلنڈ کے پرگنہ ابروڈین ۲۳۹۲۰

کی بطور کرایہ کے سالانہ آمدنی۔



روپے انگلنڈ کی منیٹ پر پرگنہ کی آمدنی ۳۱ ۰۰۰  
 روپے ستر کے پرگنہ کی آمدنی ۶۹۰  
 الغرض ۱۸۶۷ء میں کل رقم قیصر ہند کو ۳۰ ۲۰ ۵۶۰ روپے  
 کی وصول ہوئی تھی۔ علاوہ آمدنی مذکور بالا کے ۱۸۶۷ء  
 میں جنگل کے کمشنروں سے کلر مونٹ کی جگہ ۷۴۰۰۰ روپے  
 کو قیصر نے خرید کی ہے۔ اور ملک جرمنی میں گوبرگ کی طرف سے بھی  
 قیصر کی خاص ملک ابھی باقی ہے۔  
 قیصر کی سرکاری آمدنی سے انکی اولاد کو حسب ذیل زمین  
 ملا کرتی ہیں۔

ڈیوک آف ڈنبرو کو	۲۵۰۰۰۰
ڈیوک آف کناٹ کو	۲۵۰۰۰۰
پرنسپال کی شہزادی فریڈرک ولیم کو	۸۰۰۰۰
شہزادی گریسچین کو	۶۰۰۰۰
پرنسپس لوئیس کو	۶۰۰۰۰
پرنسپس ہنری کو	۶۰۰۰۰
ڈچس آف کمرج کو	۶۰۰۰۰
بیکلن برگ کی گرانڈ ڈچس کو	۳۰۰۰۰

پرنس آو ٹیک کو۔	۵۰۰۰۰
ڈیوک آو کمرچ کو۔	۱۲۰۰۰۰
شہزادہ البنی کے بیوہ کو۔	۶۰۰۰۰
شہزادہ ولیعہد پرنس آو ویلز کو۔	۴۰۰۰۰۰
پرنس آو ویلز کو ۱۸۸۴ء میں پرگنہ کاروال کا محصول ملا تھا۔	۱۰۳۱۳۳۰

پرنس آو ویلز کی بیگم کو ۱۰۰۰۰۰  
خدا نخواستہ اگر پرنس آو ویلز کی بیگم بیوہ ہو جاوے تو تین  
لاکھ روپے کا سالانہ انکے واسطے مقرر ہوا ہی۔

## باب دسواں قیصر کی فرمانروائی عالم

شعر

انگلنڈ کا افلاس

قسام ازل نے وہیں سوچا اُسے ناخ؛ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا  
قیصر ایک لائق فرمان رواہیں۔ یہہ کلمہ بالا اتفاق تسلیم کیا گیا  
ہی۔ یہاں لائق سے مراد۔ رعایا پرور۔ عدل گستر۔ بیدار مغز  
فریاد رس۔ منصف مزاج۔ نیک سیرت۔ خوب صورت۔

بہتری خواہِ خلافت ہی۔ دیکھئے ۱۹۲۱ء میں قیصر نو عروس  
تھیں۔ اُن دنوں اس بحرِ خوبی کی طبیعت میں ناچ اور راک  
کا شوق موج زن تھا۔ لیکن انگلنڈ کی رعایا کا ایک بہت بڑا  
حصہ افلاس و فلاکت کے باعث گرفتار رنج و محن تھا۔ مطلق  
و ادباً کی گھٹا انکے سروں پر چاروں طرف سے چھا رہی تھی۔  
فاقہ کشی غایت درجہ انکو ستا رہی تھی۔ ملکی ہنر اور ملکی کسب  
کی ترقی کی خواہش کا چاروں طرف سے شور پر پا تھا۔ اُن  
روزوں و لیعبہد بہادر پرنس آوویلز کو اصطباغ دینے کی ترتیب  
۱۹۲۵ء میں جنوری ۱۹۲۵ء کو مقرر ہوئی۔ اور بڑے کروفر کے  
ساتھ اسکی تیاریاں ہونے لگیں۔ سر رابرٹ پیل صاحب  
جنھوں نے منصب وزارتِ اعلیٰ کی کرسی پر تھوڑی مدت  
سے جلوس فرمایا تھا۔ بنابرین قیصر سے زیادہ کہنے سنے کے  
لئے انکا ہوا و نہیں پڑتا تھا۔ تاہم انھوں نے ہمت بڑھا کے  
قیصر سے کہا کہ اندنوں آپکی رعایا پر فلاکت کی مصیبت طاری  
ہی۔ بارِ ادباً کا پہاڑ ہر ایک کے سر پر بھاری ہے۔ ایسے  
وقت میں اصطباغ کی یہ دھوم دھام۔ رعایا کی انگلنڈ کو  
کس طرح پسند آوے گی۔ یہہ سنتے ہی یا تو وہ تیاریاں ہو رہی تھیں

یا ہر حکم دیا گیا کہ فقط ساوے طور پر بے تکلفی کے ساتھ بن  
راگ و رنگ اور بے دف و چنگ رسومات اصطلاح ادا ہوں  
اور ملکی صنعت کی بہبودی و ترقی مد نظر رکھکے اپنے پانون  
تک فقط ویسی کاریگری کا لباس پہنلیا بلکہ تمام سہیلیوں  
کو بھی ویسا ہی لباس پہنوا یا تاکہ حاکم کے مزاج کو ایک  
خاص طرف رجوع دیکھکر رعایا بھی اس طرف بخوشی  
مایل ہو۔ اسی سال یعنی ۱۷۲۷ء میں قیصر کی طرف سے  
راگ و رنگ کی جو بڑی ضیافت دی گئی اسکا بھی خاص  
الخاص ہی منشا تھا کہ ویسی لوگوں کی ہر مندی کاریگری  
و کسب کا علائقہ اظہار ہو۔ انھیں آیام کا ایک فیانسی بال  
بھی مشہور ہی۔ جس میں اٹھارہ ہزار آدمی کام میں لگائے  
گئے تھے۔ فرمائے اس سے بڑھکے رعایا پروری اور کیا ہوئی  
چاہئے۔

ملکی و پر دسی الجھاؤ  
کس من انتظامی ہو گیا  
زمانہ مذکور الصدر کا نقشہ ایک مدت سے  
حسب طرح ملک اور سکناے ملک کے حق  
میں مضرت رسان تھا و س طرح غیر ملک کا نقشہ بھی خوف کی  
صورت دکھاتا تھا۔ انگلنڈ کے خزانے میں نقصان

ریاست میں تزلزل کا سامان تجارت میں مندی روزگار  
 مفقود ترقی بیکاری وزیر امین ایک مخالفت کے ساتھ  
 باہم بیدلی تھی اسی طرح بیرونجات میں تفرقہ کی ہوا چل رہی  
 تھی امریکہ میں ویسٹ انڈیز سے مجادلہ چین سے مقابلہ  
 ایسی پریشان خاطری کے وقت کابل کے جنگ وجدال کے زور  
 و شور سے انگلند کا دل بشکل آئینہ پارہ پارہ تھا اور علاوہ  
 ان سب آفتوں کے معاملات مصر جو آج تک (ایسٹرن کوئسٹن  
 یعنی مشرقی سوال کے نام سے مشہور ہے وہ گویا ایک قرابین  
 کونبات مصری کے چہرے سے بھر کر غیر آزار ہا تھا اور ان دنوں مصر  
 کے معاملات میں روس کے عوض فرانس زیادہ کچھ داو چل  
 رہا تھا اس محل پر ناظرین قیاس فرمادیں کہ اس رخ مجسبہ  
 آفات چوتھوں کے قدر موج در موج تھا اور مخالف فوج در  
 فوج علاوہ اسکے قیصر کا کلبن شباب بہار افراہ راگ و رنگ  
 کی آسنگ عشرت آفرینی کے ڈھنگ باین ہمہ اس ملکہ جہان  
 و جہانیان نے اپنے جو بن کی اُبھار جوانی کی بہار پر مملکت دہری  
 کی فکر کو ترجیح دیکر غیش آرام کو باد ہوائی سمجھ لیا ایش  
 انتظام کیا کہ مصر عفلک گفت اخسن ملک گفت زہ

یعنی یہاں تک ہمہ تن مصروف معاملات ملکی رہیں کہ انگلنڈ کو اس تہہ پر پہنچا دیا جیسا کہ عیاں ہے حاجت بیان نہیں۔ اگرچہ انگلستان کے آئین کے رو سے حاکم وقت کو از حد آزادی ہے۔

شعر

انجا واپسے ملک کا اور غیر ملک کا ! آئین قیصری نے کیا آئینہ سا صاف  
 انہیں ایام نامہ سعود میں خزانے کا نقصان قیصر و محصول  
 پورا کرنے کے لئے انکم ٹکس مقرر کیا گیا۔ پادشاہ وقت تمام  
 قسم کے محصولات سے حسب آئین سلطنت مُبریٰ رہتے ہیں  
 تاہم قیصر نے خود کو مثل اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تصور کر کے ٹکس  
 کا دنیا اپنے اوپر لازم کر لیا۔ قیصر کو ٹکس دینے پر آمادہ دیکھ کر  
 تمام رعایا بدل و جان ٹکس بھرنے لگی بیشک قول (النَّاسُ  
 عَلَى طَرِيقٍ مَّلُوكِهِمْ) سچ ہے۔

قیصر کی سیر و سیاحت یہ مشہور ہے کہ اپنے تمام ملک اور  
 اس کے اطراف و جوانب میں بذات خود سفر کر کے رعیت کی  
 پوری ماہیت حاصل کرنے میں قیصر سب پادشاہوں پر سبقت  
 لے گئی ہیں۔ یہاں تک کہ امریکہ، ہندوستان، آسٹریلیا تک کالے  
 کو سون کی مسافری میں بھی جہان خود بدولت کا جانا نہیں آیا

تو وہاں اپنے روشن دل بیدار مغز نور العیون کو روانہ کر کے  
خاطر خواہ آگہی حاصل کر لی۔ قیصر کے سفر ناموں کے بڑے  
بڑے دفتر جمع ہوئے ہیں۔

**سفر سکاٹلنڈ** قیصر کا پہلا سفر ۱۸۴۲ء میں ملک سکاٹلنڈ  
میں ہوا۔ سکاٹلنڈ کے پامی تخت اڈنبرو میں قیصر کے  
روز معینہ سے ایک روز قبل پہنچ جانے کے باعث استقبال  
شاہانہ و تجمل ہو گا۔ کی بڑے کروفر سے تیار کیا گیا تھا۔ وہ  
یونہین بیجا سمجھی گئی۔ مگر اسکے دوسرے روز قیصر کی سواری  
کی روانگی کے وقت رعایا نے ایک جوش و خروش کے ساتھ  
اپنی مسرت اور خوشدلی ظاہر کی۔

**پہلے ہوئے جبوتی کافرمان** ۱۸۴۳ء میں انگلستان کے جنوبی  
کنارے پر سفر کرتے ہوئے قیصر سوڈان میں جب اتریں  
اس وقت بارش سے زمین کو کچھ خراب دیکھ کر وہاں کے  
مالیان کارپوریشن نے براے خیر مقدم اپنے اپنے جیسے  
قیصر کی قدم اندازی کے لئے بچھا دئے تھے۔ قیصر ان لوگوں کا  
دل باغ باغ فرمانے کے لئے اُن جیسوں پر قدم انداز ہوئی  
ہوئی چلی گئیں۔ انہیں دنوں جنگ افغان و کچھ ختم ہوئی

جنگِ فرانس وغیرہ بعد اسکے انگلنڈ و فرانس کی قدیم عداوت کا نقشہ مٹانے کے ارادے سے قیصر نے اپنے شوہر کے ہمراہ ملکِ فرانس کا باوجود مسافتِ دور و دراز کے سفر اختیار کیا۔ اس سے پیشتر گزشتہ چار سو برس تک انگلنڈ کا کوئی پادشاہ اس ملک کو نہیں گیا تھا۔ اس سفر میں سر پر آراءِ ملکِ فرانس نے بھی قیصر کی نہایت توقیر کی۔ جب صفائی دلی کے ساتھ عزتِ شاہانہ حاصل کر لی۔ تب خوشدلی سے اپنی دارالسلطنت کو واپس آئیں۔ اس وقت فرانس کے تخت پر شہنشاہِ لوئیِ فلپ سر پر آرائی تھا۔ فرانس سے قیصر اپنے عمومی بزرگ پادشاہِ لیوپولڈ کی ملاقات کو بحکم تشریف لے گئیں۔ اور بڑی دھوم دھام سے داخلِ شہر ہوئیں۔ ۱۸۷۰ء میں روس کے شہنشاہِ زار نکولس پہلی مرتبہ انگلنڈ میں آئے اور ان کے بعد فرانس کے پادشاہِ لوئیِ فلپ خود کی ملکہ امیلی کے ہمراہ لندن آئے۔ قیصر کے جہان رہے۔

پادشاہی جہانی کاہ } ان دونوں شہنشاہوں کی جہانماری میں  
خبر کہاں سے آہو! } قیصر نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔



اور کل خرچ قیصر نے اپنے جیب سے ہی کیا۔ ایسے مقابلے  
اکثر خرچ سرکاری خزانے سے لیا جاتا تھا۔ کیونکہ قیصر  
کے قبل بہت پادشاہ مقروض رہا کرتے تھے۔ اس صورت  
میں ضرورتاً انکو پارلیمنٹ سے پیسہ لینا پڑتا تھا۔ بنا بریں اس  
وقت سیر رابرٹ پیل نے بڑے فخر سے پارلیمنٹ میں بیان  
کیا کہ جہاتوں کا کل خرچ قیصر نے اپنے جیب سے ادا کیا۔ ایک  
کوڑی بھی انگلنڈ کے خزانے سے نہیں لی گئی۔

اسی سال یعنی ۱۸۷۴ء میں تجارت کا نیا  
عالمی شان مکان بنام رایل ایکسچینج  
تیار ہوا اور قیصر نے اسکی افتتاح کے رسومات پادشاہی کر و فر  
کے ساتھ ادا کئے۔

رسومات افتتاح کے وقت لندن کے  
بڑے لارڈ میور پر ایک قابل تماشا حالت گذری۔ لارڈ  
صاحب نے اپنے ریشمی موزے و عاشقانہ بوٹ کو بارش  
سے بھیکے ہوئے راستے سے بچانے کے لئے انکے اوپر خلاصیوں  
کے جاک بوٹ <sup>Boat Jack</sup> نامی قندھاری پاپوش جنہیں فولاد کے بڑے  
بڑے مہیز لگے ہوئے تھے چڑھائے۔ لارڈ صاحب کا یہ

ارادہ تھا کہ قیصر کی سواری جب قریب آئیگی اسی وقت وہ  
 خلاصیوں کے جوتے اتار ڈالوں گا اور اپنے عاشقی نئے  
 بوٹوں سے قیصر کے روبرو جا کے تسلیمات بجالاؤں گا۔ الغرض  
 قیصر کی سواری قریب آگئی۔ اور لارڈ ملٹن نے بڑی سرعت سے  
 جوڑور کیا تو ایک بوٹ صاف نکل آیا مگر دوسرے کچھ اپ بیٹھ  
 گیا تھا کہ مطلق نہیں ہلا یہاں تک کہ قیصر کے نزدیک پہنچیں  
 لوگوں نے جو لارڈ صاحب کا یہ حال دیکھا تو فوراً اُس بوٹ  
 کو کھینچنے لگے۔ کوئی ایک طرف سے کھینچتا تو دوسرا دوسری  
 طرف سے۔ اس میں ایک کارپوریٹر کے جُتے میں ہینر چھ گیا۔  
 آخر ہزار تکلیف و شور و غل اپنے وہ دوسرا اتار ہوا قنداری  
 بوٹ پھر پہن لیا۔ اور ملکہ علیا قیصر بند کے روبرو جا کر  
 حاضر ہوئے۔ شعراء ریش خندری و قسَم سے  
 ظریفوں نے کہا: جاک بوٹ آپنے کس واسطے پہنے صاحب  
 ۱۸۶۵ء کے شروع میں قیصر اپنے تمام  
 قبیلے کے ساتھ انگلستان کے بڑے بڑے نامی گرامی  
 نواب اُمرا کی ملاقات کو انکے جاگیرات اور پرگسٹون اور  
 ضلعون میں تشریف لے گئیں۔ بعد اسکے اسی سال آپ

سبھوں کو ہمراہ لئے ہوئے ملک جرمنی میں تشریف لے  
گئیں۔ جہاں اپنے سسرال کا محل اور اپنے شوہر کی زاد بوم  
ہی اسجا اپنی ماں کی طرف کے اقاربوں سے ایک تپاک کے  
ساتھ بڑے اشتیاق دلی سے ملاقات سسرت آیات کی :

کو لانگ وائر *Collangue* کو لانگ شہر میں قیصر جب سینر کو  
نکلی ہیں : اسوقت وہاں والوں نے بڑی خوشی میں آگے  
راستوں پر وہاں کا مشہور خوشبودار پانی (کو لانگ وائر)

چھڑکا تھا : کو لانگ وائر یورپ میں فقط عطر خوشبو کی طرح  
استعمال کیا جاتا ہی : مگر تعجب ہے کہ ہمارے ہندوستانی  
اسکو یا تو دو کی طور استعمال کرتے تھے یا اب شراب کے  
مانند اس کثرت سے استعمال کرنے لگے کہ : سرکار نے محمول  
بھی اسکا شراب کے جیسا بڑھا دیا : سسرت آئین قیصر نے  
سکاٹلنڈ کے مغربی کنارے کا سفر کیا اور بعد اسکے انہیں  
مائے لینڈ بہاڑوں کے سفر کا شوق پیدا ہوا :

سفر لینڈ *High Land* قیصر ملک ایرلینڈ میں سب سے پہلے

پھول پھل سے باغ کے دامن بھریا باغی پھر باغی بنے تو کیا کرے :

۱۸۷۵ء میں تشریف لے گئیں مبنیہ ایرلند میں ۱۸۷۵ء سے  
تا ہنگام رونق افزائے این ابر کرم یعنی قیصر کے وارد ہونے تک  
سخت قحط جاری تھا۔ تمام روی زمین کے باشندوں نے ان  
قحط زدوں پر از روئے ترحم عین عنایت سے نظر کی۔ اور قیصر  
نے تو اس درجہ دریادلی کو کام فرمایا کہ لکھاروپہ قوم کو قحط سے  
چھڑانے میں صرف کیا۔ قحط سالی اور غربت کے بہانے سے  
ایرلند کے باغیوں نے ریاست کی مخالفت میں بہت کچھ  
کیا۔ اس فتنہ کو مٹانے کے ارادے پر خود قیصر عالم آپ وہاں  
تشریف فرما ہوئیں۔ اور اپنی زبان خاص سے تسلی آمیز  
فقیر سے اُن برخاستہ خاطر آریش لوگوں کو سنا کہ  
اُس وقت اُنکو موم دل کیا۔ اس طرح سر ریہ آراہوے بعد اس  
برس تک آپ تمام گریٹ برٹن۔ ایرلند۔ فرانس۔ بلجیم۔ ڈنمارک  
اور ان کے قرب وجوار میں سیرو سفر کرتی رہیں۔

شعر

قلمرو میں اب خیر ہی خیر ہی ہے سفر اسکا ایک باغ کی سبھی

۱۸۷۵ء میں تمام یورپ میں جو ہنگام

ہنگامہ عالم

پہنلا تھا اسکا آغاز شہر پیرس سے ہی جہاں کا شہنشاہ

Paris

لوئی فیلپ اپنے قبیلے کے ساتھ مسٹر و میسز ولیم سمٹھ کے  
 جعلی نام سے انگلند میں آکے قیصر کے پناہ میں رہنے لگے۔ اس  
 ہنگامے کی ہوا پرستیہ ذخار کب بلجیم وغیرہ سب مقاموں  
 میں پھیلی تھی۔ اور قیصر اپنے خولیش دیگانوں کے لئے جو وہاں  
 مقیم تھے بہت خائف ہوئے۔ تاہم اس ہنگامے سے انگلند  
 خوب بچا رہا۔ لیکن مین ایک دو مفسدوں نے سر اٹھایا  
 تھا۔ مگر فوراً چلا وطن ہو گئے۔ اور لندن میں بھی چارٹسٹ  
 Chartist.  
 گروہ نے فتنہ جگایا۔ قیصر تو اس سورن محل کو روانہ ہو گئے۔  
 مگر وہاں کے باشندوں نے ایک لاکھ ستر ہزار معزز لوگوں کے  
 نظم و انضباط فوج میں بھرتی کروائے اور بڑی حکمت عملی سے  
 اس فتنہ کو فرو کیا۔ انہیں ولون قلمرو ہندوستان میں ملتان  
 گجرات۔ اور ملک پنجاب سلطنت برطانیہ میں شامل ہوا  
 اور سکھ لوگوں کا راج اور رنجیت سنگھ بہادر کا خاتمہ ہوا۔ مگر  
 دلپ سنگھ کو ایام طفلی میں ولایت لیجا کر قیصر کے زیر نظر پرورش  
 کرنے لگے۔ جب دلپ سنگھ شعور مند و بحال ہوا تو اس وقت  
 Lord Dufferin  
 قیصر کی اجازت سے ہندوستان آنے لگے مگر لارڈ ڈفرن صاحب  
 Governor General.  
 جو اس وقت ہند کے ویسیرائے و گورنر جنرل ہیں انھوں نے

Dulip Singh

دلیپ سنگھ کو ہندوستان آتے ہوئے عدن میں روکا اور دلیپ  
کو عین مایوسی کی حالت میں لندن جانا پڑا۔ اس رجعت قبضہ  
کے باعث اس کے سر میں خیال بد مال سمائے۔ اور کہاں سے کہاں  
جا پہنچا۔ دلیپ اپنی حریف خیرین چلی آتی ہیں کہ دلیپ سنگھ انگلستان  
سے فرار ہو کے روس کے پاس پہنچ گیا۔ <sup>Lord Dufferin.</sup> <sup>الغرض جناب</sup>  
لارڈ ڈفرین صاحب کی کارروائی پر اگر کچھ کہیں تو سوا اسکے  
اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

گدا کی گوشہ نشینی تو حافظا خسروش۔ رموز مملکت خورشید خسروان وند  
یہ دنیا کی مشہور نمائش مسمی بہ تحزن  
صنایع گل اقوام پر نس کثرت شوہر قیصر کی محنت شاقہ کا  
نتیجہ ہے۔ اگرچہ لفظ نمائش آجکل عام ہو رہا ہے مگر اسکے  
بانی و موجد خاص شہزادہ آلبرٹ پر نس کثرت ہیں۔ انگلستان  
کے فقر و فاقہ کے دفعیہ کا یہ خاصہ علاج تھا جو قیصر کے  
عزیز شوہر کے ہاتھوں وقوع میں آیا۔ <sup>سہ</sup> <sup>ام</sup> کے می جینے کی  
پہلی تاریخ کو کہ پچیس ہزار آدمی اندرون نمائش گاہ جمع تھے  
اور سات لاکھ آدمیوں کی بیئر باہر لگی ہوئی تھی۔ اور جبہ تنہا کی  
آواز کے ساتھ ہماری قیصر عالم اس دنیا کے مشہور نمائش گاہ کو

افتتاح کا باعث ہوئیں گے گویا ان کا دست مبارک اس رسم نیک  
 کی شیاعت کا کلید فتح الباب تھا یہ بہ اثر وہاں تھا کہ دنیا بھر کے  
 لوگ دنیا بھر کے لباس اور دنیا بھر کی زبانیں وہاں سنی  
 جاتی تھیں۔ قیصر کا مقولہ ہے کہ خلقت کا جماد و جم غفیر میرے  
 تاج پوشی کے روز سب سے بڑھکے ہوا تھا لیکن آج کی تقریب  
 میں اس کثرت کے ساتھ مجمع خلایق ہے کہ اس نرم تاج پوشی کے  
 مجمع سے اس کو ہزار حصہ بڑھکے ہم کہیں تو بچا ہے اور اگر اس  
 رنگارنگ کارروائی کے چمنستان کا بہار پیرا اگر میرے البرٹ  
 کی ذات مجمع البرکات کو علی العموم سب رعایا سمجھے تو رو ہی خداوند  
 عالم میرے البرٹ اور میرے وطن کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ لکھتے  
 ہیں کہ۔ باستغھ لاکھ تماش مینوں نے اس نمائش کو دیکھا ہے ۔  
 ۳۱۹۷ کار یگیران نامی واسنادان گرامی کو تمنیے اور انعامات عطا  
 کئے گئے بعد ازاں پندرہویں اکتوبر ۱۸۸۷ء کو یہ نمائش بڑھائی  
 گئی۔ رقم یافت اس نمائش کی بچاؤ لاکھ روپے کی دریافت کی گئی  
 مقام سندھام میں لبوری محل ابھی قائم ہے جہاں اس نمائش کی  
 یادگاری میں بہت سے پتے قرارے و متفرق قسم کی عجائبات  
 اشیاء حفاظت سے رکھی گئی ہیں۔ اسی کے دیکھا دیکھی ایک ایسی ہی

نمایش ۱۸۵۷ء میں شہر ڈبلن میں اور ۱۸۵۸ء میں پیرس میں ہوئی تھی۔  
اس نمایش کے بعد قیصر نے انگلنڈ و سکاٹلنڈ کے

منفق سفر

جدے جدے ضلعوں کی بڑے حشمت و شان کے ساتھ مسافری  
کی وہ میاںچسٹر کے ایک وسیع میدان میں بیٹھتی ہزار لاکھ قیصر

Manchester.

کی تشریف آوری کی مدح سرائی کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اور دس  
لاکھ آدمیوں نے اسی روز قیصر کا استقبال کیا۔ اسی سال جنیور  
آسٹریلیا میں سونے کی معدن نکلی۔ اور انگلنڈ سے لاکھوں آدمی

سونا نکالنے کے لئے وہاں چلے گئے۔ آفریقہ کے انتہائی جنوب میں  
راس گڈ ہوپ کے کافی لوگوں سے اسی سال لڑائی ہوئی۔ مگر

Good Hope

۱۸۵۳ء میں یہ قوم مغلوب ہوئی۔ ۱۸۵۴ء کے اگست مہینے  
میں بالمول محل سے آتے ہوئے قیصر کی گاڑی کو سخت نقصان ہوا

لیکن قیصر نے بڑی جرأت سے اپنی طبیعت کو تھام رکھا تھا۔ ع  
رسیدہ بود بانی ولے بخیر گذشت۔ والہی بدہا سے دوسری

لڑائی اسی سال شروع ہوئی۔ اور مرتبان۔ سیکو اور رنگون بہتیں

Rangoon. Pegu.

صوبے انگریزوں کے ہاتھ آئے۔

۱۸۵۴ء کے فیبروری مہینے میں انگلستان

ڈیوک آف ولنگٹن کی وفات

سپہ سالار ڈیوک آف ولنگٹن کی وفات تا سفا آیات وقوع میں آئی

Duke of Wellington.



یہ خبر سنتے ہی قیصر بالموصل محل سے لغزیت کے لئے لندن تشریف  
 لائیں۔ اور نہایت مغموم ہوئیں۔ وائرلو کی لڑائی میں ویلنگٹن کی  
 فتوحات مشہور عالم ہیں۔ شہداء کی نمائش کی افتتاح کے روز قیصر  
 کی ان سے اخیر ملاقات ہوئی تھی اور وہ روز ڈیوک آف ویلنگٹن کے  
 سالگرہ کا تھا۔ بیاسی وان سال اس روز آغاز تھا۔ یہی ڈیوک  
 آف ویلنگٹن ہمارے شہزادہ آرتھر یعنی ڈیوک آف کناٹ کے دینی  
 باپ کہلاتے تھے۔ اسی نمائش کے روز شہزادہ آرتھر کی پہلی  
 سالگرہ تھی۔

۱۸۵۳ء کے مارچ مہینے میں وینڈسور کے محل  
 آتشزدگی میں ایک دفع آگ سیلگ اُٹھی۔ لیکن قیصر و آلبرٹ بڑی ہمت  
 اسباب ہٹانے اور آگ بجھانے میں مدد کرتے رہے۔

آتش زدگی مذکور کے تین ماہ بعد تمام وینڈسور  
 سینٹلا گئی۔ پرنس آف ویلز سے یہہ سینٹلا شروع  
 ہوئی۔ پھر انکے والد کو گھیرا۔ اور پھر پرنس رابرٹ و شہزادہ الیس  
 اور بعد اسکے خود قیصر کو بھی سینٹلا نکل آئی۔ بلکہ شہزادہ لیوپولڈ  
 جو اس وقت دو ماہ کی عمر کے تھے۔ اور انکے اصطبغ کی تقریب کے  
 لئے ہنوز گوبرگن ویلیم سے قیصر کے جرمن قرابتی جو ہرمان

آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی اس ساری بیماری کو اپنے ہمسرا  
لے گئے۔

البرٹ کی بدتمی

اسی سال ۱۸۵۳ء میں قیصر کو ایک اور بڑی

Lord Palmerstone

مصیبت کا مقابلہ کرنا پڑا۔ وہ یہہ ہی کہ لارڈ پالمرسٹن جو  
اسوقت وزیر اعظم تھا اسکے اور شہزادہ البرٹ کے درمیان کچھ  
تشریف رومی واقع ہوئی۔ اس میں وزیر صاحب بگڑ بیٹھے۔ اور ایک  
بناوٹ سے پیش آئے جس کا ذکر ذیل میں کیا جائیگا۔ ہر چند کہ  
پالمرسٹن عقلمند اور چالاک شخص تھا مگر خود پسند و زود رنج بھی  
تھا۔ معاً لوگوں میں اپنے گھرے ہوئے و نئے فقر بکو مشہور کر دیا  
یعنی اس بات کی شہرت کر دی کہ ریاست کے کاروبار میں یہہ  
اعن البرٹ بھی داخل کیا کرتا ہے و بدخواہ انگلنڈ بھی ہے۔ بس  
ایک دفعہ شہزادہ البرٹ نے ساری خوبیاں محو ہو گئیں اور جابجا ہی  
چرچے ہونے لگے کہ ریاست کے کاروبار میں البرٹ کو دخل دینا  
کیا ضرور ہے ایک دفعہ تو لوگ اس تماشے کو دیکھنے کے لئے کثرت سے  
جمع ہو گئے کہ آج شہزادہ البرٹ قید کئے جاتے ہیں۔ اس فتنہ  
کو مٹانے کے لئے قیصر کو از حد دوسری کرنی پڑی۔ آخر الامر  
قیصر نے ایک بہت بڑی مینٹ (یا دواشت) لکھنے وزیر اعظم کو

Minute.

روانہ کی راسمین یہ آئین بیان کئے کہ وزیر کو اپنے فرمانروا کے  
ساتھ کس صورت میں برتاؤ کیا چاہئے۔ قصہ کوتاہ اگرچہ اس نیک خو  
شمن آدہ البرٹ شوہر قیصر کی یہ مفت میں انگریزوں کے روبرو  
کچھ عرصہ تک بدنامی شمار کی گئی۔ مگر دروغ بے فروغ ہی ہے۔  
یعنی تاحال اسکی نیک نامیاں ہی خواہی خلافت کے باعث کتابوں میں  
لکھی جاتی ہیں۔

جنگ سباستپول <sup>Waterloo.</sup> جنگ وائولو کے بعد یورپ میں بڑی لڑائی  
یہی جنگ سباستپول ہوئی ہے۔ آغاز اسکا ۲۸ مین مارچ ۱۸۵۴ء  
سے ہے۔ قیصر کے وزیر اعظم لارڈ پالمرسٹن کی صلاح سے انگریزی  
فوج لشکر فرانس سے متفق ہو کے روس کے مقابلے پر سلطان  
عبد المجید خان کی مدد پر آمی تھی۔ تمام دنیا کے لوگ برخاستہ خاطر  
ہوئے تھے۔ مگر قیصر کی جانب سے اسکی سلطانی داؤ شجاعت دیتے  
رہے۔ اور کریمیا و سباستپول کی طرف بہادرانہ انگریز فوجیں  
جوانمردی دکھلاتے رہے۔ الغرض ۱۸۵۶ء کے مارچ میں  
بحر بالٹک اور بحر اسود دونوں طرف سے شہنشاہ روس نے  
زک اونھائی۔ بعد ازاں شہر پارس میں صلح ہو گئی۔ قیصر نے  
بذات خود مجروحین عساکر کی ملاقات کر کے انکو بڑی دلسوزی

دکھلائی۔ انکو تسخے عنایت کئے۔ انکے لئے دعائی خیر کرنے کے واسطے تمام ریاست میں ایک روز معین کیا۔ فوج کی سپہ عورت اور یتیم بچوں کے لئے پیٹر یا ٹک فنڈ Fund. نام سے ایک چندہ قائم کیا جس میں کروڑوں روپے جمع ہو گئے۔ زخمی سپاہیوں کے لئے عمدہ لباس اپنا اور اپنی شہزادیوں کے ہاتھوں سلو کرتیا رکئے تھے۔ لشکری دارالشفائیں آپ بذات خود قیصر تشریف لیجا کر بیماروں کی دوا و غذا کی تحقیقات کرتی تھیں۔ اور انہیں دنوں انعام اکرام کے سوا کوئی اور یہ کر اس نام کا بہادری کا خطاب ایجا دیا گیا ہی۔

Sebastopol.

بغاوت بند جنگ سباسٹوپول کو ختم ہوئے ابھی ایک سال نہیں گذرا تھا کہ ۱۸۵۴ء میں سپاہ ہند کی بغاوت کی خبر سنکے قیصر عالم پناہ کا دل پاش پاش ہو گیا۔ ۱۸۵۴ء کے موسم بہار میں میرٹھ سے یہہ غدر شروع ہوا۔ باغی اسکا کارٹریج Cartridge ہی۔ یہہ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسبطرح کانپور میں انگریزوں کی عورتیں اور بچوں کا ذبح ہونا۔ وہلی کا محاصرہ۔ لکھنؤ کا سترکہ۔ اور بعد اسکے بانس بریلی کا فتح ہونا وغیرہ ابھی تک اکثروں کے دلہر نقش کا لہجہ ہی۔ غرض نتیجہ اس جنگ وجدال کا یہہ ہوا کہ

East India House.

معانِ سلطنتِ ہندوستان جو قدیم الہیٹ انڈیا ہاؤس کے بخارونکی  
ایک کمپنی کے ہاتھ تھی۔ سواب وہ خاص قیصر کے ماتحت منتقل ہو گئی  
اور لارڈ کنگنگ صاحب بہادر پہلے ویسٹ اینڈ و گورنر جنرل ہند مقرر  
ہوئے۔ <sup>Lord Canning.</sup> سلطنتِ ہند کا برطانیہ سے شامل ہونیکا اشتہار ۱۵ شہ

کے غرہ اکٹوبر کو بڑی گرفت و فرح و شہمت کے ساتھ ہندوستان میں  
سنایا گیا۔ اور نہایت خوشی منائی گئی۔ اس کامل اشتہار کی ایک  
نقل اس تحفہ جیوبلی کے ۱۳ وین باب میں مرقوم ہے مطالعہ کیجئے۔

<sup>Lord Durby.</sup>

یہ کارروائی وزیر اعظم لارڈ دوربی اور ہم خزانہ عامرہ لارڈ ڈوربی  
کے ہاتھوں ہوئی تھی۔ لارڈ ڈوربی مارشٹن کی جائے پر اسی سال پہنچے  
وزیر مقرر ہوئے تھے۔ <sup>Lord Palmerston</sup>

<sup>Persia, China.</sup>

بعد اسکے قیصر کی فوج کو پھر چین اور ایران سے مقابلہ کرنا پڑا۔ چین  
میں اسکے پاسی تخت یکن تک اور ایران میں ہرات اور بوشہر و بصرہ  
تک ملک تسخیر کیا۔ بعد اسکے فغفور چین و شاہ ایران صلح کے  
سائل ہوئے۔ اور صلح ہوئی اسکے بعد شہداء میں فرانس و  
آسٹریہ کی لڑائی بھی قابل یاد رکھنے کے ہے۔ شعراء  
غیم مجنون کرین یا ماتم فریاد کرین  
کس شہنشاہ کے افسانے کو ہم یاد کرین

## باب گیارھواں قیصر کا سوگوار عالم

قیصر کے والد کی وفات

۱۸۷۱ء میں تلک جرمی کا دوبارہ سفر

کرنے کے بعد قیصر نے اپنی شہزادی ایلس کا بیاہ بیسی دارمٹ  
 واٹ کے شہزادہ لوئی سے ٹھہرایا مگر پتہ دیپن ایسے سوگوار  
 حادثے قیصر پر گذرے کہ ۲۵ سال تک یہ بیاہ معطل رہا  
 پہلا جو نامی حادثہ قیصر پر گذرا وہ انکی والدہ بزرگوار کی وفات  
 تاسف آیات ہی ۲۵ برس کی عمر میں یہ ضعیفہ مدت تک  
 مرض میں مبتلا رہ کر ۱۸۷۱ء کے ماہ مارچ میں اس جہان فانی سے کوچ  
 کر گئیں۔ ایسی والدہ ماجدہ کہ جس نے اپنی بیوہ پنے کی حالت میں اس  
 درتیم کو پالا اور درست کیا۔ اور خاطر خواہ تعلیم و تربیت فرما کر اس کو  
 مملکت برطانیہ کی زبردست سلطنت کی فرمانروائی کے لائق بنا دیا  
 ایسی والدہ کہ انگلند جیسے اجنبی شہر میں بجای والد ہر حال  
 میں قیصر کی نگران حال رہی۔ اور ایک یل انگھون سے اوچھل  
 نظر سے دور نہ کیا۔ آج وہ رشتہ ماوری کو لوڑ کے ہمیشہ کیلئے  
 قیصر سے علاحدہ ہو گئی۔ ہائے کوئی قیصر کے دل سے پوچھے کہ اُس وقت  
 اونکے دل پر کس درجہ اور کیا صدمہ گذرا ہو گا۔ جب ایسی ناز بردار

ریق و شفیق ہی گذرتے تو مصائبِ صدمہ کے گزرنیکا کیا حد و پھر  
ہو سکتا ہی۔

شوہر قیصر پرنس

کسرت کی وفات

سلاطین میں قیصر اپنی مکرّمہ و معظمہ والدہ ماجدہ  
کی وفات سے از حد منہموم تھیں کہ اس میں  
فلکِ شہیدہ باز و گردون تھڑھ پر داز نے قیصر کے نازک سے دلیر  
ایک اور ایسا صدمہ پہنچا یا کہ آج بچپس برس ہو چکے مگر اسکا غم  
قیصر کے دلیر بھی تازہ ہی۔ داغِ اول سے داغِ دوم کی سوزش  
بے اندازہ ہی۔ کیون نہ قیصر کے دلدار یگانہ کامگار و دلیر  
نامدار انیس و غمخوار جو کہ ہر معاملہ ملی و خانگی میں معاون و  
مددگار تھے۔ ایسے روشن دل چراغِ بزمِ عشرت یعنی خود کے  
عزیز شوہر پرنس کا کسرت شہزادہ آلبرٹ کا اس جہان ثانی سے  
انٹھ جانا ہی۔ سلاطین کے ڈسمبر جینے کی چودہ تاریخ کو شب کے  
گیارہ بجے پرنس کا کسرت کی رحلت ہم پڑ قیامت واقع ہوئی۔

شعر

انیس و شفیق و دلیر کی رحلت یا قیامت تمہی قیامت تمہی قیامت یا

قیصر کے درباری کام

فقط خانہ واری کے امورات اور فرزند و ملکی  
تر بیت میں ہی آلبرٹ ساعی تھے۔ یہ بات نہیں مگر امورات ملی

والی مین بھی آلبرٹ قیصر کے بڑے معاون تھے : اکثر وزراء کے ہاتھوں  
 بگڑے اور اچھے ہوئے معاملات ایسے سلجھا دئے کہ : انگریز لوگوں میں  
 وہ (نیک آلبرٹ) کے نام سے مشہور ہوئے : آلبرٹ کی اخیر  
 کارروائی ٹرینٹ نامی ایک مرکب دودھ کی صفائی  
 تھی : افسوس کہ اس مجیے کی صفائی کے ساتھ آلبرٹ کی بھی  
 صفائی ہو گئی : **شعر :** بطور حکمت خود دودھ سوز

فکر سے ہاں : جہاز عمر روان اٹکایوں شتاب بہا : جہاز برنگینہ  
 انگریز ونگی راے پر لارڈ پارمسن نے ایک ایسا <sup>Despatch</sup> سپاچ تیار  
 کیا تھا کہ : اگر وہ امریکہ پہنچ جاتا تو ضرور انگلنڈ و امریکہ میں ایک  
 جنگ وجدل پڑخلل برپا ہو جاتی ۔ مگر یہی آلبرٹ تھے کہ جنھوں نے  
 اپنی خوش تدبیری سے اس ڈسپاچ کی ایسی صلاحیت کی کہ جس سے  
 انگریز بھی خوش ہوئے : اور امریکہ والے بھی بڑی مسخندہ  
 اپنی غلطی کے قابل ہوئے : اور دنیا میں انگریزوں کے واجب  
 انصاف کی شہرت ہوئی : ایسے ہی کاموں سے تو ایک مرتبہ  
 ڈوک آو ولنگٹن ایسا سپہ سالاری کا بزرگ عہدہ آلبرٹ کے  
 سپرد کیا چاہتے تھے مگر انھوں نے انکار کیا : **Duke of Wellington.**

آلبرٹ کی علامات کہتے ہیں کہ ایک عرصے سے طبیعت آلبرٹ کی



یونہی بگڑی ہوئی چلی جاتی تھی۔ مگر جب انکی خوشدامن وفات  
 پاگئیں اور قیصر انکے غم میں مبتلا ہوئیں۔ تو قیصر کا غم آلبرٹ سے  
 دیکھا نہیں گیا۔ یہ طرح بطرح سے انکی تسلی کرتے رہے۔ اور قیصر کے  
 تمام کام خانہ داری اور ریاست کے ایک دفعہ اپنے ذمے کر لے  
 آخر کثرت کار و بار سے عاجز ہو کے ایک دفعہ جو بتر بیر گرے تو  
 پھر اٹھ نہ سکے۔ انکی بیمار داری میں قیصر اور انکے فرزندوں نے  
 وہ جانفشانی کی ہے۔ جو وفادار اہلیہ اور سعادتمند فرزندوں کے  
 شایان تھی۔

قتصر کی حالت بیہوشی آلبرٹ کے وفات پانے سے قیصر کو دنیا غم  
 ہوا۔ ایک تو والدہ کی وفات کا داغ ابھی تازہ تھا۔ اس پر ایسے  
 مشفق و دلسوز شوہر کی وفات کا داغ پر داغ شعلہ خیز ہوا۔ جسے اس  
 سوز غم سے قیصر کو قریب المرگ کر دیا۔ عرصہ دراز تک رعایا  
 انگنڈ کو قیصر کی زیست کا بھر و سامان تھا۔ تمام لوگوں میں یہ  
 سوال اس وقت عام ہو گیا تھا کہ اب قیصر کا کیا حال ہے؟ مگر  
 جیوبلی کی خوشی جو روز ازل سے اس نیک نہاد قیصر کی قسمت  
 میں بدی تھی لہذا آسبورن کے سُنسان محل میں قیصر کے دلکو  
 کچھ کچھ قرار آ گیا۔ اور پھر رفتہ رفتہ اپنے شہر اوون کی مدد سے

ریاست کے امور کی طرف بھی متوجہ ہوتی گئیں : مگر سچ پوچھیے  
تو آج تک قیصر اسی غم میں مبتلا ہیں :

**قیصر کی بیوہ نوازی** **شعر :** یقین ہو گیا اس سوزِ متصل

سے اسے : وہ آلبرٹ ہینرین جو بھلاؤن دلسے اوسے :

بیوہ ہوئے بعد قیصر عام کار گزار یون میں شریک ہونے سے

جس قدر آپسامند رہا کرتیں : اسی قدر مصیبت زدے : بیوہ

اور یتیموں پر رحم کرنے میں ہمیشہ پیش قدم رہتی تھیں : چنانچہ

قیصر کے بیوہ ہوئے بعد دوسرے چھینے میں ہارٹلی کے ایک کوسے

کی کان میں بیاعت حادثہ عظیم دو سو فز دور گذر گئے : انکی ہاتھ

والدہ اور ازواج کی تسلی و دلاساہ اور مدد کرنے میں قیصر سب پر

سبقت لے گئیں : قیصر کی ایسی بیوہ نوازی اور غربا پروری

دیکھ کر بیوگان انگلنڈ نے ایک عمدہ ٹیل نسخہ بیوہ قیصر کو نذر

گذرانا : اسکے جواب میں قیصر نے انکے لئے بہت کچھ دیا : خیر

کی : اور پوشیدہ طور انکی خبر گیران رہنے لگیں : علاوہ اسکے

آسبورن و بالموورل محل کی اطراف و جوانب کے غربا و غلسوں کے

گھر قیصر اپنے فرزندوں کے ہمراہ اکثر تشریف لیجاتیں اور اپنے

رُتبے کا خیال نہ کر کے انکے برابر بیٹھ جاتیں : انسے شیک ہانڈ

یعنی مصافحہ کرتین۔ اور کپڑے پیسوں سے انکی حاجتوں کو رفع کرتین۔ اور عیادت و تعزیت غربا و مساکین کی آپ ہمیشہ کیا کرتین خصوصاً انکو جو کہ آپ کے ہمسایہ تھے۔ اور انکی دل دہی میں زیادہ مہم ساعی رہتین۔

بیمار پرسی غربا طوفان - قحط - آتش زدگی وغیرہ حوادث میں قیصر کی ولداری و دلسوزی تاجدارستان مشہور ہے۔ ۱۳۳۷ء میں قیصر نے ٹلی ہسپتال کے ہر ہر کمرے میں گھوم گھوم کر ہر ایک مریض کی بیمار پرسی کی۔ اور اسی طرح ۱۳۷۷ء میں لندن کے ہسپتال میں بھی آپ تشریف لے گئیں تھیں۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ فقط قیصر کی تسلی و تسفی نے بعض مریضوں کے حق میں مسیحائیکہ کام کیا ہے۔

Forbes.

لندن کے کمانڈر فاربس صاحب نے قیصر کا ایک کینز سے سلوک کسی وحشی پادشاہ سے ایک کینز لڑکی تحفتاً پائی۔ قیصر نے وہ لونڈی اپنے پاس منگالی۔ اور اسے تعلیم و تربیت کر کے اکثر دربار میں اسے بلواتین۔ اور بڑی محبت کے ساتھ اس سے پیش آتین۔ پھر مسٹر ڈیوس کے ساتھ اسکی شادی کروادی جب مسٹر ڈیوس کو لڑکی تولد ہوئی۔ تو قیصر نے اپنے ہی نام سے

اسکو اصطباغ دلوایا اور بہت سے سونے کے برتن کا ایک صندوق بطور بخشش کے اُسکو روانہ کئے۔

شہزادہ کی شادیان شہزادی الیس کی شادی جو ملتوی رہی

تھی۔ سو باعث ماتم داری پوشیدہ طور پر ستمبر ۱۶۳۷ء کے جولائے مہینے میں کی گئی۔ ۱۶۳۷ء کے مارچ مہینے میں شہزادہ ولیعہد کی شادی بڑے کروفسر کے ساتھ ہوئی۔ قیصر اس وقت ماتمی لباس میں ایک درپے میں آگے بیٹھی تھیں۔ بعد اسکے سب فرزند و نکی اسی صورت شادیان ہو اکیں۔ ۱۶۳۷ء کے مارچ مہینے میں بمبئی کے سپہ سالار زمانہ حال شہزادہ ڈیوک آف گناٹ کی شادی پریشیہ کی شہزادی کے ساتھ وینڈسٹر کاسل میں بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ اس وقت قیصر کے دل پر زیادہ غم و الم نہیں تھا۔ لہذا اس شادی میں ولیعہد بہادر کی شادی سے بھی زیادہ خوشی منائی گئی۔

البرٹ کی بقایا یادگاری اپنے شوہر کی وفات کے بعد قیصر انکی

بقایا یادگاری نین جو جو منارے اور تصویریں پتلے وغیرہ قائم کئے جاتے تھے۔ انکے افتتاح کرنے میں مصروف رہتی تھیں۔ اور خود قیصر نے بھی اپنے جیب خاص سے بیس لاکھ روپے کی ایک رقم یکمشت خرچ کر کے اپنے شوہر کی قبر تیار کروائی۔

یہ قبر فرنگورین لائیک دید تیار ہوئی ہے : کو برگ میں آلبرٹ کی موت  
گھوڑے پر سوار تیار کی گئی۔ اور اسکے افتتاح کی تقریب میں یورپ  
کے اکثر بادشاہ اور ملکہ حاضر ہوا چاہتی تھیں : لیکن قیصر نے وہ  
تقریب پوشیدہ ہی ادا کی :

۱۸۷۱ء میں ولیم چہد بہادر پرنس آو ویلز

ولیم چہد بہادر کی علالت

کی مہلک بیماری سے قیصر کو پھر سخت مصیبت کا مقابلہ ٹھہرا :  
رعایا می انگلنڈ تو کیا برطانیہ کی کل رعیت اس شافی مطلق کی دگاہ  
میں شہزادے کی صحت کی ملتجی تھی : آخر اس حجب الدعوات نے  
شہزادے کو شفا کھلی عطا کی جس کے شکریہ میں رعایا نے قیصر سے  
ہر قوم نے خداوند کریم کی درگاہ میں سر جھکا یا : اور دسے شاد ہوئے :

۱۸۷۲ء کے ڈسمبر مہینے کی ۱۴ دین

شہزادی الیس کی وفات

تاریخ کو قیصر کی تیسری فرزند شہزادی الیس وفات کر گئیں : یہ  
شہزادی بڑی نیک : رحم دل اور غربا پرور تھیں : جرمنی کی لڑائی  
میں بارہ سو فرنج دشمن مجروح ہو کے آئے ہوئے تھے : انکی  
بیمار داری میں یہ شہزادی ہزار جان سے مصروف رہی : اور فرزند  
قیصر میں یہ پہلی موت بن : جس سے قیصر کا محل از سر نو ماتم سرا  
بن گیا تھا :

ڈیوک آو البنی کی وفات

قیصر کے آٹھویں فرزند شہزادہ لیو پولد ڈیوک  
آو البنی شہداء میں اس جہان سے انتقال کر گئے۔ یہہ شہزادہ  
جس طرح اور شہزاد و نین کم سن تھا ویسا ہی قیصر کو زیادہ عزیز  
بھی تھا۔ اسکی قابلیت کے اکثر انگریز لوگ قایل تھے۔ غرض قیصر کے  
اس نور العین نوجوان نور چشم شہزادے کی وفات سے تمام دنیا  
قیصر کی آنکھوں میں تاریک ہو گئی۔ مگر یہہ اخیر واقعہ تھا اور اس واقعہ  
جانکاہ سے آج تک جیبا فضل الہی اس عالیشان خاندان میں شامل  
حال ہے۔ ویسا ہی ہمیشہ رہے

قیصر کی تباہ حالت میں  
ریاست کی نرباہ

Exhibition قیصر کے بیوہ ہونے سے کاروبار ریاست  
میں کسی طرح کا خلل واقع نہیں ہوا۔ شہزادہ  
میں لندن کی بڑی نمائش کے وقت رسومات افتتاح کے لئے قیصر  
باعث ماتم داری تشریف نہ لاسکین تو انکے عوض ڈیوک آو  
بکیرج کار فرما بنے۔

Suez Canal

نہر سوئز

اسکے بعد سوئز کی نہر جو بڑی حشمت و شان  
و شوکت سے کھولی گئی اور جس وقت یورپ کے کل پادشاہ اور  
ملکہ حاضر تھیں۔ اس وقت بھی قیصر اسی سوگ کے باعث خود آپ  
جانے سکین مگر ولیعہد بہادر کو اپنی طرف سے روانہ فرمایا

وہ نہر فرانس کی ملکہ یوجینی کے ہاتھوں کھولی گئی تھی ۛ

**جنگ امریکہ**

۱۷۷۳ء میں کہ برہہ فروشی کی ممانعت اور غلاموں کی آزادی کا جنگ امریکہ میں شعلہ خیز ہوا تب وہاں کی روٹی کی آمد و شد لندن میں ایک سخت بند ہو گئی ۛ اسی باعث لندن کے بڑے بڑے کارخانے برباد اور بچارے مزدور شاکی بخت بنوں آمادہ نالہ و فریاد ہوئے تھے لیکن قیصر نے اس وقت اُن آفت زدہ مزدوروں کی بڑی مدد کی ہے ۛ ۱۷۷۶ء میں قیصر نے بیوہ ہوئے بعد پہلے مرتبہ تشریف فرما ہو کر پارلیمنٹ کھولی ۛ مگر بالکل عالم سکوت تھا ۛ اس وقت اہل دربار نے اپنے پہنے ہوئے جپے اتار اتار کے قیصر کے تخت کے پاس اکٹھے کر دئے تھے ۛ

شعر

جی بڑھ گیا محفل میں لگا آنے وہ جان بخش

لیٹنے کو چلی سامنے دیوار کی تصویر ۛ

**جنگ پرشیہ**

اسی سال پرشیہ اور آسٹریہ میں جنگ ہوا ۛ ان دونوں ملکوں کے پادشاہ قیصر کے داماد تھے ۛ اپنی دخترا اور دامادوں کو ایک دوسرے کے مقابل پا کے قہر نہایت رنجیدہ تھیں ۛ

**جنگ مبشر**

۱۷۷۶ء میں برٹش لشکر ملک حبش پر غالب آگیا ۛ وہاں کے شہزادے تھیورڈور کو لندن لیکئے جسکے دیکھنے

کو خود قیصر تشریف فرما ہوئیں تھیں : افسوس کہ اس شہر کو  
کی عمر نے وفاء کی ۛ

Khedive.

بادشاہان اسلام کی

قیصر سے ملاقات

انہیں دنوں مصر کے سابق خدیو روم  
کے سابق سلطان <sup>Forsia. Sultan</sup> اور ایران کے حال کے

شاہ کی بعد دیگرے اشتیاق سے آ آ کے قیصر سے ملاقات کر گئے ۛ

جنگ فرانس و جرمنی

اُس کے بعد یورپ بلکہ تمام جہان میں جنگ

و جدال کے چند در چند خوفناک حادثے گزرے ہیں : ان سب میں

جہنیں سب سے زیادہ خونخوار جنگ فرانس و جرمنی جب یہہ لڑائی

۱۹۱۴ء میں ہوئی جس سے شہنشاہ نیپولین کو ایک مرتبہ اور تاراج

ہو کے قیصر کی پناہ لینی پڑی ۛ جرمنی والے غالب آئے ۛ اور قیصر کے

بڑے داماد پرشبیہ کے بادشاہ ولیم ملک جرمنی کے شہنشاہ مقرر

ہوئے ۛ ازان بعد جرمنوں نے شہر پارس خالی کر دیا ۛ اس معرکہ کے

بعد جمہوری سلطنت جاری ہوئی ۛ جو کہ تا حال قائم ہے ۛ

جنگ زولو و آٹمانی

۱۹۰۵ء میں وہ غریب مغرول شدہ نیپولین

وفات کر گیا ۛ اور اسکے پانچویں سال اسکا ایک نوجوان ہونا رلیق

شہزادہ انگریزوں کے ساتھ جنگ <sup>Zulu</sup> زولومین آفریقہ کے وحشی لوگوں

کے ہاتھ مارا گیا ۛ قیصر اس شہزادے کے مرنے سے بہت روئیں ۛ



مگر کوئی اسکی والدہ ملکہ یوجی نی سے اسکا غم پوچھے۔ ایک قحط حادثہ  
جان گزرا پارس جیبا دنیا میں مشہور شہر اور وہاں کی شہنشاہت کا  
پھٹ جانا دوسرا واقعہ محشر زانیہ لین جیسے شوہر کا رحلت فرمانا  
غم پر غم الم الم الم تھا۔ اب یہہ ملکہ اس شہزادے کو نیک اسکی آئندہ  
کی شان و شوکت کے بھروسے پر لندن میں اپنے بیوہ پنے کے دن  
گذارتی تھی کہ فلک کو اس پر بھی شک آیا۔ ایک ایسی مصیبت نے  
جسکو قیامت کہنا مبالغہ نہیں۔ اوسکو منہ دکھایا کہ الامان یعنی  
اس ملکہ کا یہہ نوجوان شہزادہ اسکی نگہ سے کالے کوسون دور ویشون  
کے ہاتھ مارا گیا۔ وانا تہا واحترتا مصرع ابن ماتم سخت است  
کہ گویند جوان مرد! اس جنگ زولو کے قبل آفریقہ میں آشنائی کی  
لڑائی ہوئی جس میں فی جی وغیرہ شہر قیصر کے ہاتھ آئے۔

ترکی وروس کا جنگ سلطان اور روس

کے زارین معرکہ جنگ عظیم برپا ہوا۔ برسوں طرفین سے کشت  
و خون ہو گیا۔ آخر انگریزوں کے ذریعہ سے شہر برکن میں صلح  
ہو گئی۔ جسکے صلے میں قیصر کو جزیرہ <sup>Cyprus</sup> سپرس مل گیا

کابل کا دوسرا جنگ بعد اسکے کابل کی دوسری لڑائی شروع ہوئی

Yacoub Khan.

جسمین امیر شیر علی خان اور یعقوب خان کو تخت سے علیحدہ

Amir Sher Ali.

ہو ناپڑا اور قیصر کی اجازت سے لارڈ لٹن نے عبد الرحمان خان کو

Abdur Rahman Khan.

امیر بنایا۔ جواب کابل میں حکمران ہی۔

خطاب قیصر ہند

سندھاء کی پہلی جنوری کو ہندوستان کے

قدیم پای تخت شہر دہلی میں بڑی کثرت کے ساتھ ایک جلسہ

منعقد ہوا۔ جس میں ہند اور اسکی اطراف کے تمام نواب و راجہ

حاضر تھے۔ اس جلسہ میں قیصر نے لارڈ لٹن کے ذریعہ سے خطاب

Lord Lytton.

Kaisar-i-Hind.

Emprers of India

ایمپیرس آف انڈیا یعنی قیصر ہند مبول فرمایا۔

Arabi Pasha.

اب بعد اسکے مصر میں عربی پاشا سے انگریزوں کو

Ceylon.

Egypt

مقابلہ کرنا پڑا۔ عربی پاشا اب ہندوستان کے سیدان جزیرہ میں

Mehdi.

انگریزوں کے وظیفہ خواہ ہیں۔ مگر بعد عربی کے مہدی اور مہدی کے بعد اب

Soudan.

عبداللہ مصر کے ضلع سودان میں اپنا کچھ کچھ زور دکھلا رہا ہے

اگرچہ اس لڑائی میں قیصر کا ایک زبردست پہلوان گارڈن یا شا

Gordon Pasha

مارا گیا۔ لیکن ہنوز اس جنگ کا خاتمہ نہیں ہوا۔

برما

سلطنت برطانیہ میں سب سے اخیر جو ملک شامل

کیا گیا وہ برما ہے۔ وہاں کاراجہ تھپا بھٹی کے رتنا گیری شہر

Thebau.

میں فی الحال نظر قید ہے۔

بعد اس واقع کے سندھاء کے فیوری کی ۱۶ ویں تاریخ کو تسمی

ہندین - اور ۲۱ دین جون کو انگلستان میں قیصر کی جیوبلی کی تقریب  
بڑے شان و شوکت سے گزری ہے۔ جس کا بیان آگے آتا ہے :-  
قصیدہ قومیہ

NATIONAL ANTHEM

God Save Our Empress Queen

Long live our Gracious Queen

God save the Queen!

Send her Victorious

Happy and Glorious

Long to reign over us. God save the Queen!

نغمہ انگلیش یہ ترجمہ مرزا محمد باقر خان

خدا بچاؤ قیصر کو بید بڑاؤ قیصر کو

حق قیصر کا یار ہو

بے سجدے اس کو باظفر سعیدہ کر صید فر

فرمان دہ ہمہ حیات بھر حق قیصر کا یار ہو

ایضاً \_\_\_\_\_ ایضاً

امن خدا میں رہے قیصر  
سکہ عدل رہے اشہر : یاری پہ اسکے رہے داور  
عمر و شہی ہو تر قی پر : خالق اسکا رہے یاور  
رہوے جلو میں فتح و ظفر : تاج سعادت ہو سر پر  
سلطنت اسکی رہے برتر : امن خدا میں رہے قیصر

## باب بارہواں قیصر کا اعلان نسبت ہندوستان

ملکہ معظمہ کلمپنی بہادر سے ملک ہند کو اپنے قبضے میں لینے کا اشتہار

East India

ویباچہ اشتہار

Company.

ایسٹ انڈیا کمپنی  
۱۸۵۷ء سے پہلے مالک ہندوستان مقبوضہ ہندوستان  
پر ایسٹ انڈیا کمپنی جسکی حیرت انگیز فتوحات اور دوسو اگری کا حال  
تو تاریخ ہند میں مفصل درج ہے : حکمران تھی : مگر کمپنی مذکورہ کچھ  
اپنی قوت اور اختیار سے حکومت ہمیں کرتی تھی : بلکہ قوم انگلستان کی  
اجازت اور رضامندی سے بوسیلہ بعض کو اخذات کے جو انگلو و قافوٹا  
پارلیمنٹ انگلستان کی طرف سے عطا ہوئے تھے : پاؤٹا : انگلستان کے  
ختم کے طور پر حکمران تھی :

۱۸۵۷ء میں پارلیمنٹ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ آئندہ ایسٹ

Act.

انڈیا کمپنی حاکم ہندوستان نہ کہلائی جائے : نظر برآں ایکٹ جاری  
 ہوا جس کے سبب ہندوستان کی حکومت کمپنی سے لے لی گئی : اور حضور اقدس  
 ملکہ وکٹوریہ کے دست مبارک میں دی گئی : چنانچہ اب ملکہ معظمہ ممالک ہند پر  
 اپنے نام سے مثل انگلستان فرمانروائی کرتی ہیں :  
 اعلان مذکورہ ذیل : بمثل بہ انتقال حکومت : ملکہ معظمہ کے حکم سے انگریز  
 و دیسی زبانوں میں ممالک ہندوستان کے اندر پڑھا گیا : اور اسکی تعلیم  
 جمیع راجگان اور رؤسا ہند کے پاس بھیجی گئیں :

## اشتہار

اعلان ملکہ باجلاس کونسل بنام جمیع راجگان : و سرداران  
 و والیان و رعایائے ہندوستان :

وکٹوریہ بفضل خدا جل و علا سلطنت متحدہ گریٹ برٹن اور ایرلینڈ  
 اور اسکے مضافات و متعلقات جو یورپ : ایشیا : افریقہ : امریکہ  
 اور اسٹریلیٹھ میں واقع ہیں : ملکہ حامی دین : چونکہ ہم نے بیعت  
 چند در چند قومی و روہات کے بصلاح و رضامندی علماء و فضلاء دین  
 و عابد و اکابر ان مملکت کو کلائے عاینہ جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوئی  
 ممالک ہندوستان کی حکومت جو اتک ہماری طرف سے امانت پر ہے :

ایسٹ انڈیا کمپنی کے تھی۔ اپنے قبضہ تسلط میں اپنے کارادہ مصمم کیا ہی۔  
 اس واسطے اب بذریعہ اعلان ہذا مشتمہ کیا جاتا ہے کہ۔ بصلاح و رضامندی  
 مذکورہ الصدر۔ ممالک مذکورہ کی عنان حکومت ہمنے اپنے ہاتھ میں لے  
 لی ہے۔ اور ممالک مذکورہ میں ہماری رعایا کو پہرہ رشا دی کہ۔ وہ  
 سچی وفادار۔ اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور ہمارے  
 ورثا کی بنی رہی۔ اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام  
 اور انصرام کی واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں۔ ان کے اختیار  
 حکومت کو تسلیم کریں۔ اور ہم اپنے معتد عزیز بھائی اور شہر چارلس جان  
 ویکونٹ کننگ کی فرست اور لیاقت خیر سگالی پر خاص یقین اور اعتناء  
 کر کے۔ مومنی الیہ کو ممالک متذکرہ پر۔ عموماً ہمارے نام سے اور  
 ہماری طرف سے حکومت اور فرماندہی کی واسطے۔ زیر اطاعت اون احکام اور  
 قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اسکو ہماری طرف سے کسی ایک علی اور زیر سلطنت کی  
 معرفت پختی رہیگی۔ اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہوں  
 اور تمام ان عہدیداران اور افسران جنگی و ملکی کو جو اب تک ایسٹ انڈیا کمپنی  
 کی نوکری میں تھے۔ زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور  
 قوانین کے جو آئندہ نافذ ہوں۔ انکی مختلف تمام ابجکان و اہالیان ہند کو  
 اطلاع دی جاتی ہے کہ۔ تمام عہد نامہ حیات جو ما بین انکے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے

قرار دے گئے ہیں : ہم مقبول و منظور کرتے ہیں : اور ان کے جمیع شرائط اور  
قرار واقعی ہم ملحوظ خاطر رکھینگے : اور اس طرح ان سے بھی انکی تکمیل اور تعمیل  
کی ہموامید ہے : ہمو مالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینی منظور نہیں  
ہے : اور درحالیکہ ہمو اپنے حقوق اور مالک پر کی طرح کلی دست درازی بلا  
سزا و انتظام مذکورہ نہیں ہے : اور ان کے حقوق پر بھی کی طرح کا تجاوز  
جائز نہ رکھینگے :

جمیع راجگان و ریسان ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا اپنا  
محاط رکھینگے : جب خاص اپنے کا : اور ہماری یہہ خواہش ہے کہ : وہ  
اور نیز ہماری رعایا پر یا اس خوشحالی اور مدنی بہودی کا حفاظت  
جو صرف اندرونی اسن اور حسن انتظام سلطنت سے میسر آسکتے ہیں :  
مالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تین انہیں فراموش  
پابند کرتے ہیں جب کہ : ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں : اور وہ  
فرائض ہمیں خداوند تعالیٰ ہم ایمانداری اور دیانت سے پورے کرینگے :  
ہمو اپنی ذات سے دین عیسوی کی صداقت کا یقین و اتق ہے : اور مذہبی  
تشیفی کے ہم شکر گزاری کے ساتھ متقرر ہیں : مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہہ  
نہیں کہ : ہم اپنے متیقن کو اپنی کسی رعیت پر جبراً استغور کر لیں : ہم  
یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ : ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہہ ہے کہ :

کوئی شخص اپنی مذہبی رسوم و دینی عقائد کے کی طرح نہ رعایت کیا جائے  
اور نہ کی طرح تکلیف اور اذیت پہنچایا جائے بلکہ تمام اشخاص بلارو  
درعایت و مساوی قانونی حفاظت کا پھل پائینگے اور جو اشخاص  
ہماری ماتحت و صاحب اختیار ہونگے انکو یہ ہمہ ہمارا سخت حکم ہے کہ  
وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کی طرح دست اندازی  
نہ کریں اور نہ نہایت ناخوشنودی کے مستوجب اور مورد عتاب ہونگے  
مزید برآں یہ ہمہ ہماری مرضی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری رعایا لالچ  
نسل و قوم آزادانہ ہماری نوکری میں وہ عہدہ پائیں جنکے فرائض وہ  
اپنی علمیت و لیاقت و دیانت سے بحسن و جود ادا کر سکیں

جو محبت باشندگان ہند کو اپنی سورتی زمین کے ساتھ ہے وہ ہم بخوبی  
جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے ہیں اور انکے تمام حق اور مافیہ حق اس سے  
مستعلق ہیں بخیال مطالبہ و مالگذاری سرکار محفوظ رکھینگے اور نیز  
یہ ہمت ہے کہ عموماً تجویز و نفاذ قوانین میں قدیم حقوق رسم و رواج  
ہندوستان کا بخوبی خیال رکھا جاوے ہر کو ان خرابیوں اور مصیبتوں کا جو  
ہندوستان پر اولوالعزم اشخاص کے افعال کے سبب آئے جنہوں نے  
بذریعہ جھوٹی خبروں اور ناراست افواہوں کے اپنے ملکی بھائیوں کو دھوکا  
دیکر بر ملا بغاوت پر بر انگیزتہ کیا و کمال افسوس و رنج ہے میدان



جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں ہماری قوت ظاہر ہو گئی۔ اب ہم  
 ان اشخاص کے جرایم جو اس طرح دھوکے میں آئے، مگر اپنے فرائض کے  
 راہ راست پر آنا چاہتے ہیں، معاف کر کے اپنا دم ظاہر کرتے ہیں۔  
 اب بھی ایک صوبہ (اودھ) بخیال تخفیف خونریزی و امن دہی ممالک  
 ہند، ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے، اکثر ان اشخاص کو جو  
 بلوہ گذشتہ میں، بخلاف ہماری سرکار کے مرکب جرائم ہوئے تھے،  
 چند شرائط پر اتید معافی دی ہے، اور ان اشخاص کی نسبت جنگ  
 جرائم، حد معافی سے باہر نہیں سزا تجویز کر دی ہے، ہم اپنے نائب  
 السلطنت کا یہ کام مقبول و منظور کرتے ہیں، اور مزید برآں  
 مرقومہ ذیل مشنر کرتے ہیں۔

ہماری رعایت اور معافی تمام مجرموں پر عام ہوگی، سوائے ان مجرموں کے  
 جن کا قتل رعایا کے انگریزوں میں براہ راست شریک ہونا ثابت ہو چکا  
 ہے، یا آئندہ ہوگا، ایسے اشخاص کی نسبت مقتضای انصاف  
 تعیل ترحم سے باز رکھتا ہے۔

جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ اپنی مرضی سے قانون کو بجاہ دی، یا جو  
 اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے، انکی صرف جان بخشی کی  
 کفالت ہو سکتی ہے، بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرنے وقت

اُن حالات کا جنگی نسبت وہ حلقہ اطاعت و انقیاد اُتارنے پر آمادہ ہوئے  
 بخوبی لحاظ کیا جائیگا۔ اور اُن اشخاص کی نسبت جنکے جرمیم بہ سبب  
 سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے امان لینے کے لئے جو مفسد  
 مزاج شخصوں نے پھیلائے ہیں واقع ہوئی۔ بڑی رعایت اور ترقی  
 کی جائیگی۔ تمام اشخاص کی واسطے جنھوں نے برخلاف سرکار ہتھیار  
 باندھے تھے۔ ہم بذریعہ اعلان ہذا بلا شرائط جان بخشی معافی اور  
 تمام جرائم کے جو اُنسے برخلاف ہمارے تحت اور ہماری منزلت کے  
 سرزد ہوئے۔ اپنے اپنے گھروں کو واپس آئے اور با امن شغل میں  
 مشغول ہونے پر ہائی دیتے ہیں۔

یہہ ہماری شاہانہ خوشنودی ہے کہ یہہہ رحم اور ہائی کے حدود  
 تمام اُن اشخاص پر۔ جو آئندہ جنوری کی یکم تاریخ سے پہلی اسکی  
 شرائط پر کار بند ہوں وسیع کی جائیں۔

جس وقت خداوند کریم کے فضل و عنایت سے اندرونی امن و چین قائم  
 ہو جائیگا۔ اُس وقت ہندوستان کی صنعت و حرفت اور دست کاری کو  
 ترقی دیتے۔ اور عامۃً خلایق کے رفاه و فلاح کے کام پھیلانے۔ اور  
 اسکے باشندگان کی بہبودی اور فائدہ کی واسطے۔ اسکا انتظام و حکمرانی  
 کر نیکی ہماری عین خواہش ہیں۔ اکی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہے۔

انکی خوشنودی اور رضامندی میں ہماری حفاظت دے اور انکی امنی  
اور شکرگزاری میں ہمارا عمدہ انعام دے خدا قادر مطلق ہمارے ہمارے  
ماتحت صاحب اختیار و نیکو دہماری رعیت کی بہبود کی واسطے ہماری  
یہ خوشنشین پورا کر نیکی توفیق بخشنے دے یکم نومبر ۱۸۶۰ء

## باب تیرھواں طرز حکومت انگلستان

حکومت ایک مقررہ قاعدہ ہی جسکے ذریعہ سے ایک ملک کا انتظام کیا جاتا ہے :  
مالک متحدہ گریٹ برٹن آئرلینڈ اور سکاٹلینڈ میں اسکا شاہ یا ملکہ اور دو  
ہوز پارلیمنٹ کے حکومت کرتے ہیں جو کہ تین ارکان سلطنت کہلاتے  
ہیں۔ اور اسکی تفصیل یہ ہے۔ اُمراء۔ پادری۔ اور عوام۔ گورنمنٹ کے  
فرائض یہ ہیں کہ اپنے اہل ملک کی واسطے بطور رعایا کے قانون بنائے  
اور انکو مؤثر کرے :

اس ملک میں کوئی تفریق شاہ اور ملکہ کے اختیارات میں نہیں ہے : انکا  
عہدہ سلاطین و سلاطین ہے : ایک شاہ کے مرنے پر دوسرا وارث ہوتا ہے  
رشتہ میں مرد کو عورت پر زیادہ ترجیح ہے۔ اسطر سے سب سے چھوٹا  
لڑکا موجودہ تخت نشین کا اپنی بڑی بہنو کی موجودگی میں تخت نشین  
ہو سکتا ہے : ہاں لڑکی اپنے چچا زاد بھائی کی موجودگی میں تخت نشین ہوگی :

تاج اس ممالک کا صرف پرائسٹنٹ مذہب والا رکھ سکتا ہے :  
 بادشاہ کا جسم پاک ہے : وہ قانون سے بری ہے : کوئی قانون  
 پارلیمنٹ کا انکو پابند نہیں کر سکتا : جب تک کوئی تخصیص نہ ہو یہ بھی  
 نیا اصول قانونی ہے کہ : اتنے کوئی جرم سرزد نہیں ہو سکتا : وہ کسی  
 حرکت کی ذمہ دار نہیں ہیں : اور نہ انکی غلطی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا  
 انکو جرم کی معافی اور مہر مون پر رحم کرنے کا اختیار ہے : وہ فیض  
 اور عزت کا چشمہ ہیں : وہ کل رؤسا کو خطابات کل فوجی و دیوانی  
 انعامات : اور متعہ ان خدمتوں کے صلے میں عطا کرتے ہیں جو قدر کے قابل ہوں  
 کوئی باشندہ کسی غیر ملک کے شاہ کا تمغہ یا خطاب بلا خاص  
 منظوری نہیں قبول کر سکتا :

شہزادہ ویلز ملکہ کے سب سے بڑے لڑکے اور ولیعہد سلطنت ہیں انکو  
 بہت سے خطابات ملے ہیں : قانوناً انکے اور انکی بیوی کے جسم کی  
 پوری محافظت کی جاتی ہے : اگر بڑا لڑکا مر جاوے تو اسکا دوسرا  
 بھائی شہزادہ ویلز ہو جاوے گا :

جلسہ لارڈز یا امرایا بطرح سے کہ : وہ مشہور ہے : اتر ہوز آف  
 پارلیمنٹ رتبہ میں شاہ سے دوسرے نمبر پر ہے :  
 کوئی ممبر جسکا کہ دیوالا نکل چکا ہے : ہوز آف لارڈز میں نشست

ہنرین کر سکتا ہے اور نہ اسے زنی جب تک کہ وہ اپنے دعویداروں کو راضی نہ کرے یا اپنا دیوالیہ پن دور نہ کرے ۔

ہوز آف کامنز یا لور ہوس میں وہ لوگ شامل ہیں کہ جنگجو عیالت بست کی واسطے پارلیمنٹ میں تجویز کرتے ہیں عموماً وزارت میں آپ حسب ذیل عہدیدار ہوتے ہیں ۔

۱ فہرست لارڈ ٹریزری خزانجات (جو وزیر اعظم ہوتا ہے)

۲ لارڈ چنسلر

۳ لارڈ پریسیڈنٹ کونسل

۴ لارڈ پریوی سیل

۵ چنسلر خزانجات ۔

۶ سکریٹری آف اسٹیٹ معاملات اندرونی ۔

۷ سکریٹری آف اسٹیٹ معاملات خارجیہ ۔

۸ سکریٹری آف اسٹیٹ معاملات نوآبادیان ۔

۹ سکریٹری آف اسٹیٹ معاملات ہند ۔

۱۰ سکریٹری آف اسٹیٹ معاملات جنگ

علاوہ ہوز آف لارڈز کے ایک اور ہین کہ جسکی نسبت عوام

انگلستان بہت متوجہ ہیں اور وہ یہ ہے کہ آئندہ سے گرجا گھر ونگو

شہر نیوکی معاف

روپیہ سرکاری خزانجات سے نہ دیا جاوے۔ لیبرل لوگوں نے اسکی اعانت کا وعدہ کیا ہی۔ اور کانسر ویٹو مخالف بین۔ لیبرل کہتے ہیں کہ یہ بھی ظلم ہی کہ عوام کے ٹکس سے کہ جسمین عیسائی مسلمان ہنود اور دیگر مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ عیسائی پادریوں کی پرورش کجاوے کہ جنکا کوئی حق اُن ٹکس دینے والوں پر نہیں ہے۔

**فساد ایرلینڈ** ایرلینڈ کی نسبت جو اکثر وزارت اور امریاں ایرلینڈ میں نا اتفاقی رہتی ہیں اور جسکی بدولت پچھلے سالوں میں اسقدر سخت بخت ایرلینڈ کے لوگوں نے کی۔ اور اسقدر بازار خونریزی اور کشت و خون گرم رہا۔ اور قریب تھا کہ بالکل بلوہ ہو جاوے۔ اسکی وجہ چند ایریش لوگوں کی خروجی اشتات ہیں کہ جنکو انگلستان بوجہ اپنی چند حکمت عملیوں کے نہیں دے سکتا۔ اسوقت انگریزی پارلیمنٹ ایریش ممبروں کی تعداد اسی ہے۔ یہ لوگ ممیہ ان ایریش پارٹی۔ یا پارل ایٹی کہلاتے ہیں۔ آخر الذکر نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایریش کے سرغنہ ہوز آف کامنس میں مسٹر پارنل ہیں کہ جنکا ساتھ بادجو ڈاکٹی غلطیوں کے کوئی تہدد ایرلینڈ کو ملنا مشکل ہی۔ انہیں کی وجہ سے یہ نام پڑا۔

جولغاوت آمیز تحریریں اخبارات ایرلینڈ میں نکلتے ہیں۔ اسکا عشر عشر بھی ہمارے ہندی اخبارات میں نظر آوے تو اس میں کوئی شبہ نہیں

کر سکتا کہ اُس روز ملک کے کل مطالب پولیس اور مجسٹریٹوں کے ہاتھوں  
میں ہوں تقریرون میں علانیہ بغاوت کی ترغیب دیجاتی ہے لیکن  
یہہ انگریزی طرز حکومت ہے کہ جسکی بدولت ایک لفظ بھی اُنکے خلاف  
سوائے گالیوں کے دینے کے یا اُنکے رفقا کا کوئی بس نہیں چلتا۔  
پارلیمنٹ کے اندر تک یہہ لوگ اپنی زبان درازی سے باز نہیں آتے۔

## باب چودھواں نقشجات کارآمد

۱۸۵۲ء کے شمار کے مطابق قیصر کی عملداری کا اندازہ  
حسب ذیل مرقوم ہے۔

روی زمین پر قیصر کی  
عملداری کا نقشہ

اسمائے ممالک	مربع میل زمین	آبادی	محصول روپیہ
گرت برٹن و آئرلینڈ	۱۲۱۱۱۵	۳۶۳۰۰۰۰۰	۸۷۲۰۵۰۰۰
انگریزی عملداری متعلقہ ہند	۱۵۵۸۲۵۴	۲۵۸۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰۰
ہند کے علاو مشرقی عملداری	۳۰۰۰۰	۰۰۳۹۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰۰۰
آسٹریلیا	۳۱۸۱۲۴۴	۳۱۰۰۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰۰
شمالی امریکہ	۳۶۲۰۵۰۰	۴۶۵۰۰۰۰	۷۱۸۵۰۰۰۰
گینی وغیرہ	۱۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰۰۰
آفریقہ	۲۷۰۰۰۰	۲۳۵۰۰۰۰	۵۸۶۵۰۰۰۰

۱۵۵۰۰۰۰	۱۳۵۰۰۰۰	۱۲۵۰۰۰	ویسٹ انڈیز وغیرہ
۲۵۵۰۰۰۰	۱۷۵۰۰۰۰	۱۲۰	یورپ میں علاوہ گریٹ برٹن
۵۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۹۶۱۷۱	متفرق عملداری
۲۰۸۰۰۰۰۰۰	۳۱۰۲۳۵۰۰۰	۸۹۹۰۰۰	جملہ

## شعر

سلطنت بقیصر ذی جاہ کی ..... دیکھو شوکت بہت ہنشاہ کی !  
 قیصر کے ہم عصر سلاطین یورپ جو ابھی سریر  
 آرا میں اُنکے ناموں کا نقشہ :

اسمائی سلطنت	اسمائی سلاطین	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس
آسٹریلیا	شہنشاہ فرانسس جوزف	۱۸ اگست ۱۸۳۷ء	۲ دسمبر ۱۸۵۹ء
اطالیہ	پادشاہ ہمبرٹ	۱۳ مارچ ۱۸۵۴ء	۹ جنوری ۱۸۷۹ء
انگلستان	ملکہ وکٹوریہ قیصرینہ	۲۴ مئی ۱۸۱۹ء	۲۰ جون ۱۸۳۷ء
اولڈن برگ	گریڈ ڈیوک نیکولس	۸ جولائی ۱۸۵۲ء	۲۷ فروری ۱۸۷۳ء
بلجیم	لیوپولڈ ثانی	۹ اپریل ۱۸۳۵ء	۱۰ دسمبر ۱۸۶۵ء
یوہیریہ	لوئس ثانی	۲۵ اگست ۱۸۵۵ء	۱۰ مارچ ۱۸۷۴ء
یڈن	گریڈ ڈیوک فریڈرک	۹ ستمبر ۱۸۵۲ء	۵ ستمبر ۱۸۷۶ء
پرتگال	دوم لوئس	۳۱ اکتوبر ۱۸۳۸ء	۱۱ نومبر ۱۸۶۱ء



پریشیہ	شاہ ولیم	۲۲ مارچ ۱۸۷۷ء	۲ جنوری ۱۸۶۱ء
ترکی	سلطان عبدالحمید خان	۲۲ ستمبر ۱۸۵۲ء	۳۱ اگست ۱۸۵۶ء
جرمنی (پریشیہ)	شہنشاہ ولیم	۲۲ مارچ ۱۸۷۷ء	۸ جون ۱۸۷۱ء
ڈنمارک	کرستین نهم	۸ اپریل ۱۸۷۱ء	۱۵ نومبر ۱۸۶۳ء
روس	شہنشاہ الکزنڈر ثالث	۱۰ مارچ ۱۸۵۵ء	۲ مارچ ۱۸۵۱ء
رومن جرج	پوپ لیوسینز دہم	۱۰ مئی ۱۸۷۱ء	۲۰ فروری ۱۸۷۵ء
ہسپانیہ			
سویڈن و ناروے	کنگ اسکارت ثانی	جون ۱۸۷۹ء	۱۸ ستمبر ۱۸۷۳ء
سیکس کوبرگ	ڈیوک آف رست ثانی	۲۱ جون ۱۸۷۱ء	۲۹ جنوری ۱۸۶۷ء
سیکس می نی جن	ڈیوک جارج	۲ اپریل ۱۸۷۶ء	۲۰ ستمبر ۱۸۶۶ء
لیکس ویم	گرنڈ ڈیوک چارلس الکزنڈر	۲۴ جون ۱۸۷۱ء	۸ جولائی ۱۸۵۳ء
سیکی	کنگ جان	۱۲ دسمبر ۱۸۷۰ء	۸ اگست ۱۸۵۵ء
فرانس (سلطنت جمہوریہ)	صدر مجلس سرگرمی	۱۵ اگست ۱۸۷۱ء	۱۳ جون ۱۸۷۹ء
گریس (یونان)	کنگ جارج	۲۴ دسمبر ۱۸۷۵ء	۹ جون ۱۸۶۳ء
مکینز سڈلز	جی۔ ڈی۔ ایف ولیم	۱۷ اکتوبر ۱۸۷۹ء	۶ ستمبر ۱۸۶۰ء
مکینز سورن	جی۔ ڈی۔ ایف فرانسس	۲۰ فروری ۱۸۷۱ء	۱۵ مارچ ۱۸۶۲ء
ورٹمبرگ	کنگ جارج فردرک	۱۸ مارچ ۱۸۷۳ء	۲۵ جون ۱۸۶۱ء

بسی ڈائریکٹ	جی۔ ڈی۔ سلوئی چھام	۱۲ ستمبر ۱۸۳۷ء	۱۳ جون ۱۸۳۷ء
ڈائریکٹ	کنگ ولیم ثالث	۱۹ فیبروری ۱۸۷۱ء	۱۷ مارچ ۱۸۲۹ء

نقشہ عساکر سلاطین یورپ ۱۸۸۲ء کی شروع میں ممالک یورپ کے

عساکر وغیرہ کا اندازہ بڑی تحقیقات سے کیا گیا ہے اور اسی شمار کے مطابق یہ نقشہ تیار ہوا ہے۔ مخفی نہ رہے کہ افواج و اقواب مقوم ذیل سے ہر اور زرد فوج نہیں مگر وہ فوج جو بروقت جنگ تیار ہو سکتی ہے۔

شعر

کتنی یورپ کے شہوں کی فوج ہے ! جس قدر ہی فوج و فنی اوج ہے !

اسم سلطنت	افواج پیدل	اقواب	رسالہ
آسٹریہ مع ہنگری	۱۰۷۷۱۰۴	۰۰۰۱۶۷۹	۲۱۱۲۶۲
اطالیہ	۲۴۰۰۰۷۸	۱۰۳۲	
بلجیم	۱۰۱۲۶۸	۲۵۰	۲۰۷۹۵
پرتگال	۱۲۸۷۷۸	۲۸۰	۱۲۹۷۳
ترکی عساکر سلاطانی	۱۱۰۱۶۰۰	۳۳۲۸	۹۶۰۰۰
جرمنی	۱۵۱۹۱۰۳	۲۸۰۸	۳۱۲۷۳۱
ڈنمارک	۵۰۵۰۰	۱۲۸	۳۰۰۰
روس	۲۴۸۹۳۳۳	۲۰۱۶	۴۶۲۵۸۹

۵۰۰۰۰	۶۰۰	۶۰۰۰۰۰	ہسپانیہ
۶۴۹۰	۲۸۲	۱۹۲۱۶۸	سویڈن
۹۰۰۰	۶۱۰	۲۰۲۰۰۰	سوزرلند
۲۰۵۷۱۹۶	۲۹۵۲	۲۰۵۱۴۵۹	فرانس
۵۹۵۶۸	۶۱۰	۹۱۸۲۰۲	گریٹ برٹن (انگریز)
۳۰۰۰	۱۰۸	۵۰۰۰۰	ناروے
	۱۳۰	۳۱۸۹۹۸	ہالند
			مالک بالکن جبین نیگیہ مشرقی رومانیہ گریس (یونان) مانیٹو رومانیہ اور سربوہ
۱۴۶۴۰۹۸	۱۷۹۸۵	۱۴۷۵۱۸۴	شامل ہیں

۱۸۸۷ء کے سرکاری بجٹ کے ضمیمہ

سے نقشہ مرقومہ ذیل تیار ہوا ہے

سلاطین یورپ کی

بحری طاقت کا نقشہ

مرکب اول درجہ سے مراد وہ جہازات ہیں جو ۸۵۰۰ ٹن سے

زیادہ وزن دار ہیں۔ مرکب درجہ ثانی سے مراد وہ جہاز ہیں جو

۸۵۰۰ ٹن یا اس سے کم ہیں

اسماء سلطنت	تیار مرکب	مرکب نیتاری	جملہ مرکبات
	دہر اول - دہر ثانی	دہر اول - دہر ثانی	دودی
گریٹ برٹن	۱۵ - ۱۶	۸ - ۹	۲۱
فرانس	۳ - ۱۲	۶ - ۱۰	۳۲
اطالیہ	۲ - ۵	۵ - ۰	۱۲
جرمنی	۱ - ۸	۰ - ۱	۱۰
روس	۲ - ۵	۴ - ۱	۱۲
آسٹریہ	۰ - ۶	۰ - ۱	۷
ترکی سلطان	۱ - ۳	۰ - ۱	۵

## نقشہ سلاطین ممالک ایشیا

اسماء ممالک	دارالامارت	ما تحت
سیریرہ	استرخان و قوبولک	زار روس
گرگس و گرجستان	تفلیس	زار روس
ترکستان	بخارا و سمرقند	زار روس
چینی تانار و منصورہ	کاشغر	فغفور چین
تبت	لاسہ لداخ	لاسہ بزرگ
کوچک ایشیا ایشیائی ترک	اسرنا بزرگ	سلطان قیصر روم

ارمن	ارض روم	سلطان قیصر روم
دیار بکر و کردستان	بطلس وغیرہ	سلطان قیصر روم
عراق عرب	بصرہ و بغداد	سلطان قیصر روم
شام	حلب دمشق و بیروت	سلطان قیصر روم
فلسطین	بیت المقدس	سلطان قیصر روم
عرب	مکہ - سنہ - مسقط و ید	سلطان قیصر روم
فارس	طہران - اسفہان - شیراز	بحکماء ایران
افغانستان	کابل و قندہار	امیر کابل
ہندوستان	کلکتہ - بمبئی - مدراس	ملکہ گریٹ برٹن قیصر ہند
برہما	آوا - منڈالی	ملکہ گریٹ برٹن قیصر ہند
سیام	بانگکوک	شاہ سیام
آنام و تانگین	ہوئی فودسائیگون	شاہ سیام
چین	پکن - نانکن - کانتون	فقہور چین
جاپان	یدو - سیاگو	فقہور چین
مجموعہ الجزائر	بٹاویہ - سینگاپور - ملا	فقہور چین

سروی زمین	سرقہ	مردم شماری
سلطنتِ برطانیہ	۸۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
سلطنتِ روس	۶۵۰۰۰۰	۰۷۲۰۰۰۰
سلطنتِ چین	۴۵۰۰۰۰	۴۵۰۰۰۰۰
سلطنتِ سلطانِ روم	۰۸۵۰۰۰	۰۲۵۵۰۰۰۰
سلطنتِ آسٹریہ	۲۴۰۰۰۰	۰۳۲۵۷۰۰۰
سلطنتِ فرانس	۲۳۹۰۰۰	۰۴۰۰۰۰۰۰

ہندوستان کے وظیفہ خوار انگریزوں کے ہندوستان میں مبلغ ۲۰۳۲۹۰۵۰ روپے

کی رقم ان انگریزوں میں تقسیم ہوئی جنہوں نے ہند کے متفرق محکمے اور سرشتوں میں وفاداری سے ملازمت کر کے وظیفہ حاصل کر لیا۔

آمدنی و اخراجات ہند سالانہ کی کل آمدنی ۷۵۷۹۸۷۰۰ روپے ہیں۔

کل اخراجات ۸۷۰۰۲۹۰۰

۸۷۰۰۲۹۰۰

۸۷۰۰۲۹۰۰ کی کل آمدنی ۷۵۷۹۸۷۰۰ روپے

خرچہ ۷۷۲۶۵۹۲۳۰

نقصان ۲۸۰۰۱۵۲۶۰

## باب پنزدہواں قیصر کے خوش واقارب

قیصر کے خوش واقارب

قیصر کے آل و اولاد کا مفصل حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہاں فقط قیصر کے انہیں اقربا کے نام بیان کئے جاتے ہیں۔ جسکا بار بار ذکر اس کتاب میں آیا ہوا ہے :

جارج سوم	قیصر کے جد حقیقی
جارج چہارم (ڈیوک آف برنسوک)	قیصر کے عم بزرگ
ڈیوک آف یارک (فرڈرک)	قیصر کے دوسرے چچا
ولیم چہارم (ڈیوک آف کلس)	قیصر کے تیسرے چچا
ڈیوک آف گنیٹ (اڈورڈ)	قیصر کے والد
پادشاہ ہنور (ڈیوک آف کمبرلینڈ)	قیصر کے پانچویں چچا
ڈیوک آف سسیکس (اگنس فرڈرک)	قیصر کے چھٹے چچا
ڈیوک آف کیامبرج (اڈلفس فرڈرک)	قیصر کے ساتویں چچا
شہزادی شارلٹ (جواہر وقت وادیت تھن)	قیصر کی چھیری بہن
شہزادہ لیننگٹن	قیصر کا سوتیلی باپ
شہزادہ چارلس	قیصر کا سوتیلی بھائی
شہزادی فیوڈور	قیصر کی سوتیلی بہن

شہزادی و کٹوریہ میر بہ لونزا (ڈچس آف کینٹ)

ڈیوک آف کوبرگ

شہزادہ (بچہ بادشاہ) لیوپولڈ - شہزادہ

شہزادہ آلبرٹ - پرنس کنزٹ دوم

رشتہ کے رو (قیصر کا پھیرا بھائی بھی ہے)

ڈیوک آف ویکس کوبرگ

شہزادہ ارنسٹ

پرنس رائل شہزادی

شہزادہ فریڈرک ولیم ولیعہد جرمنی

پرنس آف ویلز (ولیعہد قیصر) ہندوستان

..... تشریف فرما ہو چکے ہیں

الکزنڈر - پادشاہ و نمارک کی بڑی شہزادی

شہزادہ آلبرٹ و کٹر - فرزند ولیعہد جنگی ہند

..... تشریف آوری کا بھی چرچا ہے

شہزادہ جارج فروڈرک ایضاً

پرنس الیس متوفی شہزادی

ڈیوک آف وارنبرو - داماد شہنشاہ روس جو بس

پہلے ہندوستان میں تشریف فرما ہوئے تھے

قیصر کی والدہ حقیقی

قیصر کا بڑا مامون

قیصر کا چھوٹا مامون

قیصر کا شوہر

قیصر کا نانا

قیصر کا جیٹھ

قیصر کا پہلا فرزند

قیصر کا پہلا داماد

قیصر کے دوسرے فرزند

قیصر کی بڑی بہو

قیصر کا پہلا پوتا

قیصر کا دوسرا پوتا

قیصر کا تیسرا فرزند

قیصر کا چوتھا فرزند



قیصر کا پانچواں فرزند	شہزادی بلینہ
قیصر کا چھٹا فرزند	شہزادی لویزا
قیصر کا سائن فرزند	ڈیوک آف وکسٹ واما و شہزادہ پرشہ جونی مال
	بمبئی احاطے کے سالار فوج ہیں -
قیصر کا آٹھواں فرزند	ستونی شہزادہ ڈیوک آف البنی
قیصر کا نوں فرزند	شہزادی میٹریس

## باب سو ملھوان قیصر کے جان لینے کی کوشش

قیصر کے جان لینے کی کوشش

اگرچہ جہان پناہ قیصر بطور دختر - زوجہ والدہ اور ملکہ کے تمام حقوق اپنے پورے طور ادا کرتی رہیں م تاہم ظالموں نے انکی جان لینے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فرگذاشت نہیں کیا۔ لیکن سچ ہی مصرع دشمن چہ کند چون جہربان باشد دوست! جس طرح حوادث آسمانی سے وہ ہر وقت بچتی رہیں۔ ویسا ہی ظالموں کے پتھوں سے بھی خدا تعالیٰ نے جنگ انگوائے حفظ و امان میں صحیح و سلامت رکھا ہی۔

۱۔ پہلی کوشش قیصر کے جان لینے کی سنہ ۱۸۴۷ء کے ماہ جون کی دسویں تاریخ کو ایک بادہ فروش کے شستر برس کے انگریز لڑکے

مستی اذورڈاکسفرڈ نے کی تھی۔ قیصر اپنے شوہر کے ہمراہ کانسٹیٹیو  
شن ہل نام کی ایک ٹیکری کی طرف روانہ ہوئی تھیں کہ راستے میں  
اُس لڑکے نے دو مرتبہ قیصر کو تاک کے اپنی بندوق سر کی رگروٹوں  
وقت بھلائی۔ عدالت کی جوری نے اُسے پاگل ٹھہرایا۔ اور سزا اس کے  
لئے یہہ تجویز ہوئی کہ وہ پاگل خانے میں ہی رہا کرے جب تک کہ قیصر چاہے  
۲۰ دوسری کوشش ستمبر ۱۸۷۲ء کے ماہ مے کی تیسویں تاریخ کو ہوئی تھی  
اس وقت جان فرانسس نام کے ۲۲ برس کے ایک انگریز جوان شخص نے  
اُسی ٹیکری اور اُسی مقام پر قیصر پر بندوق چھوڑی۔ اُسکے لئے بھائی  
کی سزا عدالت سے تجویز ہوئی تھی۔ مگر آخر کو تابہ زلیست شہر بدر  
کیا گیا۔

۲۱ تیسری کوشش اُس روز ہوئی جس روز کہ مذکور مجرم کی سزا کی  
تحقیف ظاہر کی گئی۔ قیصر اپنے محل سے گر جاگھر کو جا رہی تھیں۔ کہ  
اسمیں بین نامی ایک انگریز کوزہ پشت لڑکے نے قیصر کے گاڑی کے  
قریب آ کے بندوق اٹھائی اور چاہتا تھا کہ بندوق کو داغے کہ اسمیں  
ایک ورلڈ کے نے جو وہاں کھڑا تھا بین کا ہاتھ پکڑ لیا۔ آخر میں کو  
اٹھا رہے بینے کی قید کی سزا ہوئی۔ ایسے قید خانے میں کہ جہاں  
وہ ضروری ہنر سیکھا کرے۔

پانچویں کوشش ۱۹ دین ۱۵۷۹ء کو کانسیڈیشن ٹیکری پر ہلٹن نامی ایک  
آئرش معمار نے قیصر پر بندوق چلائی۔ اُس سزا میں سات برس  
شہر بدر کیا گیا۔

پانچویں کوشش رابرٹ پیٹ نامی ایک سابق فوجی سردار کے ہاتھوں  
ہوئی تھی۔ اور اُس کے لئے سات برس تک بے عبور دریای شور شہر  
بدر کی سزا ٹھہری۔

چھٹی کوشش ۲۰ دین ۱۵۷۹ء کو جبکہ قیصر ڈیوک آف کمبرج  
کے محل سے اپنی گاڑی پر سوار ہو کے روانہ ہوتی تھیں اُس وقت  
خود انھوں نے قیصر کے چہرے پر لکڑی کی ایک سخت ضرب لگائی تھی۔

ساتویں کوشش ۱۹ دین فیبروری ۱۵۷۲ء کو آرتھر آکوئر نام کے ایک  
سترہ برس کے لڑکے نے ایک خالی وٹکستہ بندوق قیصر پر داغی  
اُس وقت قیصر اپنے سپر سے لوٹے لیکن گام محل میں داخل ہو رہی تھیں

مجرم لڑکے کو ایک سال قید رکھا۔ اور کچھ ضررین بھی لگائی گئیں۔

۸۔ آٹھویں اخیر کوشش ۲ ماہ مارچ ۱۵۷۲ء کو وقوع میں آئی  
قیصر لندن کی سیر کر کے وینڈسٹر کے مقام پر واپس آئیں۔ اور جب قوت

اپنی گاڑی میں سوار ہوا چاہتی تھیں کہ ۲ اسیسین سکین نام ایک  
شخص نے بندوق سر کی۔ آخر سکین پاگل ٹھہرنے پر یہ جرم ثابت ہو

اور اس کا قید سے آزاد ہونا قیصر کی مرضی پر منحصر ٹھہرا۔

## باب سترھواں شہزادہ ولیعہد بہا کی سوانح عمری

شہزادہ ولیعہد بہادر پرنس آو ویلز آبرٹ آو رومینیہ قیصر علیا کے دوم فرزند ہیں۔ حال انکا تحفہ جیوبلی میں کئی مقام پر لگیا تاہم ناظرین کی کامل آگہی کے خاطر بیان انکی زندگی کا مختصر حال زمر نو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ شہزادے نہم نویمبر ۱۸۹۲ء کو پیدا ہوئے۔ انکی تربیت و تعلیم کی کیفیت آگے بیان ہو چکی ہے۔ لہٰذا انکی حالت میں یہ شہزادے آؤنبرو کی ہائی سکول میں داخل ہوئے اور پھر آکسفورڈ اور کمبرج کے طالب العلم بنے۔ ۱۹۱۳ء میں ڈنمارک کی شہزادی الکزنڈرہ سے انکی شادی ہوئی جس سے اب انکو پانچ فرزند حیات ہیں۔ ولیعہد بہادر کے فرزند و نکاح حال آکے مفصل بیان ہو چکا ہے۔ ۱۹۱۲ء کے اخیر ولیعہد بہادر سخت بیمار ہوئے۔ لکھنہ ہا بلک کڑوا آد میون نے اپنے صدق اعتقاد سے انکے صحت کے لئے دعا مانگی کیونکہ کل معالجوں نے عاجز ہو کے انکو خدا کے فضل کے حوالے کر دیا تھا۔

دسمبر مہینے کی ۱۴ روین تاریخ کہ اس شہزادے کے والد کی

وفات کا دن تھا۔ مریض کے حق میں بڑی بھاری تصور کی گئی۔

اکثر اشخاص کا قول تھا کہ اس تاریخ کو شہزادے کا بچنا مشکل ہی ہے۔ لیکن یہاں تو دعا کا تیر ہدف نشانہ ہو چکا تھا۔ اسی تاریخ سے کہ مشکل گنی جاتی تھی خدا نے انکو شفاء عطا کی۔ اور تندرستی کے آثار نمایاں ہوتے چلے۔ تھوڑے ہی ہفتوں میں شفا مئی کامل ہو گئی۔ اور پھر قیصر کی کل رعایا نے جو قلمروی برطانیہ کے زیر حکومت ہے۔ اپنے اپنے عبادت گاہوں میں شکریہ اس شافی مطلق کا ادا کیا۔ ۱۸۷۵ء میں پرنس آف ویلز بہادر ہندوستان میں تشریف لائے تھے۔ اسوقت انکی خیر مقدم میں رعایاے ہند نے اپنی وفاداری کی ثبوت میں جو کچھ جشن اور خوشیاں منانی ہیں وہ ابھی ہماری نظر و بین سمائی ہوئی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ جن لوگوں نے ولیعہد بہادر کی تشریف آوری کے جلسے اس اقلیم ہند میں ملاحظہ کئے تھے انکو اب لندن کی جیوبلی کے جلسے پسند نہیں آئے۔ یعنی میں ہمارے رئیس المسلمین ناخدا محمد علی صاحب روگھے نے شہزادہ بہادر کو ایک عمدہ پیگوندز کیا تھا۔ اس احقر کے والد ماجد نے انکی مدح میں ایک عمدہ قصیدہ انگریزی زبان میں تحریر فرما کر انکے پیش کیا تھا۔ اگر گنجائش ہوئی تو وہ کامل قصیدہ اس کتاب کی اخیر میں درج کیا جائیگا۔ مادہ تاریخ ہمیں فارسی ہی موزون کر دیا ہے وہ یہ ہے (چراغ ریاست)

ولیم ہد بہادر نے سڈرنگھم *Sundering ham* نامی ایک  
ملکت خرید کی ہے۔ جہاں آپ بذات خود زراعت اور مویشی کی فکر  
رکھا کرتے ہیں ۛ

ملک کی بہتری کی نیت سے آپ اکثر نمائش گاہوں کی ترقی میں ساعی رہتے  
ہیں۔ لندن کے ایچسیریل انسٹی ٹیوٹ کی فردین انہین کی جس سچی سے  
لکھا روپے کی رقم ہند کے راجہ اور نوابوں نے لکھی ہے۔ فرزند فانی  
تعلیم میں ولیم ہد بہادر نے اپنے والد کی تتبع کی ہے ۛ نوجوان شہزادوں  
کے خیالات لندن جیسے شہر میں اکثر منتشر رہا کرتے ہیں یہ سوچ کر  
ولیم ہد بہادر نے اپنے دونوں بڑے شہزادوں کو ایک اتالیق لائق کے  
ہمراہ ایک مرکب و ودی پر سوار کروادیا تاکہ گریطرح تمام دنیا کے  
دائرہ کے گرد گھوم کر اپنے مرکز اصلی پر آجائیں۔ جہاز میں علاوہ درس و  
تدریس کے ان نوجوان شہزادوں کو خلاصہ ہونکا کام بھی سکھایا جاتا تھا۔  
انہیں ہونہار شہزادوں کے ہند میں تشریف لائے کی خبر کے بیان ہو چکی ہے ۛ

## باب اٹھارواں جیو بیلی ہندوستان ۛ

ای مجاور قہری چشم بد دور ۱۹۵۰ء میں وہ صاحبہ قرانی۔ قہیر  
جہانی پیدا ہوئیں۔ اور اٹھارہویں سال یعنی ۱۹۳۸ء میں آپ سربراہ

نئے انچائس سال خود کی حکومت نوشیروانی میں کیسے کینے خوشی کے  
 حالات اور غمی کے سوانحات ایک خبی کے ساتھ مشاہدہ کر کے بعد  
 خدا خدا کر کے اب بفضلِ خدا ۱۸۷۱ء میں دورِ قیصری کا چھٹا سال  
 سالِ الم شہور بہ سالِ جیوبلی قیصر اپنیجا بہ وہ مبارک سال ہے  
 جو سیکڑوں بادشاہ و شہنشاہوں میں سے کسی ایک سکندر بخت  
 ہمایون رخت کو نصیب ہوتا ہے۔ اس دورِ قیصری کے باعث جو جو  
 خوبیاں و ترقیاں قیصر اور رعایائی قیصر کو حاصل ہوئی ہیں وہ پھر  
 پردہ دنیا پر مغفوق نظر آتی ہیں۔ لیجئے پہلے اس ہمارے ہندوستان  
 ہی کی سرسبزی و کھیلین کہ اس دورِ قیصری میں اسنے کیا کیا ترقیاں  
 کی ہیں۔ یہ ملک جو پہلے کہہ رہا تھا کہ مصرع میں موسم  
 بہار میں شاخ بڑیدہ ہوں، سو اب زبانِ حال سے پکار پکار کہ  
 کہہ رہا ہے مصرع ہی عطرِ زابہار گلِ نور سیدہ ہوں۔  
 [مسلم] اس دورِ قیصری میں تو ستارہ اقبال علم فی الحقیقت  
 فلکِ چہارمی پر عروج کر گیا ہے۔ نظر غور سے دیکھئے تو اسکی ایک ادنیٰ  
 نظیر یہ نمایاں ہے کہ ہندوستان کی کل یونیورسٹیوں میں ہندوستان  
 (العلوم) اب جو طلباء ہر سال امتحان دینے حاضر ہوتے ہیں انکی تعداد  
 پہلے کے بہ نسبت بیسوں سے تجاوز کر کے ہزاروں پر فہرست آگئی ہے۔

حالانکہ امتحانات کے اصول نہایت سچ و سچ اور مشکل در مشکل کر کے  
گئے ہیں۔ تاہم ہلاکشان رحمتِ علم اُسے آسان کئے ہیں کب چھوڑتے  
ہیں ہر مسئلہ مالا یخِ حل کو حل کرنے سے کبھی ہنہ نہیں موڑتے  
ہیں۔ دینیوی علوم کے وہ وہ غوامض جنکے دریافت کر نیوالے ہندوستان  
کے نامی گرامی شہروں میں بھی نایاب تھی۔ آج وہ دورِ قیصری میں دیہاتی  
لڑکے بات بات میں ویسے مسائل حل کر دیتے ہیں۔

**کتاب :** دینی و دنیوی کتب جنکا امیر اُمرا کے کتب خانوں کے  
سوا اور کہیں پتہ تک نہیں لگتا تھا۔ آج وہ دورِ قیصری میں عمدہ خط  
اور بالکل صحت کے ساتھ کوڑیوں کے مول سرباز فروخت ہو رہی ہیں۔  
**اخبارات :** قیصر کے اس بچا س سال کے دور میں علم و کتب  
کی جسطرح ہند میں افراط ہوئی ہے وہی طرح ہند کے ہر زبان  
میں اخبارات بے احصاء برہی سہویت خریدار رازانی کے ساتھ شایع  
ہوتے ہیں یہاں تک کہ مثلاً قان اخبارات کو بھی یہ کلمہ پڑھوایا  
کہ ہمارے یہاں اس کثرت سے اخبار آتے ہیں کہ اب لکھنے کو لے تک کی تو  
نہیں آتی۔ مگر یاد رہے کہ جن چیزوں نے یورپ کو افلاس سے  
چھڑا کے مالا مال اور نو ہمال کر دیا۔ انہیں شیاعتِ اخبار ایک  
مقدم چیز گنی گئی ہے۔



صحت

ہندوستان میں صحت کی حفاظت کے لئے اس زمانے میں کیا صورتیں تجویز کی گئیں کہ ان سے افز و ظاہر ممکن نہیں۔ علم تشریح اس طرح پڑھائی گئی کہ اب سے حکمت کو مگنی طاقت پہنچائی ہے۔ جابجا دار الشفا میں اور دوا خانے آباد۔ ستیلا کے ٹیکا لگانے والے ڈاکٹر وکی کثرت ہی جو کہ گھروں گھر پھرتے ہیں موقع موقع پر باغ و بیچے لہلہا رہے ہیں۔ عمدہ پانی بذریعہ نہر و نل کے ہر جا اور ہر ملک طبقہ کے ساکنوں کو بخوبی میسر ہے۔ ان سیحانی ڈاکٹروں نے مرض ہضم کے معذوریت کے خاطر ایک اعجاز عیسوی دکھلایا جو جو صورتیں اس دفعہ کی کی گئیں اور کی جاتی ہیں ان سے عیان ہے۔

زراعت

اس دور میں زراعت کو وہ ترقی حاصل ہوئی ہے کہ قحط کا نام مطلقاً مٹ گیا۔ پھل پھول ساگ ترکاری آجکل وہ میسر آتی ہے کہ جس کا نام تک نہیں سنا تھا۔

سہولیت سفر

دور قصری کے پہلے ہند کی مسافری کا یہ حال تھا کہ مسافر چاہے وہ کچھ دُور ہو منزل مقصود کو پہنچنے کے قبل سختی سفر سے لاغر و مٹھنی کر دیتی تھی۔ اب آہنی سڑک و مرکب و دودی کے ذریعہ سے ہفتوں کی مسافت گھنٹوں میں

طی ہوتی ہی وہ بھی نہایت سہولیت و آرام کے ساتھ سڑکین  
پختہ تیار ہوئیں۔ ریلوے تمام ہند میں ۱۳ ہزار میل ایسی پھیلی کہ  
ندیوں کے خطوں کو نقشے میں مات دے دی ہے۔ سہولیت سفر  
کے لئے ہر ہندی پریل موجود ہے۔ غرض

جدھر دیکھئے خیر ہی خیر ہے! سفیر بہ بہنیں باغ کی سیر ہے!  
[کارخانے] اسی دور قیصری میں سلیم کے ذریعہ سے کپڑے بنے  
کا پہلا کارخانہ ۱۸۵۷ء میں بمبئی میں جاری ہوا تھا۔ اور اب تمام  
ہندوستان میں کوئی ایک سو نو کارخانے ہیں کہ جن میں قریب ایک لاکھ  
آدمیوں کے روزی پاتے ہیں۔

[ٹلگراف] ہماری قیصر و کٹوریہ تخت انگلند پر سب سے پہلے  
۲۰ دین جون کو جلوس فرما ہوئی تھیں۔ یہ بہ خیر ہندوستان میں  
بہت سرعت سے روانہ کی گئی مگر بمشکل ۲۵ دین اگست کو یعنی  
دو مہینے سے زیادہ عرصے میں یہاں شایع ہوئی۔ اب قیصر کے  
دو مہینے ٹلگراف کے ذریعہ سے کوئی دو گھنٹے کے عرصے میں لندن  
سے یہاں خبر آ جاتی ہے۔ فقط ہندوستان میں پچیس ہزار میل  
تار برقی کھلا ہوا ہے۔

[ڈاک خانے] دور قیصری کے قبل ہندوستان میں بدقت تمام

قاصدوں کے ذریعہ سے خطوط روانہ ہوا کرتے تھے۔ اور ان کا خانو کی  
سہولیت اور رازانی سے ایک پیشے میں ہند کے جس شہر میں چاہو  
جاسکتی ہے۔

انتظام ملک ہندوستان کی بحلیہ کا نسلیں اور میونی سپالینا  
دور قیصری میں ہند کے حسن انتظام کی پورے گواہان دے رہی  
ہیں۔ اور تیسرے ہمارے معزز سابق ویسے ای مارکوس آوین کی  
سیلف گورنمنٹ تو ایک طرہ و زیبا ہے۔ پس اس طرح جس چیز  
کو غور کر کے دیکھئے وہ اس زمانے میں ترقی درجہ اعلیٰ کی روشنی  
دکھا رہی ہے۔

ہند میں جیوبلی کبان کبان ہوئی جشن جیوبلی کا تاجمل فقط ہندوستان کے

بڑے بڑے شہر و نین ہی نہیں ہوا بلکہ چھوٹے سے چھوٹے قریے  
میں بھی اسکی خوشی قسم قسم کی خوبیوں سے منائی گئی۔ اور اس طرح  
ہند کے راجہ و نوابوں کی اعلیٰ و ادنیٰ ریاستوں میں بھی بڑی شان  
و شوکت سے جشن ہوا۔ مختصر یہ کہ ہندوستان کی کل پچیس کروڑ  
آدمی قیصر کی جیوبلی میں شریک تھے۔ اور ملک برہما میں بھی  
جیوبلی بڑی جوش و خروش سے منائی گئی

ہند کی جیوبلی کا روز جیوبلی کا حقیقی روز تو ۲۱ دین جون کا

تھا۔ مگر بابت ناموافقیت موسم چارہینے پیشتر یعنی فیبروری کی ۱۶  
 دین ۱۷۰ دین تاریخ ہند کی جیوبلی کے لئے مقرر ہوئی اور انہیں دنوں  
 تمام ہندوستان میں جشن ہوا۔ ہندوستان کی جیوبلی انگلند کی  
 جیوبلی سے علیحدہ ہونے میں ایک لطف یہ بھی رہا کہ ہند کی پچیس  
 کروڑ رعایا کی خوشی کو پورے طور پر ملاحظہ فرمانے کے لئے قیصر کو  
 اچھا موقع ہاتھ آیا۔

قیصر کی بلند اقبال قیصر کے مانند بلند اقبال نصفت پسند بادشاہ  
 پروہ دنیا پر فی زمانہ شاد و نادر ہو گا۔ محل قیصر کا مانند باغ کے  
 اسکے نو ہمال و چشم چراغ پوتے پوتیاں و نواسے نو اسیوں سے  
 روشن اور سرسبز ہے۔ دنیا کے نامور شہنشاہ قیصر کی رشتہ  
 داری میں تسلک۔ دنیا کی ہر اقلیم میں قیصر کی عملداری موجود۔  
 قیصر کا خزانہ معمور۔ بحری و بری سپاہ ہیشمار۔ قیصر کی ریاست  
 میں جواہرات و سونا چاندی کی کانیں موجود۔ علم۔ و ہنر۔ تجارت  
 زراعت کی غایت درجہ ترقی۔ رعایا کو مذہب و ملت کی پوری آزادی  
 ان سب خوبیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس قیصر علیا کو جیوبلی کا ورثہ نصیب  
 ہوا۔ اگر قیصر اپنی حکومت میں ذرہ بھر بھی ظلم و اراکھتیں تو یہ  
 باتیں ہر گز نصیب نہ ہوتیں۔

ہند کی جیوبلی میں لارڈ ڈفرن صاحب نے  
 قیدیوں کا آزا دہونا  
 باجائز قیصر پچیس ہزار قیدی فوجداری مقدمات کے سزا یافتہ  
 رہا کر دئے۔ اور دیوانی مقدموں کے قیدی جن کا قرضہ سو روپے  
 سے کم تھا۔ سرکاری خزانے سے ادا کیا گیا اور وہ سب ۳۰ قرضہ  
 جیوبلی کے روز قید خانوں سے چھڑائے گئے۔ اور اُس روز باقی ماندہ  
 زمین کا تمام محصول بھی معاف ہوا۔ لارڈ ڈفرن صاحب نے بھی ۸۷۲  
 میں کہ جب قیصر ہند کا خطاب ملکہ وکٹوریہ کو دیا گیا۔ سولہ ہزار قیدی  
 ہند کے قید خانوں سے رہا کر دئے تھے ۵

جیوبلی کی یادگاری  
 قیصر کی جیوبلی کی بقای یادگاری میں وکٹوریہ  
 لائبریری اندور میں قائم ہوئی۔ بھوپال میں پانی کا نل جاری ہوا  
 ریوہ میں دارالشفاکھولی گئی۔ گوالیار میں وکٹوریہ کالج  
 قائم کی گئی۔ بمبئی میں صنعت کا مدرسہ۔ جعفر سلیمان کا عورتوں کا  
 دواخانہ۔ دارالشفائی قیصری حکیم محمد باقر طبیب یونانی۔ اور کا  
 ہسپتال مستورات کے لئے ۵

جیوبلی میں کیا ہوا  
 طلبہ می مدارس کو ضیافت دی گئی۔ فقیر  
 فقر اکو کھانا کھلوا یا گیا۔ اور خیرات تقسیم ہوئی۔ آتش بازی چھوڑی  
 گئی۔ درباری اور بیوپاری مکانوں میں روشنی کی گئی۔ دریا میں

جہازوں پر بھی روشنی ہوئی۔ لشکر ریویو ہوا۔ گورنر۔ راجہ۔ نوابوں کی سواریاں نکلیں۔ مضامین پڑھے گئے۔ خطابات عنایت ہوئے۔ قیدی رہا کئے گئے۔ محصول معاف ہوا۔ میلے و بازار لگے۔ کالج دارالشفاء۔ کتب خانے قائم کئے گئے۔ تہنیت نامے اور سارکبادی کے ٹکراف و انہ کئے۔ اور عبادت خانوں میں خدا کا شکر ادا کیا گیا۔

**دور قیصری میں دھبہ** اس دور قیصری میں فقط ہندوستان کے غدر کا ایک دھبہ ایسا لگا ہوا ہے جو مٹائے نہیں مٹتا۔ اگرچہ اووہ انگریز لوگ اسکے یاد سے خون ٹپکاتے ہیں تو ادھر ہندوستانی لوگوں کے جگر و پیارہ ہوئے جاتے ہیں۔ مگر بصدق فعل الحکیم لا یجھلوا عن الحکمتہ ۱۷۲ء میں غدر ہوا جس کا ایک نہایت عمدہ نتیجہ نکل آیا۔ وہ یہ ہے کہ اقلیم ہند جسکی مردم شماری دنیا کی ایک نمس کہلاتی ہے۔ وہ ایک تجارتی چھوٹی سی جماعت کے زیر حکومت تھی۔ یہہ غدر ہی کا فیض ہے۔ کہ دنیا کا ایسا مشہور و معروف ملک ہندوستان اب قیصر کے زیر حکومت سلطنت برطانیہ میں شامل ہو گیا۔

**خطابات** علاوہ ان پہلے خطابوں کے جو ابھی جاری ہیں اس جشن جیو بلی کی یادگاری میں لارڈ ڈفرن صاحب نے بجا زت قیصر ایک نیا خطاب و قادیار علیا بند کے لئے جو ہندوستان میں ترقی علم کے

ساعی بن مقرر فرمایا ہے۔ مسلمانوں کو (شمس العلماء) اور ہندوؤں کو  
 (ہماہویا دیہی) ہے۔ یہہ خطاب نام کے قبل مستقل ہونگے جن علما  
 کو شمس العلماء کا خطاب عنایت ہوا ہے۔ انکو ایک خلعت حسین ایک  
 عمامہ اور ایک جٹہ ہی سرکار سے ملی ہے۔ اور ہماہویا دیہی والوں کو  
 ایک اُستنی شایعنی دستار اور ایک تریا یعنی شال ملی ہے۔ ایسے خطاب  
 جیوبلی کی جشن میں کثرت سے لوگوں کو دئے گئے ہیں جنکی فہرست عبت  
 طوالت کے اس کتاب میں گنجائش نہیں کر سکتی۔ مگر بڑے افسوس کی  
 بات یہہ ہے کہ ضلع بکینی میں کوئی صاحب بھی شمس العلماء نہیں  
 ہوئے۔ آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کچھ رد و بدل کر کے اکثر رؤساء  
 ہند کو دی موسٹ امینٹ آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کا خطاب عنایت  
 ہوا ہے۔ سینٹ میکیل سنٹ جارج کے خطاب بھی اہل ہند کو دئے  
 گئے۔ اسبطح نواب بہادر نواسہ دار بہادر۔ سردار خان بہادر۔  
 خان صاحب کے خطاب جن جن صاحبوں نے جالفشانی سے سرکاریہ  
 کی ملازمت کی اور بیشہ خیر خواہ بنے رہے انکو ملے ہیں۔ نیٹ کمانڈر  
 آف دی ایمپیریل آرڈر کا جنگو تمغہ ملا ہے۔ انہیں اول نمبر ہمارے مقرر میں  
 کلکتہ والے آئرلینڈ سید امیر علی صاحب میں۔ جولدن سے ایک  
 سیم صاحبہ کو پیہ لائے۔ اسی صورت بمبئی کے شریف دشتا مانکھی ٹیٹ بھی

سرموچکے ہیں۔ اور مدراس کے شریف رام سوامی مودیار اور کلکتہ کے شریف کو بھی سر کا خطاب عطا ہوا ہے :

**بمبئی میں جیوبلی**      جزیرہ بمبئی اصل میں کوئی چیز نہیں تھی مگر اس دور

قیصری میں اس جزیرہ نے وہ نام پیدا کیا کہ اب ہندوستان کا کوئی شہر اس سے لگا نہیں کھاتا۔ یوں تو کلکتہ آجکل پائنت ہے لیکن کیا عجب کہ آئندہ انگریز سرکار اسی کو پائنت ٹھہرا دے۔ اب ہوا بھانگی نہایت دلپسند فائدہ مند ہے۔ اور ولایت انگلستان بھی یہاں سے نزدیک تر ہے۔ بیوپاری یہاں کا سب سے بڑھکے ہیں۔ اور ہر ایک جشن کے وقت اہل بمبئی اور ورن پر سبقت ہی لیجاتے رہے ہیں۔ اس طرح جیوبلی کا جشن بھی بمبئی میں سب سے بڑھکے ہوا ہے۔ ۱۶ دین فیوری ۱۸۸۳ء کا روز جو ہند کی جیوبلی کے لئے مقرر ہوا تھا۔ اُس روز صبح سے تمام بمبئی میں ازدحام عام لگ گیا۔ ٹون ہال کے باہر دربار منعقد ہوا تھا زمین کوئی پچیس ڈیوٹیشن آئے ہوئے تھے انہوں نے تہنیت نامے لارڈ رے صاحب کو دئے۔ اور وہ پیغام تار برقی کے ذریعہ سے قیصر کے نام روانہ کئے۔ اُسی روز شام کو تمام شہر میں روشنی ہوئی تھی۔ سرکار کی طرف سے ایک لاکھ روپیہ روشنی کیلئے خرچ کیا گیا تھا۔ قیصر نے جس وقت ملک ہندوستان اپنے قبضے میں لیا اس وقت بھی روشنی



اور آڑو ہام ہوا تھا۔ ڈیوک اودھنہر کی تشریف آوری کے وقت اور ولجہد بہادر۔ اور ڈیوک اکنٹ کی تشریف آوری کے وقت۔ لارڈ پرن کی خدمت اور وکٹوریہ کا خطاب قیصر ہند سے مخاطب ہونیکار ویزہہ سب کے سب بڑے جشن کے روز گذرے ہیں اسین جشن جیوبلی کے روز کا آڑو ہام اور دھوم دھام اور سب کی روشنی علی الخصوص جہازوں کی روشنی ایک عجیب تھی لارڈ رے صاحب گورنر بہمنی کے دربار میں اس روز کی تقریر بھی نہایت دلچسپ تھی۔ اسکے بعد ہزار ہا طلبہ ائی مدارس ہند و مسلمان پارس کرچین یہودیوں کا ایک منہ و مین جمع ہو کے ضیافت کھانا ایک عجیب بات تھی بڑے بڑے ہائی سکول کے طلبہ شب کو شہر گشت کو نکلے تھے۔ ہاتھوین مشعلین اٹھانا گویا علم کی روشنی کالے ہاتھ آنا تھا۔ خیر اس سوا تمام بمبئی کے دیول گر جاگھر۔ تھانے۔ آتشکدے اور مساجد میں روشنی کی گئی تھی۔ میدان میں ایک عجیب قطع کا ایسا بازار بنایا گیا تھا کہ جو برسوتیک یادریگہ غرض اب انگلنڈ کی حقیقی جیوبلی کے مفصل حالات کے تقاضے نے ہندوستان کی جیوبلی کو یہیں ختم کر دیا۔

## باب انیسواں قصاید در مدح جیوبلی :

محب مسدس دعا ئیہ من مدرس مصنف کتاب ہذا

شہنشاہانِ عالم کا جہان تک نام نامی ہو    سروپرنکے جب تک سایہ چتر گرامی ہو  
ہر ایک راجہ و دانشک اسکا اُلفت سدا ہی ہو    سر پر سلطنت کو اُس سے زیبا لیش ملی ہو

ہمیشہ دولتِ قیصر کی روز افزون جونی ہو!

مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

الہی خیر خواہ قیصری نواب احمد خان ! نصیر الدولہ نصرتِ جنگِ عالی دوداؤ نشان !  
جو میں سچے محبتِ مہدِ علیا شاہ انگلستان ! دعا کرتے ہیں دائمِ صدق دلتے اسکو یہ ہر آن  
ہمیشہ لشکرِ قیصر کو تائیدِ آسمانی ہو!

مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

ابنِ یونانِ شہنشاہِ کار ہے روشن چراغِ ایدل ! رہے گلزارِ ہستی میں یہ قیصر باغِ باغِ ایدل  
شہنشاہی ہے اس خاندانِ با فراغِ ایدل ! می فرتِ دائم پر رہے اسکا ایامِ ایدل  
مدرسِ سایہ افکن ہم یہ شاہِ جہانی ہو!  
مبارک جیوبلی کا جشن و بزمِ شادمانی ہو!

## قصیدہ اُردو و تقربِ جشن جیوبلی

من نتائجِ طبع جناب مولوی الطاف حسین صاحبِ حالی ؎

ہی عیدِ یہ کہ جشن کی یارب کہ سر آسہ    ہی جیوبلی ہی جیوبلی ہر اک کی زبان پر  
یہ عہد کہ گذرے ہیں رنج و کج چار آب    ست جنگ ہی یہ ہند کے حقین کہ بہتر

وہ دورِ تعصب تھا یہہ ہی دورِ اخلاق  
 مجنید پہ جیاگ ہوئی سنگ سے ظاہر  
 اس عہد ہمایون میں ہزار ایسے کرشمے  
 یہہ تہن مبارک ہی بہت جشنِ سُدہ سے  
 اس دورِ خجستہ میں وہ سب بچھکے شعلے  
 اس عہد نے وہ خون بھرے ہاتھ کئے قطع  
 بیٹوں کی طرح چاہتے ہیں بیٹیوں کو اب  
 جب بیٹیوں نے زندگی اس طرح سے پائی  
 اس عہد نے کی اکے غلاموں کی حمایت  
 دی اُسے شاہد سے یوں رسمِ سستی کو  
 نابود کیا اُسے زمانے سے ٹھگی کو  
 اس دور میں انسان ہی نہیں ظلم سے محفوظ  
 ای نازش برطانیہ ای فخر بر ترس  
 سچ یہہ کہ فتح کوئی تجھ نہیں گذرا  
 تسخیر فقط اگلوں نے عالم کو کیا تھا  
 بند اپنے فرایض میں مسلمان ہیں نہ ہندو  
 بچا ہی فقط چرچ میں اتوار کو گھنٹا

وہ جنگ کا موجود تھا یہہ صلح کا رہبر  
 ایران میں کیا جشنِ سُدہ اُسے مقدر  
 ظاہر ہوئے اس طرح کہ عقلمین ہو میں شد  
 وہ آگ نکلے کا یہہ بجھنے کا ہی منظر  
 تھی جنگی جہاں سوز لپٹ آگ سے بڑھ کر  
 جو پھرتے تھے بیٹیوں کے حلق یہ خجستہ  
 جو لوگ روارکتے ہیں خونِ نریِ دختر  
 دی زندگی اک اور انہیں علمِ پڑھا کر  
 انسان کو یہ سمجھا کہ انسان سے کمتر  
 گویا وہ سستی ہو گئی خود عہدِ کہن پر  
 اک قبر تھا اللہ کا جو نوعِ بشر پر  
 مظلوم نہ اب نیل ہی گھوڑا ہی نہ خجستہ  
 اسی ہند کے گلہ کی زبانِ ہند کی قیصر  
 محمود نہ تیمور یہ سبل نہ سکندر  
 اور تو نے کیا ہی دلِ عالم کو مستخر  
 معمور مساجد ہیں تو آباد ہیں مسر  
 سنگہ اور اوان گو بختی ہیں روزِ برابر

گوشتِ قیصر سے ہی ہر قوم گرانبار  
احسانِ مسلمانوں میں اسکے گران تر  
معلوم ہی اسپن میں موردِ لگا تھا جو حال  
جس وقت الزینہ ہوئی وان صاحبِ نسر  
حالت وہی اس ملک کی پہنچی تھی ہمارے  
گزشتہ تانہ اگر اسکا نشان ہند میں اگر  
اب ہند میں کشمیر سے تار اس کماری  
امید نہیں ہند کے راحت طلبوں کو  
گرہِ رکشیں اس عہد کی سب کیجئے تحریر  
ہی اب یہہ دعا حق سے کہ آفاقِ یمن شک  
قیصر کے گھرانے پہ رہے سایہ یزدان  
اور ہند کے غلو نہیں رہے سایہ قیصر

قصیدہٴ دعائیہ از جناب صغیر صاحبِ بلگرامی در مدح جشنِ جیوبلی

آہی و جہتیک پادشاہانِ جہان کو ہو  
آہی زور جب خانہ گوہرِ نشان کو ہو  
آہی و جہتیک پادشاہانِ جہان کو ہو  
آہی زور جب خانہ گوہرِ نشان کو ہو

مبارک جشنِ جوبلی قیصر ہند وستان کو ہو

خوشی اسکی صغیر طالبِ اردو زبان کو ہو

جہانک پادشاہوں کا ہر حصہ عشرتِ جہم میں  
اثر ہو خوردی کا جہتیک لگی طبعِ خوم میں

بدلتے جائیں جہتیک سال نو اس دورِ عالم میں  
دل افزائی کی فرائض ہو جہتیک لفظ و لکھ میں

مبارک جشنِ جوبلی قیصر ہند وستان کو ہو

خوشی اُسکی صفیر طالب اردو زبان کو ہو

جہاننگ گل پہ پیل ہوا گل میں سے خوشبو جہاننگ سچ سبیل میں ہی سبیل صورت گیسو

جہاننگ دلی شب ہو باغین شکو کھلے شبنو جہاننگ راستی ہو سرور میں اور سرور ہو دلجو

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو

خوشی اُسکی صفیر طالب اردو زبان کو ہو

جہاننگ ندیم ہی وصف میر و دھرت مرزا جہاننگ ناسخ و آتش کا ہی آفاق میں جو چھا

جہاننگ وق و غالب کا سخن ہی باخمن آرا جہاننگ لطف اردو گو ہی موقع اور پرش کا

مبارک جشن جوبلی قیصر ہندوستان کو ہو

خوشی اُسکی صفیر طالب اردو زبان کو ہو

طبعاً درجناب حکیم محمد باقر رضا مالک دارالشفاء قصریٰ

اواکن اولاً حمد الہی؛ پس آن نعت پیغمبر کما ہی؛ پس شاعر صافی شہ و کتوریت

بفرق است یہ باتاج شاہی؛ کہ ظل اللہ و اہل معدنک؛ باشد این روشن از مدہ تاباہی؛

شد از پنجاہ سال آن تخت آرا؛ مبارکباد از حکما بہ شہی؛

مصنف مولانا حافظ حکیم ظہیر احمد صاحب ظہیر ہسوانی شاگرد مولانا

قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون (انتخاب)

ہند میں کامگار قیصر ہند خلق میں نامدار قیصر ہند

کسکو قدرت مفا بلہ کی ہو وہی یا اقتدار قیصر ہند

ملک کو دی کمال آزادی : طام ہی اختیار قیصر ہند  
شاد و آباد ہوں تیرے اجاب : تیرے دشمن فسرار قیصر ہند  
انتخاب شعار جناب مولوی احمد ابو محمد صاحب غازی پوری

یہ حکم و حکومت یہ شان و تجل : یہ جہا و چشم کرو قمر ہو مبارک  
عدو کو مبارک عدم کی گلی ہو : تمہیں عیش و عشرت کا گھر ہو مبارک  
جو دن ہو تمہارے لئے ہو بڑا دن : تمہارے لئے ہر سحر ہو مبارک  
رہے عمر کو تا قیامت ترقی : ترقی تمہیں عمر بھر ہو مبارک  
مصنفہ جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب مہر اردو  
خلف شیخ ابراہیم صاحب وکیل ارہ :

جشن حیوبلی بارونق شد : وصفِ جشن کردہ کلکم  
وقتِ تحریر آواز آمد : و لکم و لکم و لکم و لکم

تقریب تہنیت جلوس منبت انور پنجہ سالہ ملکہ عجمہ خورشید کلاہ سکندر چشم دارا خد  
فریدون اختشام سحر احترام کسری سعدت خسر و منزلت خاقان البحرین قان  
البرین شہنشاہ برجیش شکوہ خسر و حق بروہ ہر حبشی قیصر ہند و ستان ملکہ معظمہ  
انگلستان ادا م اللہ سلطانہا و افاض علی المملین برہا و احسانہا  
نجستہ زمان ست فرخندہ روز : خوشی از زمین تا بگسردون بود

جغیر شهنشاه و کتوریا      که قصرش چو قصر فریدون بود  
 شده نام کسری ز نامش عدم      بشوکت بختت همایون بود  
 حکومت بیخاه سالش رسید      که رسمش درین ریح مسکون بود  
 جویلی بعیش و نشاط و طرب      بصد عمر و اقبال افزون بود  
 پس اعجاب ز تاریخ با تهنیت      بگو جشن عظمت همایون بود

ولله

چو شاهنشاه و کتوریا      جویلی نمودند با انبساط  
 پنهان سال تاریخ اعجاز گفت      مسرت فرا جشن عیش و نشاط

وله

جذب از فیض عطاریم گلستان      شد ز عطر گل سبزه این گلستان جان  
 غنچه منقار بلبل بم رنگ گل گفت      غنچه های گل شدند از فرط شاد و تر زبان  
 از نوید آید شاه عروسان حسن      شد غمیده از پی تسلیم سر و بوستان  
 فیض گستر عدل پرور ملکه و کتوریا      فخر خاقان فخر دار افر شاهان زمان  
 شد پاد در بند بزم جشن گاه جویلی      رفت بانگ چنگ قانون از زمین تا آسمان  
 از زمین تا چرخ چارم شد صد تهنیت      حکمران باشد همیشه ثانی صاحبقران

خواستم اعجاز تاریخ همایون از مسیح

گفت بادا جشن عید خمر و هند و سلاطین

نقطه سطر بالا از اخبار  
 سید اعجاز حسین  
 صاحب العبدی

## باب بیسواں اعلان قیصر بہ نسبت حیوبلی ہند

ترجمہ اعلان مصدرہ ہر محبٹی ملک عالیہ قیصر ہند و کوئین او انگلنڈ

۵ مارچ ۱۸۵۷ء کو ہر محبٹی نے ایک اعلان شاہی شہ فرمایا تھا جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جلد عوام اور خواص پر روشن رہے کہ بادشاہ و اقبال کو سلطنت کرتے ہوئے اسی جون ۱۸۵۷ء میں پچاس برس پور ہو جائے جو شین کہ اس پچاسویں سالگرہ کی خوشی کا اس گریٹ برٹن کی شہرک میں پر منایا جاو لگا۔ اور ہندوستان کی وفادار رعایا نے ۱۶ دین فیوری کو منایا ہی۔ اسکا تمام حیوبلی ہی۔ میں دلی سرت اور کمال فخر کے ساتھ بہ ظاہر کرنا کچھ غیر مناسب اور بیوقوف ہندین خیال کرتی ہوں کہ جب میں زندگی کے محض ابتدائی حصہ میں تین سلطنت ہوئی تھی اسوقت سے آج تک یہ بہ ظاہر حال اب میری زندگی کا آخر حصہ ہی زمانہ نے کتنے پلٹے کھائے اور کتنی بیش بہا اور قابل قدر قیام کیں اور اپنی سرت رفتار کے باعث کہاں پہونچا تاہم اسکے وہ پُر زور انقلابات جنکو ہماری سولج عمری اور لائف میں لفظ حوادث تعبیر کریں گے۔ سیر و دلو غیر مستقل اور میری زندگی کو معمول سے زیادہ مضطرب کر سکے۔ نہ زمانہ کے چند روزہ اور فانی خیرت خیر مستر توں اور بے انتہا کامیابیوں نے ہمار حالت کو معمول سے زیادہ ظاہر ہونے دیا گو مجھے اسوقت زمانہ کے رنج و راحت خوش و غم کی تفصیل منظور



نہیں ہے۔ اور نہ اس بات کی کوئی ضرورت سمجھتی ہوں تاہم ان میں سے غالباً  
 چند ہی باتیں قابل ذکر ہیں: اول اپنے پیارے اور مونس شوہر کی زندگی کا  
 وفاء کرنا جو دنیا کی آنکھوں سے نہایت ہی وحشت ناک اور بے لطف زندگی  
 دیکھی جاتی ہے۔ دوسرے اپنے پیارے نور چشم بچہ بزرگ فرزند کا اس پیری میں  
 کھوجانا جس کا صدمہ وہم و گمان سے باہر۔ باوجود ان باتوں کے مابدولت  
 و اقبال کو اپنی بے بہا کامیابیوں اور غیر معمولی اقتدار پر اپنے پیارے آسمانی  
 خدا کا تہ دل سے شکر بجالانا فرض عین ہے۔ خصوصاً اس جیوبلی کی مبارک  
 خوشی پر جو اس ہر دل عزیزی اور خوبی کے ساتھ بہت ہی کم بادشاہوں کو  
 دیکھنا نصیب ہوئی ہے۔ اس موقع پر مابدولت و اقبال اپنی خیر خواہ خانہ  
 وفادار ہندوستانی رعایا کو کبھی اپنے گوشہ دل سے نہیں بھلا سکتیں۔  
 جنھوں نے اظہار خوشی اور سامان آرائش میں اپنے حتی الامکان کوٹی وچ  
 نہیں اٹھا رکھا۔ اور صرف ہماری خوشنودی خاطر کے لحاظ سے باقی ماندہ  
 دولت کو کوڑیوں کے سول لٹا دی۔ مابدولت و اقبال کو امید ہے کہ ہماری  
 گریٹ برٹن کی رعایا بھی اظہار خوشی میں غیر معمولی حوصلوں سے کام لگی۔  
 اور قابل یادگار خوشی منائیگی۔ چونکہ مابدولت و اقبال کو عنقریب اپنے  
 نور چشم پرنس و ویلز کی پیاری لڑکی کو اسی یورپ کے ایک عالی قدر جرمنی  
 شاہزادہ سے بیاہنا ہے۔ اسلئے مابدولت و اقبال کو بڑا حوصلہ ہے۔

کہ بظاہر حال اپنی زندگی کے اس خزاں مبارک تقریب کو نہایت فرخ و صلگی  
 اور اولوالعزمی سے انجامِ دوں اور اپنے جان نثار ملکِ ہندوستان کے  
 والیانِ ملک اور راجاؤں کو مدعو کر کے انکی جان نثاری کی پوری قدر افزائی  
 کروں اور میں امید کرتی ہوں کہ جو خوشیاں جیوبلی میں انھوں نے  
 منائی ہیں اور اپنی سچی خیر خواہی کے باعث جو اولوالعزمیوں دکھائی ہیں  
 اسکا پورا معاوضہ میں اسی تقریب میں کر سکوں گی۔ مابعدِ دولت و اقبال کے  
 ارکانِ دولت کو لازم ہے کہ ایک مینجنگ کمیٹی بغرضِ تقریب و تحفہ خراج  
 و طرزِ اعزاز و مہمانی والیانِ ریاست منعقد کر کے ایک پروگرام شائع کریں  
 و دستخط و کٹوریہ قیصرہ ہند کو میں آؤ انگلنڈ۔

جب یہ اعلان شاہی شہر ہوا تو ۲۵ مارچ کو گولڈن ہال میں ایک  
 مینجنگ کمیٹی قائم ہوئی جس کے ارکان حسبِ ذیل تھے :

ہنریٹ ہائیس پرنس آف ویلز صدر انجمن :

ڈیوک کیمبرج نائب صدر انجمن :

لارڈ سالبری پرنس آف ویلز سکریٹری :

سر جیمس فرگسن جوائنٹ سکریٹری :

مسٹر گلاڈسٹون لارڈ ہارنگٹن۔ لارڈ کیمبرلی ممبرانِ منتظم :

اس کمیٹی میں عوام اور خواص کا اتنا جھوم تھا کہ شرکاءِ جلسہ کی تعداد

سات آٹھ ہزار سے کم نہ ہوگی۔ اول ڈیوگ و کیمبرج نائب پریسڈنٹ نے خاص جلسہ کو اعلان شاہی پڑھ کر سنایا۔ لوگوں نے توجہ اور ملی مسرت سے اعلان کا مضمون سنا اسکے اختتام پر عوام اور خواص میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ چیز کے بغیر شروع ہوئے مسٹر گلاڈسٹون نے یہ تحریک پیش کی کہ جو الیان ریاست ہندوستان بغرض شرکت تقریب تشریف لائیں وہ ابتدائے روز تا یوم رخصت گورنمنٹ کے مہمان منسوب ہوں۔ سب نے بالاتفاق اس تحریک کی تائید کی۔ لارڈ سائبیری نے یہ تحریک کی کہ جو الیان ریاست تشریف تقریب ہونا چاہیں انکی ایک فہرست گورنمنٹ آؤنڈیا سے مرتب ہو کر سکریٹری آؤ اسٹٹ کے پاس نہا جائے تاکہ میران منتظم کو اس فہرست ذریعہ امور انتظامیہ میں کافی مدد ملے۔ اور اس فہرست میں ہر نام کے ساتھ یہ مذکور ہو کہ وہ کتنے خدم اور حشم کے ساتھ آئینگے اور صرف لندن میں انکی شرکت محدود ہوگی۔ یا جرمنی میں بھی جائیں گے اس تحریک پر بھی سب اتفاق کیا۔ ڈیوگ و کیمبرج نے یہ تحریک کی کہ الیان ریاست ایشیائی دستور کے موافق ملکہ عالیہ کی خوشنودی کے لئے اسباب جہیز بھی لاسکتے ہیں۔ نیز ان الیان ریاست میں عورتیں یعنی بیگمات و رانیاں بھی داخل ہیں۔ بہ صدارت سکریٹری آؤ اسٹٹ فار انڈیا ایک مینجنگ کمیٹی کا قیام بھی ضروری۔ تاکہ وقتاً فوقتاً اس تقریب کے انتظام اسکے ذریعہ سوچے جائیں۔ اس تحریک کی بھی سب تائید کی اور بالاتفاق منظوم

ہوئی۔ سرجیس فرگوسن وزیرِ دول خارجہ نے تحریک کی کہ پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کر کے کمیٹی برخواست ہو۔ ڈیوک آف کیمبرج نے کہا کہ میں اسکی تائید کرتا ہوں۔ مسٹر گلاڈسٹون نے کہا کہ میں بھی آخر میں ہیرا یل مینس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کمیٹی برخواست ہوئی۔

## باب اکیسواں جوبلی انگلستان

انگلنڈ کی جوبلی جوبلی کی کیفیت اس کتاب کے پہلے باب میں واضح تر بیان کی گئی ہے۔ علاوہ اسکے اٹھارھویں باب میں بند کی جوبلی میں بھی اسکا حال مذکور ہو چکا ہے۔ اب یہاں قیصر کی حقیقی جوبلی جو ۲۱ جون ۱۸۷۷ء کو تمام انگلستان میں وقوع میں آئی ہے اسکا بیان کیا جاتا ہے۔ قیصر کی پچاس سال کی شہنشاہی و جہان پناہی سے انکو صاحبِ قرآن کہنا مناسب ہوا اور اسکی خوشی کے جشن کو جشنِ جوبلی قرار دیا اس جشن میں شریک ہونیکے لئے تمام روئی زمین کے بادشاہ اور انکے وکلاء انگلستان کے پایتخت دارالعلوم لندن میں حاضر تھے۔ اور قسم قسم کی زمین اسوقت لندن میں منی جاتی تھیں۔ آسمان اُس روز کھلا ہوا نہایت صاف تھا قیصر نے بھی اپنے معزز شوہر اور نعتِ جگر چھوٹے فرزند شہزادہ ایو پولڈ کی وفات کا غم نہ نمایا کی خوشنودی کے باعث بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ غرض یہ وہ

خوشی کا دن تھا کہ دنیا میں شاید شاد و نادر کسی کو حاصل ہوا ہو شمع  
سموم غم سے ہر ایک دل کو یا فراغ ہی آج!  
جو گل حب باغِ جہانین وہ باغِ باغ ہی آج!

۲۰ جون ۱۸۸۶ء کو لنڈ کے ونڈس کریسل

میں ایک دربار منعقد ہوا تھا جس میں جشن

جیوبلی کی خوشی و یادگاری میں روساء قومہ ذیل نے اپنے اپنے تہنیت  
نامے قیصر کے پیش کئے

(۱) ہز بانئیس مہاراجہ ہو لکر صاحب والی اندور جو سر لیل گرن کے  
ساتھ رونق بخش دربار ہوئے تھے

(۲) ہز بانئیس راد صاحب والی کچھن جو اپنے پولیٹیکل مینجمنٹ  
کرنل گڈ فیلو کے ساتھ شریک دربار ہوئے تھے :

(۳) ہز بانئیس مہاراجہ کوچ بہار و مہارانی صاحبہ جو اپنے  
پریوٹ سکریٹری سٹرنگٹن صاحب کے ساتھ تھے

(۴) ہز بانئیس ٹھاکر صاحب موروی جو کرنل ڈوڈ ہوز اپنے پولیٹیکل مینجمنٹ  
کے ساتھ تھے

(۵) ٹھاکر صاحب والی لیٹری جو اپنے پولیٹیکل مینجمنٹ  
کرنل نٹ صاحب کے ساتھ تھے

(۶) ٹھاکر ضاوالی امی گوندل جو مہجر ٹالسٹ کے ساتھ تھے :

(۷) نواب امیر اکبر آسمان جاہ بہادر وزیر حضور نظام حیدر آباد دکن  
ہمراہ کاک برن کے تھے :

(۸) بعد اسکے ہرنائیس نظام حیدر آباد جی سی۔ ایس ای  
کا ڈپوٹیشن میں ہوا جس میں نواب ظفر جنگ شمس الدولہ شمس  
الملوک اور سردار دلیر الملک سی ای ای تھے۔

(۹) پھر ہرنائیس مہاراجہ گائی کوٹ والی بڑودہ۔ جی سی ایس  
آی کا ڈپوٹیشن آگے بڑھا جس میں شہنشاہ شہنشاہ گائی کوٹ شریک تھے

(۱۰) ہرنائیس مہاراجہ بھرت پور۔ جی سی ایس ای۔ کا  
ڈپوٹیشن کر نل گنگا بخش کی شرکت میں پیش ہوا۔

(۱۱) ہرنائیس راجہ صاحب والی کیورتھ کے ڈپوٹیشن میں روزنڈ  
وڈ سید شریک تھے :

(۱۲) پھر کلکتہ کی میونی سیل کارپوریشن کی طرف سے سر بارلین صاحب  
کمشنر آوپولیس نے تہنیت نامہ پیش کیا۔

(۱۳) بعد اسکے کپتان مورلڈ صاحب نے بمبئی کی میونی سیل  
کارپوریشن کی طرف سے سپاس نامہ دیا۔

(۱۴) پھر سٹریٹس لاسن صاحب نے مدراس کے ۱۹۱ شہر کے

کل تین کروڑ بیس لاکھ رعیت کی طرف سے ایک عمدہ تہنیت نامہ پیش کیا :-

(۱۵) وہاں جہاں راجہ پرتاب سنگھہ - کے - سی - ایس - آئی - حاضر تھے

جو ولیعہد بہادر ہزاریل ہائیس پرنس آف ویلر کے ایڈی کلنگ تھے

— اسکے بعد ہزاریل ہائیس ڈیوک آو کناٹ نے مرقومہ ذیل تہنیت نامے  
قیصر کے پیش نظر کئے :-

(۱۶) اہالیان بمبئی و پونہ کا تہنیت نامہ -

(۱۷) بمبئی کی یونیورسٹی کا تہنیت نامہ -

(۱۸) ضلع احمد آباد کے موضع ساند کا تہنیت نامہ -

(۱۹) ضلع بمبئی کی گراند لاج کی طرف سے تہنیت نامہ -

ہند کی فوج کے ملکی سردار بھی وہاں حاضر تھے جنکے نام ذیل میں مرقوم  
ہوتے ہیں

۷ رسالہ دار شیر سنگھ صاحب

۱ - صوبیدار شیخ امداد علی صاحب

۸ - سردار بہادر رسالہ ڈائمیجر ظفر علی خان صاحب

۲ - رسالہ ڈائمیجر نور الحسن صاحب

۳ - رسالہ دار لال سنگھ صاحب

۴ - رسالہ دار حافظ محمد نور خان صاحب

۵ - رسالہ ڈائمیجر نادر علی خان صاحب

۶ - رسالہ ڈائمیجر اسری سنگھ صاحب

۱۰ - وردی میجر ہنس سنگھ صاحب

۱۱ - صوبیدار رابرٹ ایم خان صاحب

۱۲ - جمعدار لکچن صاحب

۱۳ - رسالہ دار محمد بخش صاحب

ان سب راجہ و جہا راجہ و نوابوں نے قیصر کے روبرو آداب و تسلیمات بجالائے۔ پھر سمجھن کو نیٹ ہڈ کا خطاب اور تمغہ کے جی۔ سی ایس۔ ای۔ قیصر کی طرف سے عنایت ہوا۔ اہالیانِ ڈیموٹیشن کو قیصر نے اپنے ہاتھ سے اپنی خاص تصویر خوبصورت لوح عاج پر کھینچی ہوئی عنایت کی۔ بمبئی کے کپتان مورلینڈ صاحب اور مدراس کے چارلس لاسن صاحب کو بھی نیٹ ہڈ کا خطاب اسی روز قیصر سے عطا ہوا۔

دورِ قیصری میں برطانیہ کی ترقی ۱۸۳۷ء میں جزائر گریت برٹن کے علاوہ بیرونجات سے گیارہ لاکھ مربع میل زمین پر برطانیہ کا عمل تھا مگر اب سال جیوبلی میں چوراسی لاکھ مربع میل زمین پر برطانیہ حکمران ہے۔ ۱۸۳۷ء میں جزائر گریت برٹن کے علاوہ نو کروڑ اور ۲ لاکھ آدمیوں پر برطانیہ کا فرمان جاری تھا مگر اب ۱۸۳۷ء کے دورِ قیصری میں کل ۴۸ کروڑ آدمی کا شمار کیا گیا ہے۔ علاوہ گریت برٹن کے ۱۸۳۷ء میں انگلستان کو دو کروڑ ۴۸ لاکھ پونڈ محصول ملتا تھا۔ اور اب ۱۸۳۷ء میں بارہ کروڑ بیس لاکھ پونڈ ہوئے ہیں۔ ۱۸۳۷ء میں بیرونی تجارت دس کروڑ بیس لاکھ پونڈ کی تھی مگر اب ۴۳ کروڑ پونڈ کی ہے۔

۱۸۳۷ء میں کل ۸۷ لاکھ ٹن کے جہازات تھے۔ مگر اب ۶ کروڑ بیس لاکھ ٹن کے ہیں۔ غرض مجمل طور پر خیال کریں تو دورِ قیصری میں برطانیہ کو حصہ زیادہ



ترقی حاصل ہوئی ہے۔ اسی صورت علم و ہنر - فلاسفہ - الیکٹریسیٹی - ٹلگراف  
ٹلفون - میکروفون - کسٹری - نجوم - آہنی سڑک - محکمہ پوسٹ و ٹیلیگراف  
طبابت وغیرہ کا قیاس کر لیجئے۔

قیصر کو بند سے کیا کیا نذرانہ ملا

مد راس والونکا تہنیت نامہ ایک چاندی کی

صندوق میں رکھا ہوا تھا۔ اور وہ صندوق یا قوت و فیروزوں سے مرصع

کی ہوئی جو کہ ایک خوبصورت ہاتھی کی پیٹھ پر دھری ہوئی تھی۔ وہ ہاتھی بھی

جواہر نگار تھا۔ جو کہ جشن جیوبلی میں قیصر کے نذر گزرا نا گیا۔ مد راس والونکا

دوسرا تہنیت نامہ بھی ایک عمدہ نقرئی صندوق میں دھرا ہوا تھا۔ یہی والونکا

تہنیت نامہ عا ج کی خوش نما صندوق میں دھرا ہوا تھا۔ جس پر تمام نقرئی

کام کیا گیا تھا۔ ہنگار والون کا تہنیت نامہ بھی قابل دید تھا۔ ہنگار ہائیں نظام

جید آباد کن کیٹرف سے ایک عمدہ نقرئی خان پیش ہوا۔ اہالیانِ پونہ نے

نقرئی صندوق روانہ کی۔ یہی کی یونیورسٹی سے نقرئی کاریگری کی ایک

صندوق روانہ ہوئی۔ سر پرتاب سنگھ نے ایک انڈیشن ہا جواہر کا ایک

نقرئی صندوق میں پیش کیا۔ ٹراوٹور کی عیسائی رعیت نے مڑ کو لیدر

سے ایک عمدہ صندوق تیار کر کے اس میں تہنیت نامے رکھ کر بذریعہ کورسٹ

مد راس روانہ کیا۔ اہالیانِ راجپوتانہ یعنی اجپیر و میواڑ والون نے ایک

وہاں طلا کاری کی قیصر کے نذر کی۔ یہی سے گرانڈ ڈسٹرکٹ لاج کا

جو تہنیت نامہ کیا تھا وہ چاندی میں مڑی ہوئی ہاتھی دانت کی صندوق میں رکھا  
 ہوا تھا۔ ہزار تیس ہزار جگہ کے تہنیت نامہ کے ساتھ ایک چھوٹا سا  
 شمع جو کہ نہایت عجیب و غریب عمدہ ساخت کا تھا اور ایک چاندی کا  
 گلدان۔ نواب میر اکبر آسمان جاہ بہادر نے ایک سونیکا گلدان اور  
 دوسری کئی نادر بیش بہا چیزیں قبضہ کے نذر گزرائیں۔ مہاراجہ کوچ بہار  
 کی طرف سے ایک عاج کا صندوق اور ایک پیش تختہ مرصع اور مہارانی صاحبہ  
 کوچ بہار کی طرف سے ایک رنگین لکڑی کا نہایت بدیش ہوا۔ پنجاب کی  
 انگریز لیڈیوں نے ایک تہنیت نامہ ہی روانہ کیا مگر بہت تکلف کیساتھ  
 رنگوں کے باشندہ کی طرف سے چاندی کی صندوق میں ایک تہنیت نامہ پیش  
 ہوا ہی۔ لیٹری کے ٹھاکر صاحب کی طرف سے دو عمدہ چاندی کے گلدان اور  
 دو پیالے چمچہ و زے جرے ہوئے تھے پیش کئے گئے۔ مہاراجہ ملتان نے  
 چاندی کی صندوق میں تہنیت نامہ روانہ کیا۔ اندور والے لالہ دیرونگا  
 نے تمام ہند کا ایک عمدہ نقشہ روانہ کیا۔ احمد آباد کے سونار و نعلیقہ کے  
 باشندوں نے تہنیت نامے کے ساتھ ایک چاندی کی شمع روانہ کی۔  
 گوندل کے ٹھاکر صاحب کی طرف سے ایک عمدہ نقرئی صندوق تھی۔ ہند کے  
 کاریگر استاد جو اندون نمائش گاہ کالونیل انڈیشن میں وہیں ٹھہرے  
 انھوں نے ایک آبنوس کا صندوق قابل توصیف صنعت سے تیار کر کے

ہمراہ ایک تہنیت نامہ کے پیش کیا تھا۔ اس طرح ہمارا جگہ گوالیار۔ سردارانِ کاٹھیاواڑ۔ ہمارا جگہ ایدر۔ ہمارا جگہ بھرت پور۔ سردار مہی کانہا۔ میر خیر پور ٹھاکر تھار۔ دیوان پالپور۔ نواب بہادر مرشد آباد۔ راجہ صاحب دھرم پور راجہ صاحب دہر انگڑہ۔ کوچن کے بنی اسرائیل لوگ وغیرہ وغیرہ نے بہت عمدہ قابل دیدار اشیاء بندہ سے روانہ کی ہیں جو سب ونڈا سر کیا سسل کے تاج خانے میں آراستگی کے ساتھ رکھی ہوئی ہیں۔ وہیں بادشاہانِ روی زمین کی طرف اس جیوبلی کی خوشی میں قیصر کو بھیجے ہوئے تحفے بھی ایک خوبی کے ساتھ رچے ہوئے تھے اور کل ممالکِ برطانیہ اور جزائرِ گرینڈ برٹن کے باشندوں کے نذرانے وہیں ساتھ ہی ساتھ تھے۔ ہمارا جگہ ٹرڈ وٹکور نے سونے چاندی سے مڑا ہوا آبنوس کا ایک ہاتھی روانہ کیا۔ اور دو ہاتھی دانت کے گلہ دان مرصع۔

سرنگپن کی صنعت جیوبلی کے روز ونڈا سر کیا سسل میں اشیاءِ نامورہ

جو کھولی گئی تھیں انہیں ایک مرصع طاؤس بھی تھا۔ جسکی قیمت چالیس ہزار پونڈ ہی۔ اور ایک برشیر برکابھی تھا کہتے ہیں کہ مرحوم ٹیپو سلطان اسکو پاؤن کے نیچے رکھا کرتے تھے۔ یہ بہت نہایت عجیب صنعت سے بنا ہوا ہی ٹیپو اشیاءِ سرنگپن سے لیکر جاج سوم کے نذر کی ہوئی تھیں۔

چندہ لیڈی ڈفرن ہمارا جگہ در بھنگا نے قیصر کی جیوبلی کی خوشی میں

دن ہزار روپے کی رقم کنونٹس آؤڈ فرن فنڈ میں زائد کر دی ۛ

انگلنڈ کی جوبلی کا خرچہ رسومات جوبلی میں قیصر نے اپنے جیب خاص سے

دن لاکھ روپے کی رقم خرچ کی ہے ۛ

ہند میں دوبارہ جوبلی ۱۸۸۷ء کے ۲۱ جون کا روز بزرگ روز

تمام ہندوستان میں ایک تہوار فرحت اندوز شمار کیا گیا۔ اگرچہ ۱۶ دین فیروز کا روز تو اعلیٰ ترین گندہا ہی ہے مگر ۲۱ دین جون کے روز بیدار ہوتے خواب سے ہی ہر طرف سے حجت علی النشاط حجت علی النشاط کی صدا

آتی تھی نیم بہار بلبل ہزار داستا کی طور پہ نغمہ سناتی تھی شمع

ساقیا بر خیز کہ شد صبح عید ۛ صبح تک اللہ سیوم جدید

غرض تمام ہندوستان میں ہر طرف توپوں کی سلامی کی شکستے شادمانی

کے ڈنگے بجا دئے تھے چنگے رباب کے نغموں نے محفلوں کو اندر سبہا کے

نقشے بنا دئے تھے ۛ فوجی مقامات میں درباری ضیافتیں ہوئیں ۛ

مگر مداس والوں نے تو اس روز اس خوشی کے جوش و خروش میں ایسی

شادمانی سنائی کہ باہر شاید ۛ

۲۷ دین جولائی ۱۸۸۷ء کو بمبئی کے

آئر ایبل دادا بھائی نور ورجی صاحب انگلنڈ میں رہنے والے ہندوستانیوں

ایک ڈیپوٹیشن جو کہ ایک تہنیت نامے کے ساتھ تھا۔ اپنے ہمراہ لیکے

قیصر کی جناب میں حاضر ہوئے۔ قیصر اُس ڈیپوٹیشن سے نہایت خوش ہوئے اور شرکاؤں ڈیپوٹیشن کی ضیافت کی اور انکو پادشاہی محل کے بڑے بڑے دیوانخانوں کی سیر کروائی۔

امپیریل انسٹی ٹیوٹ چہارم جولائی ۱۸۷۶ء کو کونسلنگن محل کی جناب

میں خود قیصر نے اپنے ہاتھوں امپیریل انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کی بنیاد ڈالی تھی۔ گیارہ ہزار آدمی اسوقت جمع تھے۔ حسین پادشاہی خاندان کے تمام شہزادے۔ ہند کے راجہ نواب۔ غیر ملک کے مہمان۔ سفیران ملک۔ انگلیشیہ۔ جج۔ فوجی و بحری سردار۔ نامور انجمن و مجلسوں کے وکلا وغیرہ حاضر تھے۔ عالیجناب شہزادہ ولیم و سید بہادر پرنس آویلیز نے ایک اور سہ پڑھا جسکا مطلب یہ تھا کہ حضور ملکہ جہان قیصر ہندوستان کے پچاس سالہ حکومت کی کامیابی اور رعایا کی وفاداری کی یادگاری میں یہ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جاتا ہے۔ ۱۸۷۶ء کے کالونیل انڈین نہائش جو انگلستان میں ہوئی تھی۔ اسوقت یہ درخواست ہوئی تھی کہ انگلستان کا ہندوستان اور دوسرے نوآبادیہ شہروں سے رشتہ اتحاد و سلسلہ تجارت مستقیم کرنے کے لئے اس قسم کا ایک پادشاہی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے۔ آج اُس درخواست کی تعمیل ظہور میں آتی ہے۔ اسی انسٹی ٹیوٹ میں آج قیصر عالم کی تمام ریاست میں علم و

ہنر علی الخصوص تجارت و کسب کو اچھی طرح ترقی ہو گئی۔ ۶۰ برس کے قبل اس احقر کے والد بزرگوار یعنی آن قیصر عالم و عالمیان کے معزز متوفی شوہر نے اسی سال میں اپنی سعی ذاتی سے انگلنڈ میں جو نمائش قائم کی تھی اور جس کا شہرہ تمام پردہ دنیا پر پھیل گیا تھا۔ اور اسی کے دیکھا دیکھی ہفت اقدیم میں نمائش کا یہن قائم ہونے لگین اس میں کچھ شک نہیں کہ آج یہ انہیں کی سعی کا نتیجہ ظاہر ہوا۔ اعنی یہ امپیریل انسٹی ٹیوٹ قائم ہوا اس انسٹی ٹیوٹ میں ہند سے کوئی دس لاکھ روپے کی رقم پہنچی ہے اس حلبہ میں ہمارا جہ اندور رونق بخش نہیں ہوئے تھے۔

سنگاپور میں جیوبلی قیصر کی جشن میں چنانہوں نے دور و نزدیک قمار بازی کی عام اجازت چاہی۔ جیوبلی فنڈ میں چنانہوں کی رقم بڑھکے تھی لہذا حسب اسندعا انکو اجازت دی گئی۔

مہاراجہ پرتاب سنگھ مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھ سی۔ ایس

ای۔ برادر وزیر ہر مائیس مہاراجہ جو دہ پور مارواڑ جو انگلنڈ میں تشریف لے گئے تھے۔ انکو قیصر نے جیوبلی کی خوشی میں۔ کے۔ سی ایس ای کا خطاب عنایت فرمایا اور برٹش فوج کے لفٹننٹ کرنل مقرر کئے۔ بلکہ آپ ولیم بہادر پرنس آو ویلز کے ایڈکان بھی مقرر ہوئے ہیں

قیصر اردو بھی جانتے ہیں مہاراجہ موصوف جب لنڈن کے واپس آئے ہیں

اسوقت انھوں نے بیٹی میں ظاہر کیا کچان پناہ ملکہ علیا قیصر ہند اُردو زبان میں اچھی طرح گفتگو کر سکتی ہیں۔ راجہ صاحب کا مقولہ ہے کہ قیصر کے ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے قیصر نے میرے ملازموں سے جو محض ہندوستانی بولتے تھے اُردو میں دیرینک گفتگو کی بلکہ انہیں کے دو شخص جو مسلمان تھے انکو قیصر نے اپنی ملازمت میں رکھ لیا۔ اور اب انکو انگریزی سکھایا جاتا ہے۔ بعد ایک سال کے انکی عورات پردہ نشین بھی وہیں بلوائی جائینگے جنکے لئے قیصر اپنے محل میں خاص ہندو بست کر بھالی ہیں۔ ہمارا راجہ صاحب نے اوپر بھی کہا کہ قیصر نے بڑی دلگیری دکھلائی کہ یہہہ درازی عمر مانع ہے ورنہ میں خود ہندوستان میں آتی اور اسکی ترقیوںکو بحشم خود دیکھتی۔

ہند کے راجہ کی انگلنڈ میں تعلیم

ٹھاکر صاحب والی گوندل یعنی ہر پٹیس

سر جھاگوٹ جی جو عرصہ دراز سے یورپ کی مشہور و معروف اڈنبرو یونیورسٹی کے طالب العلم تھے سو انھوں نے متفرق علوم علی الخصوص علم طبابت میں مہارت کامل حاصل کر لی ہے۔ یہہ پہلے راجہ ہند کے ہیں جو اسکاٹلنڈ میں تحصیل علم کیلئے تشریف لیگئے۔ جیوبلی کے جشن میں خود قیصر اپنے ہاتھوں ہمارا راجہ صاحب کو نیت ہڈ کا تمغہ و خطاب اور قبل ایل ڈی کا درجہ مرحمت فرمایا ہے۔

عبداللہ صاحب

نواب دلیر جنگ دلیر الملک سید عبداللہ صاحب  
 بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ جو وزیر اعظم عالیجناب امیر کبر آسمان جاہ  
 بہادر کے ہمراہ حضور کی طرف سے تہنیت نامہ لیکر لندن کی جیوبلی میں رونق  
 بخش ہوئے تھے انھوں نے آدھا لاکھ روپیہ صرف کر کے البتہ ہال  
 ہوٹل میں جیوبلی کی شبکو کل جہانوں کی ضیافت کی۔ یہ وہ موقع تھا کہ  
 یورپ کے کسی امیر و رئیس کے ہاتھ نہ آیا۔

سر سالار جنگ

نواب سر سالار جنگ بہادر کو قیصر ہند نے جیوبلی  
 کی یادگاری میں اپنے ہاتھوں آسبورن محل میں تمغہ ایمپیر آؤنڈیا عطا  
 کیا۔ اسکی خوشی میں سر سالار جنگ نے آگسٹ مہینے میں ایک ضیافت  
 دی کہ چھین لارڈ کو کیا ڈیو کس بھی شریک تھے۔ لکھا ہی کہ حضار مجلس  
 کو آسرو ۲۱ وین جون کی بہار از سر نو یاد آگئی۔ سر سالار جنگ نے  
 مصر میں حلیم پاشا کی دختر سے نسبت شکر خوری کر لی ہے۔ اور اب  
 شادی کی تیاری میں ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ لڑکی نہایت قابلہ فاضلہ العیقہ  
 اور حسینہ ہے۔ مصری زبانوں کے علاوہ فرینچ وانگریزی زبان بہت  
 اچھی طرح بول سکتی ہیں۔

حضور نظام حیدر آباد دکن

حضور ہنزائیس نواب میر محبوب علی خان  
 بہادر نظام الملک آصف جاہ پادشاہ دکن نے لیڈی ڈفرن کے فنڈ میں



اول بار ہزار روپے کھئے تھے۔ مگر اب تقریب جشن جیوبلی قیصر ہند یہ  
 رقم بالائی چھاپس ہزار روپے تک بڑھادی گئی۔ بلکہ اندونو اب  
 لارڈ ڈفرن صاحب بہادر ویسراؤ گورنر جنرل ہند کو تین سال  
 تک نیش بنیں لاکھ روپے کی رقم بطور عطیہ برائے معاونت محافطت  
 سرحد افغانستان دینیکا اقرار فرمایا ہے۔ بلکہ وقت کارزار تیغ  
 بیدریغ سے بھی معاونت کر نیکا وعدہ کیا ہے۔ کیونکہ ہندوستان  
 میں ریاست انکی سب سے بڑھ چڑھکے اول درجہ کی ہے۔ حضور محبوب  
 علی شاہ ۱۳۵۷ء میں تخت نشین ہوئے اور اپنی رضا و رغبت سے  
 مرحوم سر سالار جنگ کے فرزند بزرگ نواب میر لائق علی خاں صاحب  
 بہادر کو اپنا وزیر اعظم گردانا تھا۔ مگر اندونو لارڈ ڈفرن صاحب بہادر  
 کے مشورہ سے یہہ نوجوان سر سالار جنگ عہدہ وزارت سے بخوشی  
 مستعفی ہوئے۔ حضور نے مرحوم سر سالار جنگ کا تمام قرض (جو  
 ایک بہت بڑی رقم تھی) ادا کر کے میر لائق علی خاں بہادر کے لئے  
 سات ہزار روپے کا ماہوار وظیفہ معین فرمایا ہے۔ جو ہر علوم و ہمتی  
 و قدر شناسی قدمائی خیر خواہ دکھایا ہے۔ اب قلمدان وزارت  
 نواب میر اکبر آسمان جاہ بہادر کو عنایت ہوئی ہے۔ جو حضور کی طرف سے  
 قیصر کی جیوبلی کی تقریب میں مبارکبادیکلئے لندن تشریف فرما ہوئے تھے۔

یہ نواب سرکار نظامیہ اور سرکار برطانیہ کے دربارِ دربار میں معزز اور  
مستند ہیں۔ ان نواب کی معاونت کیلئے جناب مارت انتساب مولوی  
سیّد جمدی علی صاحب اور سردار عالم مفدار دلیر الملک بہادر  
بیدار معزز سکریٹری مقرر ہوئے ہیں اور کرنل مارشل صاحب حضور کے  
پریوٹ سکریٹری۔

مہاراجہ ہو لکر اور انگلنڈ  
کے سرکار کی تواضع

ہزار بیس مہاراجہ سیاجی راؤ ہو لکر گئے  
سال تخت نشین ہوئے ہیں۔ انکو اپنی ریاست  
کا کل اختیار حاصل ہے۔ ہزار مربع میل زمین پر وہ حکمران ہیں۔  
دس لاکھ سے زیادہ آدمی انکے مطیع فرمان ہیں۔ اور پچاس لاکھ روپے  
کا محصول پاتے ہیں۔ انکی معاملہ فہمی خوش مزاجی، حسن و خلق اور جوہر  
قابلیت اور گوہر لیاقت و منزلت قابل توصیف ہے۔ اس جہد  
سردار کے چہرے پر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بہادر شجاع زمان اور مرد میدان  
آوان ہے۔ تمام انگلستان کے ایڈیٹر ان اخبارات جنکو سیف  
اللسان کہتے تو بجا ہے انکالو بامان کہ سرگرم شناس ہیں۔ ہم نہیں جانتے  
کہ یہ شکوفہ کچھ رنگ و بو رکھتا ہے۔ یا باد ہوائی ہے اگر سچ ہے تو نہایت  
افسوس کی جا ہے کہ ہند کے ایک ایسے نامی گرامی راجہ کی انگلستان کی جیولڈ  
کی تقریب میں اس کے رتبہ کے موافق خاطر خواہ توقیر و تکریم نہ ہو لکر اس

بیجا برتاؤ کی شکایت علانیہ زبان زد خلق خدا ہی۔ یہی مہاراجہ ہیں کہ جو انگلند کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ کے عالی شان جلسے میں شریک نہوئے تھے کیونکہ انہیں پیشتر ہی معلوم ہو چکا تھا کہ اس جلسے میں اعلان ہند کیلئے کوئی خاص جائے مقرر نہیں ہوئی تھی حالانکہ شہزادہ ابو انظر میرزا حسام السلطان صاحب بہادر کے لئے جو حضرت شاہ ابرار کے ایک بھتیجے ہیں ایک خاص نشست مقرر ہوئی تھی۔ یہی صورت جیوبلی کے ایام میں انگلستان کے سب سے بڑے لشکر کے قواعد کے جلسے میں جہاں قیصر کے اور جہاں نوٹنگی گاڑیان شاہی تہنوت تک جاسکتی تھیں کہتے ہیں کہ روسا و ہند کو چند فاصلے پر اتر کر تہنوت تک پہنچا دیا گیا تھا اور شاید مہاراجہ ہو لکر کو اپنی گاڑی میں چار گھوڑے نہیں جوتے دے یہی دو چار باتیں ہیں کہ جو بڑے زور و شور کیساتھ شکایتا بیان کی گئی ہیں۔ مطابق اس مصرع کے : "تا بناتہ چیز کے مردم کو بند چیز ہا" اگر واقعی یہی حال گذرا ہو تو اس میں انگلستان کے انڈیا ہوز کے ہتتم و منصرم کی ضرورت ثابت ہو سکتی ہے۔ جنکو روسا و ہند کا کل اہتمام سونپا گیا تھا۔ لیکن جب ہم قیصر عالم کے ذاتی سلوک اور برتاؤ کو دیکھتے ہیں جو انھوں نے خاص اہل ہند کے ساتھ کیا تھا تو ایسی شکایتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

گریب نوازش ایسے شہنشاہ وقت کی

خدا مہارگاہ میں پھر کس شمار میں

ہماری بالائی تسطیر کی نظیر ذیل کی تحریر ہے۔ یعنی بعد جیوبلی کے جب قیصر کو مہاراجہ اندور کی دلشکنی کا حال معلوم ہوا تو آپ بہت ناراض ہوئیں اور اسکے دفعیہ کیلئے ہنزہائیس مہاراجہ اور کھنگارجی صاحب والی کچھ کو اپنے خاص محل بالکورل میں جہان بلوا کر بہت کچھ مہربانی فرمائی مہاراجہ سیاجی راوگا کیواڑ جو تبدیل ہوا کے لئے یورپ کے ملک سوزرند میں مقیم تھے اور اب انگلند میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انکے فردکش ہو چکے لئے بنگلہ کام کا خاص قیصری محل قیصر نے معین فرمایا ہے۔ بلکہ انکی رانی صاحبہ کی پردہ داری کیلئے انکے شوکت و منزلت کے شایان بند و بست ہو رہی ہیں۔ اسب صورت مہاراجہ کوچ بہار کو قیصر اپنے عالیشان شہنشاہی قصر و نڈ سرکیاسل میں دعوت دینے والی ہیں۔ بیشک اس ملکہ جہان جہانیاں کا دلی مشتاق ہی ہے کہ کسی صورت رعایا میں ہند کی دلشکنی نہ ہو دیکھئے تو قیصر ہند کو اپنی غریب ہند کی رعیت کا کتنا بڑا خیال ہے

ہند کے دیسی سردار

ہند کے دیسی رسالہ دار سردار جنکا ذکر پہلے

ہو چکا ہے۔ جب یہ سردار کپتان موثر صاحب کے ہمراہ بعد از اختتام

تقریب جیوبلی لندن سے واپس لوٹے۔ اسوقت ۱۹ جولائی ۱۹۰۵ء کو

جبرالٹر میں اترنے کے وہاں کے گورنر کے مہمان رہے اسوقت قیصر نے ولیمس کے ذریعہ سے جبرالٹر میں یہ مژدہ روانہ کیا کہ ہمارے دربار سے سردارانِ مذکور جو کہ جبرالٹر میں حال مہمان ہیں انہیں سے بعض کو آرڈر آؤدی برٹش انڈیا کا خطاب عنایت ہوا ہے اور جو کم درجے والے تھے۔ وہ اعلیٰ درجے کے عہدیدار بنائے گئے۔ اور جو سردار بہادر تھے وہ سی۔ ایس۔ ای کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سرداروں نے اس خبر پر بھت اثر کے سنے سے وہاں کے گورنر کو اپنی نہایت خوشنودی ظاہر کی اور پھر دفانی جہاز ستلج پر سوار ہو کے بمبئی کی طرف روانہ ہوئے۔

**رعب قیصری** جیوبلی کی تقریب میں ملک سکائٹنڈ کے کارپوریشن کی بڑی مجلس کے نامدار عہدیداروں کا ڈپوٹیشن تہنیت نامہ لیکے قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے ہی انھوں نے دریافت کر لیا تھا کہ قیصر کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی آداب و تسلیمات کے لئے سر جھکایا جائے بعد دست قیصری پر بوسہ دیکے انہیں قدموں واپس ہٹنا چاہئے۔ غرض جب یہ لوگ قیصر کے روبرو گئے تو پہلے انکی محفل کا صدر القصد وراگے بڑھا اور سر تو جھکادیا مگر رعب قیصری نے چپکے سے اس کے گوش میں صدایِ دور بانس کافقرہ سنا دیا۔ بنا برین ناچار دوہری دور سے کچھ بڑے یا چھوٹے آواز کیسا تھا اپنے ہونٹ ہلانے لگا جیسا کہ اپنے زعم میں دست بوسی سے

مشرف ہو کر لوٹ گیا۔ بعد اسکے ڈیپوٹیشن کا دوسرا شخص آگے بڑھا اور اپنے صدر کی پوری توجہ کر کے پیچھے ہٹا اسی صورت پانچویں سے کسی کا ہوا نہ بڑا اور سب نے اپنے پیشوا کی متابعت کی۔ قیصر اس حرکت سے سخت حیران تعین مگر عند التجویز معلوم ہوا کہ رعب قیصری سے انکا ہوا نہ بڑھا۔

**ماسکون تقریب جیوبلی** شہنشاہ روس کے نامور شہر ماسکون جیوبلی کی تقریب بڑے گرم جوشی سے گذری ہے۔ جتنے انگریز اس شہر میں موجود تھے سبھوں نے جشن کیا اور گرجا گھر میں جا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ اس شکر گذار یہیں ماسکو کے گورنر جنرل مع رسالے کے اور وائس گورنر اور سفیران ممالک خارجیہ سبکے سب حاضر تھے۔

**روٹے کیون** شہنشاہ روس کے گرانڈ ڈیوک میکل جو جیوبلی کے جشن میں شریک ہونیکے لئے لنڈن آئے تھے سو تقریب جیوبلی کے قبل ناراض ہو کر لنڈن سے چلے گئے۔ سبب اسکا لنڈن کے بعض اخبارات نے صاف لکھ دیا ہے کہ شہزادہ ولیم و بیاد پرنس و ویزکی دختر نیک اختر شہزادی و کٹوریہ سے وہ منسوب ہوا چاہتے تھے۔ لیکن جب شہزادہ کی طرف سے مایوسی حاصل ہوئی تو آپ رونکے فوراً لنڈن سے روانہ ہو گئے۔

**خدیو مصر** ۲۵ دین اگست ۱۸۸۶ء کو ہندوستان آئے ہوئے

شہزادہ ڈیوک آف وکسٹر ہارٹس آف مین آف اوقیفر کی طرف سے حضرت خدیو  
مصر کو آرڈر آف دی ہاتھ کا تمغہ نیت گرانڈ کراس جیوبلی کی یادگاری  
میں پیش کیا۔ لکھنے میں کہ اس روز خدیو اور تمام وزرائے بڑا جشن کیا اور  
ڈیوک آف وکسٹر کو پہنچانیکے لئے اسکندریہ کے سٹیشن تک آئے۔

لارڈ رے

بہمنی کے نامور گورنر جناب نواب لارڈ رے بہادر  
کو شہزادہ ڈیوک آف وکسٹر نے ۱۴ ویں ستمبر ۱۸۷۷ء کے روز قیصر  
کی طرف سے تمغہ جی۔ سی۔ آئی۔ اے جیوبلی کی یادگاری میں عنایت  
کیا۔ اس روز پونہ کے دربار میں ضلع بہمنی کے بڑے بڑے رئیس حاضر  
تھے۔ اسی دربار میں اہل پونہ کے تہنیت نامے کے جواب میں قیصر کی  
جانب سے ایک خط پڑھا گیا جس میں بہمنی علاقے کے رعایا کی دایمی صلح کی  
بڑی تعریف کی ہے۔ اس خط کو پڑھتے وقت تمام حاضرین تعظیم اکھڑے  
رہے تھے۔

سر ڈنکن کیننگھم

بہمنی کے مشہور پارسی سیٹھ دتتا مانکھی  
سٹیٹ شریف عدالت عالیہ بہمنی کو قیصر نے جیوبلی کی یادگاری میں نیت  
ہڈ کا خطاب عطا کر کے (سر) بنایا ہے۔ ضلع بہمنی میں ابھی انکے چھ بڑے  
بڑے روئی کے کارخانے بنجی جا رہی ہیں۔ بہمنی کی دارالشفا می مستورات  
المشیمی بہکاما ہسپتال کے عمارت کی مصروف تعمیرات میں ڈیڑھ لاکھ روپے کی

ایک رقم سرکار کو عنایت کی ہے۔ انگلنڈ کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ  
میں دس ہزار روپے کی رقم یہاں سے روانہ کی غرض پندرہ لاکھ  
روپے کی انکی خیرات مشہور ہے۔

انگلستان کا سیکس ڈیلی نیوز اخبار ۲۲

پابندی وقت

وین جون سٹشہء کے پرچے میں ہند کے راجہ نواب کی جوشن جیوبلی  
کیلئے انگلستان میں مقیم تھے۔ پابندی اوقات کی بڑی تعریف لکھی ہے۔  
اور انکے پہنے ہوئے جواہرات کی جوت کو بہت کچھ سراہا ہے۔

## باب بائیسواں قیصر کے متفرق ضروری حالات

۲۸ وین جولائی سٹشہء کو زنگبار میں قیصر  
کی جیوبلی کا جشن بڑے جوش و خروش کیساتھ

جیوبلی ملکہ مہنگار  
در ملک زنجبار

وقوع میں آیا۔ جشن کے روز ہمارے یہاں کے خوجہ مسلمان تھاریہ ٹوپ نے  
اڑھائی لاکھ روپے تھاریہ جیوبلی ہسپتال کے نام ایک دار  
الشفا بنانے لئے باجارت سرکار انگلینڈ و برصا مندی سلطان زنجبار  
عنایت کئے۔ سچ ہے۔

سرخان زاموال بر میخوردند؛ بخیلان غم سیم وزر میخوردند؛  
آسٹریا کا شہزادہ ایسٹریجی قیصر کی ناچوٹی کے

شہزادہ جواہر پوش



جلسے میں حاضر تھا۔ جاہرات اس نے یہاں تک پہنچے تھے کہ اسکے جوتوں کی ایڑیوں تک پیر سے جڑے ہوئے تھے۔ بہتہ شہزادہ قیصر کی کسی ایک تقریب کی محفل میں شب کے وقت ایک مسرت کے ساتھ ایسا رقص کر رہا تھا جیسا کہ طاؤس مست اور چہرے کی درخت سے جگنو کرتے ہیں اور سطح اسکے لباس شاہانہ سے پیر چھڑتے تھے۔ اور ہر کہ وہ معاینہ کر رہے تھے کہ اس جوش و خروش میں شہزادہ کیو ان ستارہ کے لڑکی خبر کش ہوتی تھی۔

قیصر کو اپنی عالی نسب میں اپنے والد کی جانب سے ہزار سال تک نامور بادشاہ الفوڈی گریٹ تک واسطہ ہے۔ اور قیصر کو والدہ کی طرف سے نو سو برس تک جو من شہزادوں سے علاقہ ہے۔

قیصر کے عم بزرگوار کیون بادشاہ ہوئے

قیصر کے دونوں بڑے چچا جارج ثالث کی صحیح اولاد سے تھے لیکن انکی ولادت ملک جرمنی میں

ہوئی تھی لہذا وہ مسیحی سلطنت نہ ہو سکے۔

جارج سوم کی جیوبلی

منشاء میں جارج سوم کی جیوبلی کے رو بہ بی

میں جہرے روشنی ہوئی تھی اس طرح کانپور میں بھی اس جیوبلی کی یادگاری میں انگریزی لشکر کا ریو پولیا گیا تھا۔

گاؤ کشی

۱۶ دین فیبروی منشاء کو ہند کی جیوبلی کی یادگاری

من ہمارے بھائی کے گاؤ قصابوں نے مطلقاً گائی ذبح نہیں کی اس دلیل پر

بہنی کے پارسی و ہنود کی ایک مجلس قائم ہوئی والی ہے۔ منشا اس مجلس کا شاید یہ ہو گا کہ عام تقریبوں کے روز دلیل مذکور پیش کر کے گاؤ کشی کی ممانعت کی التجا کریں۔

معدلت پر ورجناب قیصر اکثر فراماتی تھیں کہ سلطنت کے لئے مین چھوٹی ہوں کیونکہ قد انکا ( ) فیت اور رانچ کا ہے۔

قیصر کے صغریٰ کے نام The little may flower محبت سے اونکو دھی لٹل می فلاور کہا کرتے تھے۔ اس طرح انگلنڈ والے انکو محبت سے لٹل ڈرینہ Little Drina کہا کرتے تھے۔

انگریز لوگ صل میں کون تھے انگریز لوگ فقط ہمار ہند کے ہی حاکم نہیں بلکہ ایک ثلث دنیا انکے زیر حکومت ہے۔ اور آج کل اپنی عقلمندی اپنے علم و ہنر۔ اور اپنی تہذیب میں کوئی نظیر نہیں رکھتے ہیں۔ اگر کتب تواریخ کو دیکھئے تو کئی سو برس پہلے ہی لوگ وحشی کہلاتے تھے۔ چمڑے پہنتے تھے۔ جسموں کو رنگتے تھے۔ اور اپنے عجیب شکلین بناتے تھے مٹی کے مکان یا غاروں کو اپنا قصر یا محل تصور کرتے تھے۔ اور بتوں کی پرستش اور جنگ و جدال کے کام میں بڑے سرگرم رہا کرتے تھے۔ اُن دنوں

رومن لوگ جو ملک طالیکہ کے باشندے تھے وہ دنیا کے حاکم کہلاتے تھے  
 وہی لوگ انگریز و غیر غالب آئے۔ اور انھوں نے انکو لکھنا پڑھنا کھیتی باڑی کا  
 کام۔ راستوں کا درست کرنا۔ اور اینٹ پتھر وں سے گھر بنانا سکھایا  
 قول عزاسمہ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكُ تَوَقَّى الْمَلِكُ مَنْ تَشَاءُ  
 وَتَنْزِعُ الْمَلِكُ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُغَيِّرُ مَنْ تَشَاءُ وَتُدِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ  
 الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) (ترجمہ) (پاک جانتا ہو میں تجھے) اسی خدا تو  
 مالک ہی تمام دنیا کا۔ تو دنیا ہی ملک جسے چاہتا ہے۔ اور تو لے لیتا ہے  
 ملک جس سے چاہتا ہے۔ اور تو عزت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تو دلیل  
 کرتا ہے جسے چاہتا ہے سچ ہاتھ تیرے کے ہی نیکی تحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے  
 [لطیف] قیصر اپنی نو دس برس کی عمر میں پیانوفورٹ باج  
 بخوبی بجا سکتی تھیں۔ انھیں ایام میں کہ قیصر باجاسیکھ رہی تھیں۔  
 استاد نے ایک مرتبہ کہا کہ۔ شہزادی پیانوفورٹ ایسا آسان نہیں  
 کہ سہل میں آجائے۔ اسکا تو پورے طور قبضہ کر لیا چاہئے۔ یہہ سنتے ہی  
 ایک دفعہ قیصر اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور باج کو صندوق میں اچھی طرح  
 بند کر کے چابی لینے جیب میں رکھ لی اور پھر مسکراتے ہوئے استاد کے  
 نزدیک آ کے فرمانے لگیں۔ لیجئے۔ بس۔ اب تو کامل طور سے پیانوفورٹ  
 پر قبضہ ہو گیا۔

یہی باتیں تو یاد گار ہیں۔ قیصر ایک دفعہ آئل آؤٹ کے جوہری کی دوکان پر گئیں۔ وہاں دیکھا کہ ایک جوان عورت نے ایک بیش بہا طلائی زنجیر خود کے لئے پسند کی اور پھر دکاندار سے کچھ گفتگو کر کے وہ زنجیر رکھ دی اور ایک کم قیمت کی زنجیر لیکے وہاں سے رخصت ہوئی دریافت کرنے سے قیصر کو معلوم ہوا کہ یہ بے تکدستی کے پسند کیا ہوا زیور وہ نہیں لے سکی۔ پس رکاپنہ دریافت کر کے وہیں قیصر نے وہ زنجیر اس کے مکان پر روانہ کر دی۔ اور اس کے ساتھ ایک رقعہ بھی اس مضمون کا لکھ دیا کہ تمہاری کفایت شعاری اور برداشت دیکھ کر میں خوش ہوئی اور اس خوشی میں تحفہً اوی زنجیر میں تم کو روانہ کرتی ہوں اسے قبول کیجئے۔

دن بھر قیصر کیا کرتی ہیں۔ اوائل عہد میں آٹھ بجے صبح کے قیصر کا ناشتہ تیار ہوتا جس میں دودھ۔ روٹی۔ اور کچھ میوہ ہوا کرتا ہی بعد ناشتہ کے قیصر اپنی سوتیلی بہن کے ساتھ باغین ادھر ادھر دوڑا کرتی ہیں۔ اور پھر دس بارہ بجے تک برابر استاد کے ساتھ درس و تدریس میں مشغول رہتیں۔ بعد سبق کے ایک گھنٹہ محل کے اندر کھیل تماشہ میں دل بھلاتی ہیں۔ پھر دوپہر کا کھانا کھا کے برابر چار بجے تک پڑھنے بیٹھتیں۔ بعد اسکے باہر سیر کو جاتیں۔ کبھی گاؤں میں سوار ہولیتیں

اور کبھی اپنے عزیز گدھے پر اور کبھی کبھی مان کے ہمراہ سرسبز دختوں کے  
تیلے پھرا کرتین۔ ملکہ بختیار اپنے بخت کی صورت بعد تخت نشین ہونے کے  
علی الصباح بیدار ہوتین۔ اور آٹھ بجے برابر اپنے کام میں مشغول ہو جاتین  
اور پھر دس بجے تک ہر ایک ڈسپاچ کو بڑی تحقیقات سے دیکھ بھال کے  
اُسپر دستخط کر دے تین۔ بارہ کا گھنٹا ہوتے ہی آپ مجلس شورا میں رونق  
بخش ہو جاتین اور پھر دو ایک گھنٹے اپنے وزیر اعظم لارڈ بلورن سے  
علیہ مشورہ رہتا۔ اور پھر سیر کو نکلی جاتین۔ اکثر اوقات لوگوں سے  
پر سوار ہوا کرتین اور کبھی کبھی پیدل ہی چلی جاتین۔ شب کے وقت ہمیشہ  
میز پر تھوڑے بہت مہمان رہا کرتے۔ بعد تناول طعام تھوڑی دیر  
تک آگ درنگ کا جلسہ رہا کرتا۔ جس میں قیصر ضرور شریک ہو کر مہمانوں کو  
مضبوط خوش کرتین۔ عشا کے قبل قیصر ضرور اپنی والدہ سے ایک بار  
مل لیا کرتین۔ ہر چند کہ مان بیٹی میں از حد اتحاد تھا لیکن بغیر بلوائے  
کے مان کبھی قیصر کے پاس نہیں آسکتین نہ قیصر انکو کاروبار ریاست  
کی وقت کسی حالت میں بلا سکتی تھین۔

آئرلینڈ کے متوالی سلطنت ہوئی خبر پر لیس و ویلز و یوہد قیصر کی ولادت  
کے بعد پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ یوہد بہادر کے بالغ ہونے  
سے پیشتر خدانخواستہ اگر قیصر کی وفات ہو تو قیصر کے شوہر اپنے نابالغ

شہزادہ کبیرف سے بطور متولی سلطنت کی حکمرانی کریں :

ہین کے پارسیوں کی شکایت

انگلنڈ کی جیوبلی میں گئے ہوئے ہند کے

راجاؤں کی تعظیم میں کمی ہوئی جب شکایت ظاہر کی گئی۔ اس وقت بیٹی کے

پارسی بھی اپنی شکایت پیش کرنے میں البتہ پس ماندہ نہ رہے۔ جیوبلی کے

ایام میں قیصر کے ایک خاص جلسے میں ایک پارسی ڈاکٹر صاحب کہ جو

مدعو تھے۔ جب داخل ہونے لگے تو ایک مخصوص راجہ کے پولٹیکل

ایجنٹ نے ڈاکٹر صاحب کو روکا اور کہا کہ تم شاہی جلسے میں شریک

ہونے کے لائق نہیں۔ اس صورت ایک اور پارسی ڈاکٹر کو قیصر

کی لیوی میں شریک ہونے سے کوئی ایک اور راجہ کا پولٹیکل ایجنٹ

مانع ہوا تھا۔ مگر یہہ ڈاکٹر تو بہر صورت داخل ہی ہو گیا۔ پھر راجگان

ہند کے پولٹیکل ایجنٹوں کو مانع ہوئی کیا کیا حق تھا؟

میان خانہ خود ہر گز شہنشاہ بہت، قدم ہر دن سنا از حد خوش و سلطان بہت

چہرہ قیصر کی شکایت

مسرزا ڈورڈ وال فورڈ اپنی کتاب جیوبلی

میموریں شکایت کرتے ہیں کہ محکمہ ڈاک و عدالت وغیرہ کے اسٹامپ

پر جو چہرہ بنایا گیا ہے وہ قیصر کے چہرے سے کچھ نسبت نہیں رکھتا۔

قیصر کی جلوسی کی جو شبیہ اس سے بھی اسکو کچھ تعلق نہیں۔

اسی شکایت کو اور وقایع نگاروں نے بھی جد جہد سے پیرائے میں بیان

کیا ہی ۔ پس معلوم نہیں سرکار نے قیصر کی خاض تصویر میں کیا عیب دیکھا جو و سکو اور رنگت میں لکھ کر ہدف تیر شکایت بنایا ؟

انگلنڈ کا ڈیلی ٹیمز اور اکو بیان کرتا ہے کہ ۱۸۵۷ء

نانا صاحب

کے غدر کے وقت کانپور میں انگریزوں کی خونریزی کرنا والا نانا صاحب ابھی نیپال میں موجود ہی ۔ جنگ بہادر راجہ نیپال سے پچاس روپے کی رقم ماہواری اسکے لئے مقرر ہی مصنف ایسی بادہوائی خبروں سے بچارے کئی ایک شخص نانا صاحب کے نام سے مفت گرفتار ہو کر عرصہ دراز کے بعد رہا ہوئے ہیں ۔

مسلمان سول سرونٹ ہمارے سابق آئر ایبل بدرالدین صاحب

طیب جی بیار سٹاٹ لا کے فرزند مسٹر محسن انڈین سول سروس کے امتحان میں دو سال پر پسند ہوئے تھے ۔ انکا اندون جیشن جیوبلی کے ایام میں اخیر امتحان ہوا ۔ کا میاب طلبا میں نمبر انکا اول ہے ۔ اور ہزار روپے کے قریب انہیں انعام بھی ملا ہے ۔ ہندوستان کے مسلمانوں میں یہ اول صاحب ہیں جو سول سرونٹ ہیں ۔

شعر

نام چکایا انھوں نے ہند کا ؛ میں یہ محسن اہل ہندوستان کے

ہند کے راجہ کی دنیا کی سفر لیٹری کے ٹھاکر صاحب بعد از اختتام

جشن جیوبلی تمام دنیا کی سفر کو نکلے ہیں۔ ہند کے نواب راجہ مین یہ پہلے صاحب مین جو تمام دنیا گھومنے نکلے

ای اڈنٹ باعث آبادی ما انگلند کی جیوبلی کے جشن نو مین یہ بات بھی

ظاہر ہوئی کہ شہزادہ ولیم و ساری کے بڑے فرزند شہزادہ آلبٹ و کٹر جو گئے سال تمام دنیا کی سفر کر آئے ہیں۔ اب انکا ارادہ ہے کہ اسی سال موسم سرما میں ہندوستان میں بہار افزا ہوں اگر کوئی ضرورت کام مانع نہ ہو اتو ضرورت تشریف فرما ہوں گے۔ آئے آئے ہندوستان کی وفادار رعایا اپنی خیر مقدم کے لئے تیار ہی :

لینڈی ڈفرن ہند میں تشریف لانے سے قبل لارڈ ڈفرن کی بانو کو

قیصر نے بلا کر فرمایا کہ ہند کی مستوراتین قسم قسم کے امراض میں مبتلا رہتے ہیں لہذا انکے لئے انگلند سے ان عورتوں کو جو کہ طبیب عاذق اور دایہ پن کے امور اور زچاؤ کے معالجات میں فایق و لائق ہیں بلوانے اور دارالشفائین تعمیر کروانے کے لئے چندہ جمع کرنے میں جہانتک بن سکے کوشش کیجئے۔ پس بانوی لارڈ ڈفرن کی یہ سعی قابل تعریف و توصیف ہی : لکھو کہا روپیہ فراہم ہو چکا ہے :

قیصر کا تخت دیگرہ کار و نمیشن چیز جو حقیقت میں قیصر کا تخت ہی

اپریل ۳۳ پادشاہ اور رانیان جلوس فرما ہو چکی ہیں۔ قیصر کی بیوی



سیمبر پٹ آزاہل کہلاتے ہیں۔ تقریب جیوبلی کی یادگاریں قیصر نے شہزادہ ولیعہد بہادر کی دونوں دختر کو امپریل آرڈر آدی کروں کا خطاب عنایت فرمایا

**نیمر ہند** [لارڈ لٹن کی حکومت کے وقت دہلی کے شہنشاہی جلسے میں امپریس آوانڈیا جو خطاب مقرر ہو تھا۔ اسکا ہندوستانی میں ٹھیک ترجمہ۔ سر ولیم مورس صاحب نے قیصر ہند کیا۔ اور سور و انعام ہوئے

**خطبات مقررہ قیصر** قیصر نے اپنی عملداری میں لینیق اشخاص کے لئے جو خاص

خطاب مقرر کئے ہیں سو ذیل میں مرقوم ہیں۔ ۱۔ سٹار آوانڈیا۔ ۲۔ اینڈین ایمپائر۔ ۳۔ وکٹوریہ آلبرٹ۔ ۴۔ کراون آوانڈیا۔ ۵۔ وکٹوریہ کراس۔

**نواب والا جاہ کا تحفہ** سالہ ۱۱۰۰ میں جبکہ شہزادی شاربت نے وفات پائی جسکا ذکر

اوپر ہو چکا ہے اسوقت اسکے پاس بہت رائن وجوہ نکلا جو نواب الا جاہ محمد علیخان بہادر والی کرناٹک نے بادشاہ جارج سوم کو بطور تحفہ روانہ کیا تھا۔

**الغیب عند اللہ** — شعر: زندگی ایک جباب کی سی ہے!

یہہ نمائش سراب کی سی ہے! ہر ادنیٰ و اعلیٰ قیصر کے وفا کی پیشین گوئی

کو یہہ خوب طرح معلوم ہے کہ ہماری زندگی ایک نقش موہوم ہے!

جو پیدا ہوا وہ ضرور کسی نہ کسی روز مر گیا۔ اور اس واقعہ کے حادث ہونے

وقت معینہ میں ایک دقیقہ کی کمی بیشی ممکن نہیں اذاجاء اجلہم

فلا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون۔ اور وہ وقت

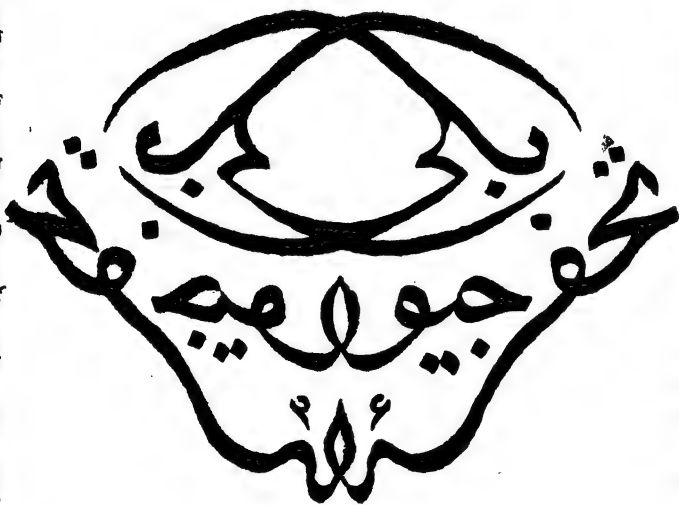
سوائے ذات باری تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ منجم  
رمال۔ جفار۔ پنڈت۔ سیانے۔ سب کے سب غیب دانی میں  
عاجز ہیں۔ کسی کا کیا عمدہ کلام ہے : شعرا

دعویٰ عبت بخومی کو ہی علم غیب کا :  
عرصہ میانِ سفلہ و علویٰ ہے دور کا :  
کیا خاک کہوے عامل و رمالِ حالِ مرگ :  
پیوند خاک نقش ہی کشف القبور کا :

دنیا کی بربادی دنیا کا غرق ہونا۔ دنیا کا آتشِ ستاروں سے ٹکر کے  
جل جانا۔ وغیرہ ایسی ہی خبریں نامور پیشین گوئی تارخوار جملائے آئے  
ہیں۔ بلکہ ایک کے خبر کی دوسرے شہر والوں نے مدلل باتوں سے  
تائید کی ہے۔ لیکن آخر جو دیکھا تو پھر آنکھ کھل گئی۔ یعنی انکو ایک  
خواب یا سراب سا پایا۔ کیونکہ وہ معین تاریخین ایک دراز عرصہ  
ہو کر گذر گئیں۔ اور اس دنیا کا ایک بال بھی بیکانہ ہوا۔ اسی  
صورت پادشاہانِ جلیل القدر کی وفات اور دوسری خبریں بھی  
یہہ لوگ وقت بے وقت بیان کرتے رہے۔ ان دنوں جشنِ جیوبلی  
ملکہ علیا قیصر ہند میں فرانس کے ایک نامور منجم مسمیٰ موسیٰ  
آؤ کرند سیلوئی اپنے علم کی رو سے ظاہر کیا ہے کہ آئندہ دہم ہجری

۱۸۸۹ء کو آگ کے حادثے میں (خدا جموٹھ کرے) قیصر عالم نپاہ وفاق  
پائینگین۔ اسی پر اکتفا نہ کر کے وہ اور اس طرح قلم فرسائی کرنا ہے  
کہ ۱۸۹۱ء کے جنوری کی میسوین تاریخ کو شہزادہ ولیعہد بہادر  
پرنس آوویلز کی وفات ایک لشکری ہنگامے میں وقوع میں آئیگی  
شعبہ لا اعلم

حضرت مسیح سے اہنین ناز و نیاز ہے!  
بے شبہ عمر قیصرہ ہند دراز ہے!



تحفہ جوبلی





دورِ قیصری میں انگلستانی قومی ترقی :-  
نقاط سے مراد سال جیوٹی اور خطوط سے مراد سال جیوٹی

خدیو یوسف ناصر علی الشامورین پہرہ



امیر المومنین شہنشاہ اسکندریہ عالم  
بین سلطان دوم کا جدِ جیدہ روزِ عالم



شہر اقصیٰ ایران



یہ محمد ناصر الدین بین



میرزا نیش عیلازخان امیر کابل



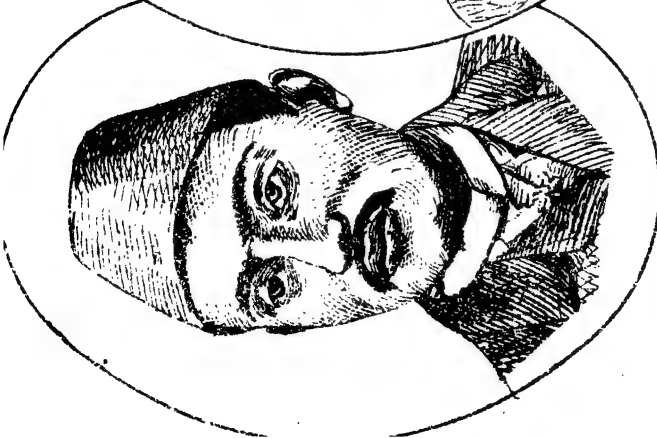
سلطان زجبار



لارڈ کورژن  
وزیر خارجہ برطانیہ



پادشاہ دکن  
پرنس خورشید جوبلی کی شانہ نظام الملک



سید احمد خان بہادر  
پرنس خورشید جوبلی کی شانہ نظام الملک





عزیز الرحمن صاحب کتب و تصانیف



مرزا یونس علی شاہ صاحب کتب و تصانیف

شیخ ابوالکلام آزاد صاحب کتب و تصانیف



عبدالحق صاحب کتب و تصانیف

شیخ ابوالکلام آزاد صاحب کتب و تصانیف

حضرت سید بن العابدین صاحب کتب و تصانیف



شیخ ابوالکلام آزاد صاحب کتب و تصانیف

پیشوا نادر علی شاہ صاحب کتب و تصانیف

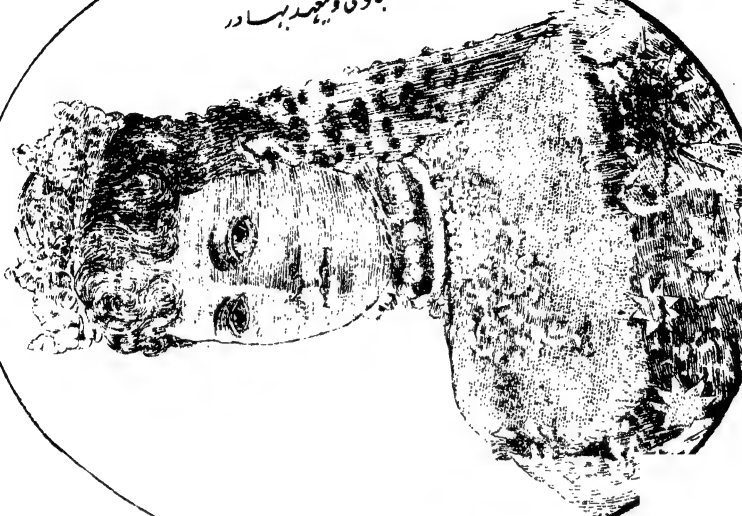


پیشوا نادر علی شاہ صاحب کتب و تصانیف





بانوی ولیعهد بسا در



شاهزاده ولیعهد بسا در

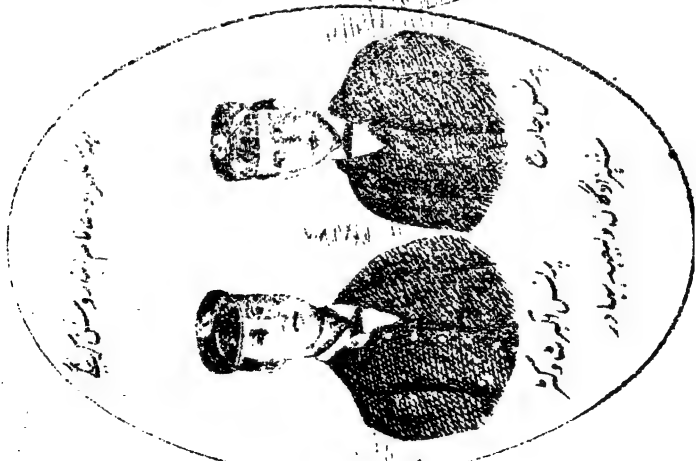
شاهزاده ولیعهد بسا در



دلاور پسر خورشید پسر  
مبارک نامور پسر کر



چرخه بنده لار پسر بهادر



پسران چارون

پسران آق کورن و کشر

سپهر آقا کن و سپهر بهادر

پسران خورشید پسر و کشر پسر

## باب تیسواں قطعاً تواریخ تصنیف کتاب تحفہ جیوبلی

قطعہ تاریخ سال فرخ مال طبعزاد عالی نہاد جناب سید کتاب فصیلت انتساب علیجاہ اعلیٰ مراتب مولانا حضرت سید زین العابدین صاحب المخلص عابد صدر نشین انجمن احباب بیوی و فرزند ارجمند اکبر جناب قدسی القاب الانساب مولانا وبالفضل اولانا زین سید احمدیہ الرفاعیہ حضرت سید ابو النصر محمد امین اللہ المعروف بسید حسام الدین صاحب الحسینی الموسوی الرفاعی ساکن بمبئی دام مجید ہما

کر کے حمد و ثناء کیا قدرت	ایک بشر میں ہی اس قدر جرات	نہیں ممکن کہ جسہ خالق ہو	نہ ادا ہو وہ نعمت انحضرت
پس یہ لازم ہے تجھ کو ای عابد	اسر عجب کا وہ ہے پی عبودیت	انکساریہ ہو کسے سب جو	پرورد و سلام بار غبت
بعد حمد و ثناء کے بہتر ہے	ہو رقم اس کتاب کی مدحت	ہیں مدرس سیر رفیق و شفیق	ذی لیاقت و صاحب عزت
انگو مجھے ہے انتہا کا وفاق	مجھ کو اُنسے کمال ہی الفت	ماہر علم اور فنون ہیں وہ	شاہد و کلمہ دان علمیت
میں بہت سی زبانیں انگو یاد	اور فصیحونین او کو پی سبقت	انکی تعریف سے کتابیں چند	خلق میں پاؤں میں بہت شہرت
ہی یہاں ایک انجمن نامی	جسکی فضل خدا سے ہی شہرت	نام اسکا ہی انجمن احباب	انکے ہیں رکن صاحب ثروت
خوبی خلق کا ہی منش اور	اہل اسلام کی رفاہیت	انکے ممدوح کا فرمان ہیں	انجمن کو انہیں سے ہی زینت
انکے والد میں مجمع الاخلاق	مصد رفیع و منبع جودت	ہیں وہ موصوف جلیل العزمین	زائر پاک روضہ حضرت
ور د جاری ہے اور صوم و ملو	ترک ہوتی نہیں ہے فرضیت	خیر خواہی خلق میں شب روز	و سے مصروف ہیں بصدمحت
اہل اسلام کی ترقی ہو	پس خواہش ہے انکی اور نیت	ہی گو گفت میں بہت توقیر	اور ب صاحبونین ہی چاہت
قدر دانی سے لاریہ صاحب نے	ویکھر انکی سعی اور محنت	خان بہاد و عطا خطاب کیا	اور قبول کیا بعد عزت
ہی مگر انکے شان سے کس	اس سے بڑھ کر ہیں لایق حرمت	میں نے شتمہ یہہ کا کمال کیا	وصف لکھنے کی ہی کہاں طاقت

الغرض وہ مدرس موصوف	جلکی پہلے لکھی ہے کہ بلیست	نام نامی ہے انکا عبد کریم	منشی زبیرک و علوفطرت
انکی سبیلینے و کوشش نے	یہہ دکھایا ہے جوہر حوت	تختہ جیوبلی ہوا تالیف	جلکی قہی بندین بہت حات
قیصر ہند کی ہے کامل لیف	ادب جیوبلی کی تبیینت	ہین ولیعہد جو پرنس آوین	وارث تاج و تخت با عظمت
انکے لکھی کل سوانح عمری	اسین مرقوم ہین بعد شوکت	اور ولیعہد کے ہین شہزاد	پوستے قیصر کے جوہر حوت
انکے حالات بھی علی التفریع	مندرجہ کردے ہین باصوات	ہین جو قیصر کے رشتہ دار ہین	جلکی ہائے خویشی و قربت
وہ بھی ہین بادشاہ عالی جاہ	مجملہ انکی بھی ہے کیفیت	پوشگل معاملات ہین اور	جلب پارسیٹ کی محبت
اور طرز حکومت انگلنڈ	خوب تحریر کی ہے باصحت	باسلاست رقم ہین اردو ہین	تاہہ ہونا ظہرین کو وقت
مختصر ہے عبارت رنگین	فقرے فقرے سے بیان کرت	کل جواہر ہین بے بہا مضمون	لغظ کا پریشکے دُر سے قیمت
جو عبارت ہے رنگ جوہر ہے	لعل و یاقوت ہین نہیں نگت	صورت آمیزہ ہے ہر کاغذ	جسے دیکھا ہوئی اُسے حیرت
وصف خط کا اگر کرون تحریر	خفا معشوق کو بھی ہوا زلت	سطر ہر اک ہے بلکشان رنگ	ہر ورق ہین ہماہ کی طلعت
نقطہ ہر اک ہے اختر روشن	صغوب صاف بیڑ کی صورت	نقش و تصویر دیکھ کر چران	ہوئی از رنگ چین کی صنعت
ثبت ہین اسین الی تصویر ہین	دیکھو نوٹو کو ہو گئی حیرت	کل تصاویر نصف ہین ایسی	جلکی ہب شرع ہین مباہت
نہ خیال مبالغہ رکھا	کی تعلی سے بھی بہت نفرت	واقعات صحیحہ تاریخی	دوج اسین کئے ہین با کثرت
ہین جو خواب والی جستان	معدت دستگرد کر مصلحت	نام عالی ہے سیدی احمد خان	جلکی ہے فیض وجود کی شہرت
انکو یہ نذر کی گئی ہے کتاب	کی قبول آپے بعد بھت	نہ کسی نے لکھا ہے اردو ہین	قیصری واقعات اس صوت
سب سے پہلے مدرس موصوف	اسکے سوجد ہو لیگئے سبقت	کثرت کار و بار ایسے ہین	کبھی فرصت کو بھی نہیں فرصت
تاہم ایسی کتاب لافانی	کتنی عمدہ لکھی ہے با شریعت	دیکھو تاریخ دان بہہ کہتے ہین	مرجام جاہی صدر صحت
فکر تاریخ طبع اسی عابد	کی جو ہین نے پالی سن حوت	چار فقرو ہین چار تاریخن	کی رقم ملک نے بعد محبت
اولاً واقعات شوکت	اور دوم ہب دفتر فضیلت	سیوی ہب سر پیر فضلہ	چارمی گچ عزت و شہرت

پھر کئے سال عیسوی نالاش	تا کہ ہونا ظہرین کو فرحت	چرخ چارم پہرہ میخانے	کہا مجھ کو کہ کلمہ بعد بوجبت
ہی تواریخ نادریہ قیصر	اور سرتاج عزت و نصرت	پھر تواریخ سیرہ قیصر لکھ	شرف عالم بغیرت ورافت
۱۸۷۷ ع	۸۷ ع	۸۷ ع	۸۷ ع

## ایضاً

چون مجھ مصمم عبد کریم	کار فرمای مجلس احباب	نسخہ منظر کرد قسم	بہر نظارہ اولوالارباب
کاندہین سال قیصر ہندست	تابہ پیری زخورد سال و شباب	صورت خط استوا ہر سطر	ہر ورق آفتاب عالم تاب
لفظ ہریک چو اختر روشن	جلوہ افروز صفحہ چون جنتاب	قیصر ہند ابر جو دو کر م	مزج خلق ہست زوشاد آ
بہر کشت امل چہرا بنود	فیض عاشر ترشحات سما	مثل عادل شہنشاہ بانو	در جہان شاہ میشو و کیا ب
ہست مشہور عدل و انصاف	رنگ نوشیروان و ہم داراب	خیر خواہان دولت شاد اند	حاصلان مضطر اند چون سیاب
یا الہی دراز عمر کن و	تا جہان ہست و ماہ عالم تاب	فکر تاریخ طبع ای عابد	لاحق شد سرورش واد جوا
فی البدیہ بخوان تو این مصحف	کرد تا لیب ان عجیب کتاب	تا نگاہت از سر بوجبت	کرد تا لیب تحفہ نایاب
۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع

## ایضاً

شدہ طبع این نسخہ بر جلالت	ز سعی مدرس بشیرین بیانی	کتابی در احوال قیصر نوشتہ	کرد در حسن و خوبی اوست ثانی
دربہ ہما سفتہ در سلک مضمون	نواد نمود دست گوشتانی	چنان عادل باز بہت قیصر	جمل گشتہ زو عدل نوشیروانی
تفحص چو کردم بی سال عابد	بہن گفت با تف بشیرین بیانی	جلالت چون قند کمر بیانی	اگر بخوانی فصاحت بیانی
۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع

## ایضاً

چوس مدرس با حسن و خوبی	مجھے بہن نوادر بہر حال قیصر	جوارہ دین نایاب تھے و لکھین	مضامین احوال و عادات قیصر
مبارک ہو قیصر کو جشن جیوبلی	فزون عمر کہ ہو دین ساقی قیصر	اُسے فتح و نصرت ہو اور فرخندہ	بہن دوسیکل حسودان قیصر
۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع	۱۳۴۷ ع

## ایضاً



چو شد طبع این نسخه دلپذیر	پند دل بر صغیر و کبیر	بسال سیمی ز چارم ملک	ندا آمد این نسخه بنظر
از طبع ادا حضرت سجاده مسند رفاعیه مولانا مولوی سید نور الدین صاحب سیف الله			
الرفاعی المختلص به نور			
نشی عبدالکریم شفیق من	معدن لطف و منبع شفقت	تحفه جیوبلی بسعی تمام	کرد تالیف صاحب خیرت
بهست احوال بانوی انگلند	صاحب تاج و تخت با عصمت	ز باندهای ولادت کونین	بهست تاجیوبلی رقم حالت
اوست فرمانروای بند و پور	وزا قالیها بصد شوکت	تاجدار شهی و صدر نشین	عادل و بازل و کریم خلعت
یعنی و کثوریه کونین ذبیحاه	قیصر بند دایما شمت	چو کردند مجتمع کتاب لطیف	قصه طبعش نمود ذی بهت
تا از و خاص و عام هر که دمر	استفاده بر ند با فرست	کرد ایمانی سن طبعش	بمن زار از ره اُلفت
حسب ارشاد آن شفیق کریم	گشت کلکمه روان بصد محبت	کرد تحریر سال طبعش نور	قیصر بند معدن رافت
۱۳۰۳			
اَيْضًا			
چو شد مطبوع این نایاب نسخه	پای تاریخ بجزی فکر کردم	لغتنامه بغیبی که امی نور	گویی سال طبعش ساغر جم
۱۳۰۳			
اَيْضًا			
گشت مطبوع نسخه نایاب	چون رسمی مدرس دیشان	بهست احوال بانوی انگلند	قیصر بند عدل دوران
فکر سالش نمود نور از غیب			
شد ندا تحفه ضیا بر خوان			
از حضرت سید عمر بن سید حسین صاحب القادری سرور دهنی ریاست خیریه تخلص شد			
دوش بودم بفرس در خواب	شد در آغوش یک پری حافر	این تبسم کنان گوتم گفت	ایک در شاعری قوئی ماهر
تحفه جیوبلی نوشته شد	از یکی مهربان من شاطر	عرض وارم که سال طبعش	بر نگاری که خوش شود خاطر
کردان حال قیصر بند هست	دایما الله فاتح و نامصر	فی البدیهه بگفتش سید	قصری واقعات این ناود
۱۳۰۳			
اَيْضًا			

محب فیہ یہ عجیب و غریب لکھی اب تواریخ و کتوریہ بی سال سید یہائی ندا جیو اب تواریخ و کتوریہ

تقریباً تواریخ کتاب تحفہ جیو ملی انجناب مولانا و اساذنا قبلہ محمد منظور صاحب قریشی بدر م سلمہ

شکوہ علم کا کہنے نیا کھلایا ہے کہ جسے گلشن عالم کو لہلہا ہوا ہے وہ ہی کہ خضر کا گلزار نام پایا ہے

سورخان نامدار۔ و سوانح نگاران صداقت شعار۔ خوب جانتے ہیں کہ اس گلبن ہستی میں ہمارے نخل وجود کی نشوونما کا نتیجہ ثمرہ علوم سے برومندی کی ہے۔ اور علوم سے برومندی کی کا نتیجہ تہذیب اور حسن معاشرت نیک نامی ہے اب یہاں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ علوم سے برومندی یعنی تحصیل علوم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔ ہر فرد بشر پر واجب ہے۔ سو وہ کون سے علم ہیں۔ جواب اسکا یہ ہے کہ سب سے پہلے ہر مذہب و ملت والے کو اپنے علم منقول یعنی دین کا علم مستند ضروری پڑھ لینا چاہئے کہ اپنے طور کی عبادت جو کہ فرض سمون وغیرہ ہے۔ اور احکام امر و نہی و محرمات و مکروہات وغیرہ سے واقف ہو۔ اسکو علم فقہ کہتے ہیں۔ بعد اسکے علم عقاید اسلابدی اور دوسرے بیسیوں علوم میں محکوم عقولات کہتے ہیں۔ ریاضی۔ طبیعیات۔ جغرافیہ۔ ہیئت ہندسہ حیوانات۔ نباتات۔ تواریخ وغیرہ ہیں۔ کچھ ہو اس راقم آفتم کے نزدیک علم تواریخ ان سب علموں سے بہتر ہے۔ اور میں ہر علم معقول پر علم تواریخ کو ترجیح دیتا ہوں جدا و جدا سے بیشک سیر ملک کی کرنا یہ بہت ناشائستہ مین دیکھا، ہم ملک شرقی میں بیٹھے ہوئے کتب تواریخ میں ملک مغربی کے بادشاہوں کی واقعات گو یا چشم خود دیکھ کر رہے ہیں۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ تذکرہ تواریخ طرب مجالس احباب ہے۔ اور دل لگی کا اسباب۔ ہر جملہ اسکا خرد افزو ہے اور ہر فقرہ دانش آموز۔ اسوا اسکے یہ علم بادشاہوں کو اپنی سیرت سلطنت اور حسن انتظام کی ہدایت کے لئے ایک عمدہ تالیف ہے۔ کیونکہ اسکے مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فلا نے بادشاہ نے نیک نامی اور ترقی مملکت اور شوکت سلطنت حاصل کی۔ اسکا سبب سوا پیدا مغربی اور معدلت۔ داورسی و دلجوئی رعیت کے

سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور جس قہر مان کو ریاست کی تباہی اور تنازل نے صورت دکھائی اُسکا موجب سوا ظلم بیدادی خود عیش و عشرت میں مشغول رہ کر عالمانِ رشوت گیر جابرین کے بھروسے پر ملک کا انتظام چھوڑ دینے کے دوسرا کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ اس تحریرِ تسلیم کے نیک و بد پر نظر رکھ کر اپنے ملک و سلطنت کو سنبھالتا ہے۔ اسی طرح ہر درجہ کا ہر ایک شخص جسکو عقلمندی سے کچھ حصہ ملا ہے۔ اپنے رتبے کے دوسرا کچھ بڑا بھلا احوال لکھا دیکھ کر اپنے نیک و بد قول و فعل کی تہذیب پر نظر رکھتا ہے۔ اس صورت سے علم و تاریخ جسد رکھ مفید مطلب ہی ہر کہ و میر پر روشن ہے۔ اس علم کی فرضی میں قہر میں پہلا علم سیر جو کہ غیر ان سلف اور ہمارے دین کے سرد و فرائد و اصحابِ خیر الایام کے احوال میں۔ اور اربابِ دین کی ترقی اور ملک گیری وغیرہ کے قیل و قال میں۔ دوسرا بہت بڑا حصہ۔ از آدم تا ایندہم جو حکام عالی مقام و بادشاہانِ ذوی الاحترام و حکم علماء شاعر وغیرہ کی سچی سچی حقیقت میں ہزاروں کتابیں لکھی گئی ہیں وہ حصہ ہی ہے تیسرا حصہ سوانح عمری کسی ایک بادشاہ یا عالم یا حکیم یا شاعر وغیرہ کی لکھتے ہیں اُسکو تذکرہ بھی کہتے ہیں مگر تذکرہ متفرق شاعروں کے یا کسی شخص کے احوال میں کتاب لکھتے ہیں اُسکو بھی کہتے ہیں۔ بہر حال علم و تاریخ ایک فائدہ مند علم ہے۔ اسکے آخری حصہ میں یعنی سوانح عمری کے باب میں۔ ہمارے محب فصاحت پناہ۔ بلاغت و سنگاہ صاحبِ طبع سلیم ذی مراتب منشی عبدالکریم صاحب المتخلص بہ مدرس۔ فرزند دانشمند جناب معلی القاب بشفق امجد۔ اعلیٰ مراتب منشی غلام محمد خان بہادر صاحب نے ہمارے دوران۔ نوشتا بہ زمان۔ شہنشاہِ قلم و ہند وستان جناب ہمد علیا قیصر ہند و سریرِ آرای انگلند خلد اللہ ملکہا کے۔ سوانح عمری۔ اور جہن جیوبلی کی تقریب کے احوال میں ایک نہایت عمدہ کتاب بنام نامی (تحفہ جیوبلی) تالیف کی ہے کہ آج تک اس فن میں کوئی کتاب دیکھنے میں نہ آئی۔ باوجود اختصار کے ایک شرح و بساط کے ساتھ کسی قسم کا احوال جو کہ ملکہ عالیہ کے سوا تمام بادشاہانِ وقت سے تعلق رکھتا ہو نہ چھوڑا ہے۔ خود حضورِ ملکہ کے سوانح عمری۔ اسکے بعد جناب ولیعہد بہادر کی سوانح عمری۔ نہایت خوبصورتی سے لکھے ہیں۔ حق تو

یہ ہے کہ داد فصاحت و بلاغت دی ہے۔ کبھی لکھ کی اوائل عمر حقیقت کے طرف مایل ہوئے ہیں تو اس کے پیارے فقر و نکو دیکھ کر بے اختیار یہ کلمہ زبان سے نکل آتا ہے۔ کہ یہ شہزادی ہونہار ہے۔ برومندی کے لایق اسکا گلزار ہے۔ کبھی اس قصیر کی آغاز جوانی کے احوال خوش مال کی تحریک کے طرف قلم اٹھایا ہے۔ تو اوائل عمر کی امید و نکاح نتیجہ دکھلایا ہے۔ کبھی شاہان زمان کی کچھ حقیقت مع تصاویر پر رقم کی ہے تو مطالعہ کرنا لوگوں نقش دیوار بنایا ہے۔ غرض کونسی کونسی خوبیاں اس نسخہ لاجواب کی لکھو۔ بہتر یہ ہے کہ اس آخری فقر پر اس تقریظ کو ختم کروں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ دریا کو انھوں نے باوجود معادن جواہر و زواہر کے ایک کوزے میں بھر دیا ہے۔ اپنا نام نامی روشن کیا ہے۔ ہر مضمون اسکا بشکل آئینہ صاف ہے۔ اور ہر محفل فقرہ شفاف۔ یہ کتاب با و نھوں نے جناب قمر کباب عالی جاہ والا مرتب نواب سیدی احمد خان صاحب والی جزیرہ جستان کونڈ۔ کی ہے۔ انھوں نے اور اکثر رسالے و کتابیں مانند۔ میزان ہمایوش تکلم المدرسہ۔ بدی دین۔ طغۃ اعجاز۔ سراج خلوت۔ ادب خلفای راشدین۔ یہ بڑی کتاب ہے غرض ان کے سب تصنیفات سے یہ کتاب فصیح و بلیغ ہے۔ اس کے تحت میں تاریخین اسکی تالیف کی ہیں۔ سال فرحت مال کتاب مستطاب (تحفہ جیو بلی) تالیف محب صادق و ملشی لایق و فایق۔ مخدوم شیرین زبان و مؤلف جاد و بیان۔ صاحب طبع سلیم۔ ملشی عبد الکبیر صفا المتخلصہ مدرس۔ طبع زاد ملشی محمد منظور قریشی۔

ملشی عبد الکبیر نامور رنگین بیان	الغرض وہ ناطق و ناثر نہایت خوب ہیں	صاحب تصنیف و تالیف اور میں بل علم و حلم
نثر کے فقرے انھوں کے صاف خوش اسلوب ہیں	نام پر نواب نامی کے انھوں نے ایک کتاب	لکھی اس میں حال ملکہ کے مضامین خوب ہیں
حکمان وقت کے نزدیک ہیں باوجود جاہ	خیر خواہ قوم ہیں کام ان کے سب مرغوب ہیں	تحفہ جیو بلی نامی کی ہے تالیف ایک کتاب
بے کفرے صاف شکل آئینہ محبوب ہیں	سب سونے عمری قیعوں میں لکھتے	صورت مائل و قول مجمل اکل خوب ہیں
گویا دریا کے جواہر کو بہر اسی جام میں	نقش از رنگ کی ہے تصویریں جو میں مرغوب ہیں	میں محب صادق جو میر فکر قلمی تاریخ کی

خان بہادر اُنکے والد دوست خوش اسلوبیہ ہی محبت اور کرم ان سب کا منظور اس سوا! خود کتاب ایسی ہی نگہنا جس کے سن مطلوب ہیں

ای مدرس باغ تحفہ جیو ملی سب کر شمار یک سال تالیف اس کتاب بے بہا کے خوب من

اَيْضًا.

چو عیدالکریم است اہل سعادت ! نوشته کتابی ز علم و کمالش ! در احوال قیصر شہنشاہ و دورانی ! نہ تالیف شد عمدہ نسخہ فاش !

تقاویٰ را نشناختن، اندر آنست ایستاده تحفه جمیع علی اسم حاشا، دلم فکر تاریخ تالیف کرده، چو دیدیم فضل و کمال و جانش

قلم کرده منظور فرق خود است ! تو اسبج ملکہ نوشتیم است

13.00

مادهای تاریخ جوی ملی از نقش محققان و علمای جفر. از جناب حکیم میرشیداعلی صاحب آثار المتخلص به همت

۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷
۳۸۲	۳۸۹	قرینه ۳۶۵	۲۷۲	۳۷۹
۳۸۸	۳۶۹	۳۷۱	۳۷۸	۳۸۱
کیون کریم ۳۸۷	۳۷۰	برهان مسیحا ۳۷۷	۳۸۵	۳۸۷
۳۷۴	۳۷۶	۳۸۴	۳۸۶	۳۷۷
۳۷۵	۳۸۳	کلاه سفید ۳۹۰	۳۶۶	۳۷۳
۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷	۱۸۸۷

تقریباً ۱۸۰۰ سال قبل مسیح

۳۲۸	۳۴۹	۳۷۱	۳۷۸	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۹	۳۹۵	۳۹۷	۳۹۹
۱۹	۱۸	۱۱	۱۸	۱۲	۱۳	۲۰	۱۵	۱۲	۱۹
۱۰	۹	۲	۹	۳	۴	۲	۵	۳	۱۰
ی	ط	ب	ب	ج	د	ب	ف	ج	ی
۳۷۳	۳۷۹	۳۸۳	۳۸۴	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۰	۳۹۷	۳۹۵	۳۸۷
۱۴	۱۹	۱۵	۱۷	۱۹	۱۷	۱۰	۱۷	۱۹	۱۸
۵	۷	۹	۸	۷	۸	۱۰	۸	۷	۹
هـ	ز	و	ع	ز	ع	ی	ع	ز	ب

۳۷۳	۳۶۶	۳۹۰	۳۸۳	۳۷۵	جمہد حروف مستخرجہ ۲۵ حروف ہک
۱۳	۱۵	۱۲۰	۱۳	۱۵	نقاط جمہد حروف مستخرجہ ۱۳ حروف ج ی
۴	۶	۳۰	۵	۶	ک حروف مستخرجہ ۲۹
۵	۷	ل	م	و	

## حروف صلاکویہ

ی ج م ب د ج ط ب ط ی ح ز ح و ز ہ و ل م و ہ ک ج ی  
تظہیرہ خ ف ق ع ص ف ش ع ش ش ت غ ت ش ت ر ش ق ی ص ر ق ی ر ق ذ ف خ

مستحصلہ ق ج م ق ل ج ق ن ب ج ر ف و ہ ق ط ن ا ق ج ح ق م ع ص ط ص

غزیریہ و د ن ر ک د و م ا ز ق ص م و ر ی م ب ر د ن ر ن س ف و ی ف

تکسیرہ ف ر ی د و ن ف ر س ک ن د ر ہ ز م د ا ر ب ز م ق ی ص م ر ہ و

## مصرع

فریدون فرسکندر رزم دار ابرم قیہر ہو

۱۸ ۴ ۸۵

## قطعہ تارخ

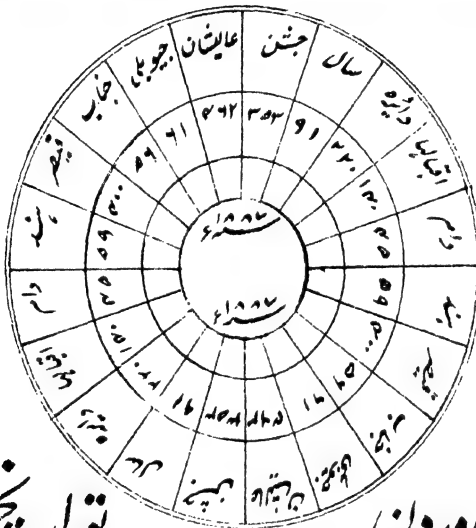
کہوں یہ صاف کیا اوس منشی والا پیش من : کہ بچکے علم و خلق و علم کا نہ کوگر گھر ہو : و دشتی میں وہ شاعر عربیہ و انابین معقولین  
بجلا تعریف ادبی پورہ ہر زمیں کیونکر ہو : ہاں نکاح اسم سامی منشی عبد الکیم ایدل : تاثر نام نامی کا نہ کیوں آئین سرسبز ہو  
کتاب جیوبلی لکھی وہ کوششیں ان روزوں : کہ چہرہ بہر تحسین و الہی علم اکثر ہو : لکھا ہی واقعات و حال شاہنشاہ : ہر آئین  
کیون نازان مجال خود ہلکا مٹنے کا مسطر : رہے تاجور گردون سا کتا ارض پات : پیر شاہ ہند مظلوم نہ کہ نہ اگل ستر ہو  
دعا کی لکھی تارخ ابجد سے یہ بہت ہے : فریدون فرسکندر رزم دار ابرم قیہر ہو

## ایضاً

رہی بخت مشفق کہ حاصل نمود : چترین دولت تخفہ جیوبلی : کہ کیفیت قیہر ہند کرد : علوایت تخفہ جیوبلی  
زوصف شہنشاہ و کتوریہ : شدہ رتبت تخفہ جیوبلی : بہتیت فرح پجاہ سال : شدہ شہرت تخفہ جیوبلی

عیان شد تولید تاحال ازین صورت تخفہ جیوبلی انعام مکر دار فرقی مہی شد این صفت تخفہ جیوبلی  
بتاریخ ہفت چنین شدند | گو۔ رفعت تخفہ جیوبلی |

بندہ یحسین ادای غفران عصیان قاضی م م ہے ہے۔ علی احمد محمود الدشاہ ک۔ سی۔ ایچ۔ م  
رئیس بدلیون مالک مدرسہ علوم مصری بعد با او تخط سابق واعظ و مدرس مسجد جامع رئیس بدلیون



## قواعد برآوردن تواریخ دایرہ

- نمبر ۱ یک گرفته دیگر خانہ گذار شد از ہر جا کہ خوانند ابتدا کنند و تا آخر انتہا کنند پس بہت تا پنجہا بہین طور برآید =
- نمبر ۲ یک خانہ گذار شد دیگر گرفته از ہر جا کہ خوانند جمع کنند شد ۱۱ پدید آید پس بہت تا پنجہا بہین طریق برآید =
- نمبر ۳ از ہر خانہ کہ خوانند نیمہ گرفتہ ہم جمع کنند شد ۱۱ پدید آید پس بہت تا پنجہا بہین طریق برآید =
- نمبر ۴ ہر خانہ کہ مینند بخانہ مساوی خود کہ محاذی آن باشد مساوی العدد باشد =
- نمبر ۵ این دایرہ مکرر مساوی محاذی نام دارد =
- نمبر ۶ قدما و مؤرخان تاریخ گویان مکرر نوشتہ اند =

نمبر ۸ این صنعت جدید از ایجاد ذهن و اختراع طبع بنده است که دیگر موجود آن یافته نشد اکنون اگر کسی خواهد که چنین دائره نویسد مقلد بنده باشد چه اگر او لا بنده کشیده -

نمبر ۹ دانستی است که کدامی خانه در حساب کریم نشود و در تاریخ حاصل اندر صنعت مفاخره گردید  
نمبر ۱۰ اصل ایجاد صنعت دائره بدو خانه تا خانه زیر و بالا و چهارده خانه در دوره دائره بود بعضی کم و بعضی زیاد در دوره نمود و بنده بجای دو تا خانه زیر و بالا بجای جمع نمودن مجموع آسان شود و همچنین درو برای هند سه هزار زبان افزودن گنجاشی و صنعت افزاشی دوره در این همه از اختراعات بنده است و همچنین دائره کسی در انگلستان هندوستان و غیره گاهی ندیده و شنیده باشد اگر آگاهان شنیده باشد از بنده باشد

القطعة التاريخية في التلخيص

تعالی الله اعلی بالتوالی عجب بخت به جشن ذی معالی

فقد ابرخت عام الابتهاج عی احد مبارک ظل عالی

۱۳۰۴

من المدرسة العلویة مسجد بادام بدایون

از حضرت سید فقیر محمد صافدا خلیف مرحوم سید غلام حسین صاحب بخاری

مستحق شوق و محب احب ای تولا و با مروت و جاه شاعر و دانشمند و در علم دیده علم راست نور نگاه  
دور از خیل جاہلان زمان یا با فضل مدام قربت خواه یا نام عبد الکریم زیر فلک گشت روشن بجالی چون ماه  
تحفه جیوبلی رقم فرمود اندرین روزها بصدا کا که کرد تحریر حال قیصر هند ای ز تولید ترفعت و جاه  
یا فخر رتب بلند کتاب از صفات شرف فلک نگاه اسطر او بچو سلک مبرارید نقطه اش که به بحر غیر نگاه  
صفت حاکم زمان کردن یا نیست در شرع یک هیچ گاه فکر تاریخ طبع بود بدال گفت با تف من چنین نگاه

ای فد کن رقم همین مصرع تهنیت نامه سکندر جاه

۱۳۰۴



## از جناب عبداللطیف صاحب تخلص سایل شاگرد فد

شاعر مکتبه دان عبد کریم صاحب علم و منشی و قابل تحفه جیوبلی چو در رقم به شد ترقی فرمای فرحت دل  
از فروغ رساله روشن یگشت داعی دل بر کمال با نغم گفت بهر بن نویس با تحفه صاحب سخن سایل

## از جناب منشی عبدالرحمان بن عبداللہ صاحب تخلص ذکا شاگرد فد

مستحق استاد و حیدر کریم شاعر و منشی و حیدر و جوان به نیکو نیک و وسیلہ الوقع صاحب علم و صاحب بیان  
تحفه جیوبلی در این ایام از در رقم خار از نیکو و نشان بهر تحریر حال قیصر بند حسن محبوب شکر و عیان  
مصرع سال طبع گفت ذکا تحفه خوب و نواز زمان

واضح یاد که در رساله قول فیصل تحریرت که اگر در ماده ہمزہ رقم کنند یک عدد دیگر نہ چنانچہ درین ماده مطابقت ہست

## از جناب حاجی ابراہیم صاحب تخلص آرزو

گہر شناس خود مند منشی کیا خلیق و عاقل و دانشور حلیم و فہم کتاب کو تا پنج جشن سال رقم عیان نمود معانی و نشان عظیم  
حسب سربو پاشد سال تاریخ حساب سال چو کردم خوشتر از و رقم نہی بیا که در خندہ نسخہ و کش فلک گفت منشی فیض طبع عبد کریم

از جناب حاجی صدیق صاحب التخلص اصحاب بن جناب المرحوم حاجی ہاشم صاحب صدیقانی  
تالیف شد چنین ز عزیزم کتاب خوب بر کس گذر نہ زہرہ عین جوتی گفت چون نغمہای مرغ چمن حال قیصرہ  
بارنگ نو کلام مضامین بہوش گفت تا این زمان ز وقت و لا و ہر وضعی تشج و رکبیت آن حق نبوت گفت  
در بر چو کرد خلعت ترتیب این عروس با من عزیز من بی تاریخ و نوشت گفت خلاص بہر بن دم گلگشت باغ فکر  
ابراہیم گلشن تحفه سرو شکر گفت

۱۳۰۲ ہجری

تا پنج طبع کتاب تحفه جیوبلی از چکدہ رشتہ کلک جناب شیخ احمد بن محمد عبد صاحب حائیل

### تخلص احمد ساکن شہر مینی

زہی طبع والای منشی عالی زہی فکر و نظم و نشر و بلاغت زہی طبع عقل و عرش آستان زہی ملک شاخ گل باغ جنت  
 زہی نکتہ دانی زہی خردہ بینی زہی علم مجلس زہی نیک طینت زہی نظم موزون زہی شہر نگین مسیح مقفا سطور عبارت  
 زہی خلق احسن زہی حکم کامل زہی خاکساری زہی نیک طبع زہی خندہ روی زہی خوش چینی زہی پیشکار زہی پاک فطرت  
 درین روزہ تختہ جیو ملی را چو محبوب آراست باز بہ زینت جلا جہان داد این آئینہ را کہ محک شد نام حرف کدورت  
 رقم کرد حال شہر ہند سرخ را با یجاز و خوبی و حسن ست کتابی ست با بحر عیان مصفون سطور اند یا مویجا لطافت  
 چو احوال طبعش بسم در آمد فروز فکر گشت عتاب زہی آند آمد از غیب ناگاہ احمد کتاب جلیل زہی پر فصاحت

### از جناب منشی خواجہ نور الدین صاحب

بہ حق دین عہد بہار گ رقم گشتہ کتابی بہ عجایب کہ ہست عبد الکرم نیک سیت کہ در مجموع شد چندین مناقب  
 کتابی در بارہائی کہ تصنیف کلاش ہم عجایب ہم غریب بگویش دل سر و شام از ادب گفت کہ ہم ارقام تاریخ عجایب

من طبع حضرت سید غلام محمد ابوال مظفر امین الدار الحسینی الموسوی الرفاعی المتخلص بہ رفعت  
 مستحق ہیں سیر منشی عبد الکرم صاحب تاالیف کیا ہی نادر تاریخ انھوں کی اب رفعت زروی احسن بن کبری ہر کھ

تاریخ جیو ملی و کتوریہ جیوی اب  
 ۲۳ ایضاً ۱۹

منشی عبد الکرم محمد سلیم کہ تالیف تختہ فریشتان قیصر سوانح عمیری حال از طفلی تا بہ پیری شان  
 عمر و کتوریہ دراز شود تا بود ہر دم درین دور عدل و انصاف حق کند تو فیق باشد از زندہ تا قیام جہان  
 تختہ را چون مطالعہ کردم بود گلہ دستہ غیرت بسنا بہت ہر فقرہ چون گل رنگین یافتند دلم بسا شادان

بلبل طبع سال فصلی گفت تختہ جیو ملی رفیع الشان

سیر دوست منشی عبدالکریم ! بن ذی علم اور قابل و پرشمار	فصیح و بلیغ و سخنور ستین	سخن گئے ہیں گوہرِ شاہوار
جو قیصر کے احوال میں اندون	لکھا نسخہ جیو بی خوشگوار	ہر اک صفحہ اسکا ہی تختہ بلور
ہی زلفی تاپیری احوال سب	جو آیا ہی قیصر سے بروی کار	لکھا عیسو سال اب رفتا
		ہو جیو بی ارغمان اشکار
		۱۸ ۶۷ ۶

از طبع زاد جناب محمد احسان اللہ خان نقشاہ مہکری شباب تخلص طالب العلم انگریزی و رئیس مہسور  
باغ عالم میں بہار آئی یہ کسی یا خدا غنڈیختہ جان بھی نفس میں رخ جو بی سیلیم پرس و کتوریہ کی منعقد  
ہنسکی اقلیم اس عصر میں جو حکمران سرست خورشید و سحر کے کد قباچ <sup>۶۷</sup> سال بچا جو جس قیصر ہندوستان  
۱۸ ۶۷ ۶

مفتخ از جناب منشی عبدالکریم صاحب تخلص عروج بر بلوی

گفتہ بی جیو بی نیکو سال ! این جشن حضور قیصر ہند  
۱۸ ۶۷ ۶

قطعہ تاریخ خطاب قیصر ہند دام اقبالہا۔ از طبع زاد جناب حاجی محمد عبدالرزاق صاحب آجی  
میر مدرس ہمسور گورنمنٹ مدرسہ ہنسوہ ابن جناب محمد سلطان صاحب مرحوم و مغفور بغفر اللہ

لہ ساکن سری رنگ پٹن المعروف بہ گنجنام

بہر آرام علوم و انتظام این جہان ! حاکمی باید کہ عدل و راستی باشند میان ! قہر مالش قتل و غارت را ز عالم برکند  
لطف او باشد توابع را ہمہ روزی شاہ ! بچنین بر باد شاہان بادشاہی لازم آگرتیب دی بود انصافائین شاہان  
از حد و خود تجاوز را ندر و لجام ہند ! بی تعصب خلق را بختند آسایش جان ! اندرین آوان فرخ شد شہ شاہان ہند  
منصب و کتوریہ کوئین بعد اعزاز و شان ! زین خوشی بخریش میاں لہا بل ہر جہا ! نور این جشن طلب کردہ زمین را آسمان  
سال تاریخ خطابش جبت راجی گفت دل شاہ ! قطعہ نگنڈ شاہ ہنسہ ہندوستان  
۱۸ ۶۷ ۶

ایضاً — ہم شیر یور و پوین شاہ ہنسہ ہندوستان ایضاً ! دین شیر یور و پوین شاہ ہنسہ ہندوستان

ایضاً — این شیر یور و پوین کل شاہ ہنسہ ہندوستان ! ایضاً ! شاہ یور و پوین شاہ ہنسہ ہندوستان

نام دار و زار  
و مانند او

قطعه تاریخ سال فرحت اشتال تالیف کتاب مستطاب تحفہ جیوبلی۔ طبع از جناب  
حسن صاحب عیدروس ابن سید عبدالرحمان صاحب سجادہ عیدروس دام محمد ہم  
دھو ہذا

مدرس نذر کرد چون نسخہ یا بد در بار نواب والا تبار بگفتہ جیب حسن عیدروس دلا۔ سال این تحفہ نامدار  
یہ تاریخ سید حسن صاحب عیدروس موصوف الصدرا کی کہی ہوئی ہے جسکے بزرگو ارون سے جناب معلی  
القاب نواب صاحب فرمان فرمای جزیرہ کے خاندان کو قدیم اقدم سے ہیجت علی آتی ہے۔ اور حضور نواب صاحب  
در بارین اول نمبر کے کہی نشین ہیں ہر گاہ حسب دستور پیشین گدھی نشین پرانکے بزرگ فرمانروائی ریاست کو  
بٹھاتے ہیں۔ نواب صاحب کی شادی کی تقریب میں اسی سال فرحت مال جیوبلی میں حضور نواب صاحب کو میرزائی  
بڑی کروفر سے انھوں نے کی لب دریا سے مکان تک پالاندازی کے لئے فرش بانات تھا۔ کاغذی بھولو کی گمان  
جسپر بہہ شہر۔ خوش آمدی زمین آمدی بیابنشین، تزلزل کہیدہمت ہر دو چشم جان بشین، لکھا ہوا تھا اور  
چمن میں ایک عمدہ عجیب ساخت کا پنکھا جسپر بہہ فقرہ (عروس نوبارک باد) لکھا ہوا تھا۔ حضرت حبیب  
موصوف ہمارے بیٹی کے عالم باعمل و سید اکمل سجادہ رفاعیہ حضرت مولانا حاجی سید محمد الدین صاحب  
کے داماد ہیں۔ اور وطن مبارک انکارا چوری ہے۔ الغرض جناب باری ریاست جہان اور اس کے  
فرمان فرما کوشتا آباد رکھے آمین ثم آمین ۛ

من طبع از جناب عبداللہ تخلص گننام ولد باوا میا نصاب نازنگ پوترہ

جناب مفتی عبدالکریم صاحب علم	نسیم بلع سخندان وطن اتم	مدرس کہن و نوجوان موت کش	رفاعہ عام پانچکھی کی دنیا عالم
بہت سی انکی تصانیف کتابچین	کہ جنس حال میں دینی و دنیویا ہم	ہوا جو طبع کا پر جو شہانہ الیفا	توجہ جلی کی صفین کتاب کی بہتر ہم
جنا بقیہ ہر ہند کے لکھے حالات	میان فرحت شادی واقعات ہم	بحسب امر ہوئی فکر سال گننام	توین شمار لکھانے ہند سے پیہم
کہا سہ روزہ جگہ میری محب	کتاب نشی عبدالکریم ہم ہم		

ملکزاوشیخ گوہر علی ہاشمی تخلص گوہر ذکر خامس ال عبا علیہ السلام رئیس مرشد آباقبر جوبلی  
جناب قدسیہ القاب ملکہ وکتوریہ دلم اقبالہا

چوازا بونیم لطف باری شدہ سرسبز نخل باغ آئید کہ جشن جوبلی باقیمر بند | بعد عزت مبارک باد جاوید

ایضا

سنہجری زیر ہم بینہایت	بلو گوہر کہ آمد جشن چمنبید	سبز شادابی ہر بوستان	باغ عالم میں چلی ٹھنڈی ہوا	ہو گیا سو خوش گلشن کا دہوان	ہو گیا سو خوش گلشن کا دہوان
فصل گل آں گئی فصل خزان	سبز شادابی ہر بوستان	سبز خلعت پہنے ہیں سرور و	دامن باد صبا کے فیض سے	ناک میں گل کی گئی بوی خان	ناک میں گل کی گئی بوی خان
پھول پتر مردہ شگفتہ ہو گئے	سبز خلعت پہنے ہیں سرور و	غنیہ و گل پر عطر گل فشان	آہنہ خانہ ہم با گلزار ہم	ہر لہا سبز پہنے طوطیاں	ہر لہا سبز پہنے طوطیاں
کیون معطر ہوں نہ بلبل کے دانے	غنیہ و گل پر عطر گل فشان	محبوبین قصہ طربین طیار	غنیہ و گل کو شگفتہ دیکھ کر	باغیں بخت و تاجی گلچین شادمان	باغیں بخت و تاجی گلچین شادمان
باغین میں بلبلوں کے چھچھے	محبوبین قصہ طربین طیار	خواب سے بیدار ہوئی خوش	فروری کی سولہویں تاریخ تھی	ہو گیا سیدہ کے دن سان عیان	ہو گیا سیدہ کے دن سان عیان
سجھو بلبل نے یہہ مرثوہ دیا	خواب سے بیدار ہوئی خوش	چسکا چاکر تھے پیر و جوان	نام نامی چسکا ہی وکتوریہ	ہی وہ ملک قیصر ہندوستان	ہی وہ ملک قیصر ہندوستان
جوبلی کی روشنی تھی اور جلوس	چسکا چاکر تھے پیر و جوان	فخر دارا و جم و نوشیروان	ربیع میں ستم سکندر فیض من	حشمت و اقبال میں صاحب قرآن	حشمت و اقبال میں صاحب قرآن
کہ قزو جاہ و عزو عدل میں	فخر دارا و جم و نوشیروان	دست بستہ سرنگوں میں اچھ	سکے صوت تہنیت ملیح نے	وصف شام شمعین کھلی زبان	وصف شام شمعین کھلی زبان
قیصر ہندوستان کے پیش تخت	دست بستہ سرنگوں میں اچھ	تھے جلوس بادشاہان زمان	جوبلی کی روشنی ایسی ہوئی	دیکھنے آیا زمین پر آسمان	دیکھنے آیا زمین پر آسمان
کیا کہے وہ شوک شان جلوس	تھے جلوس بادشاہان زمان	نفا اندھیرا ماہ کا روشن رہا	جھانکتا تھا جہر برقع دلو	ماہ سو یا بند کہے کے تابدار	ماہ سو یا بند کہے کے تابدار
آسمان میں اختر تابان چھپے	نفا اندھیرا ماہ کا روشن رہا	از لیلی عیسیٰ معجز بیان	قیصر عالم کو عمر خضر دے	حشر تک باقی رہے نام و نشان	حشر تک باقی رہے نام و نشان
یا الہی یہہ عام مقبول ہو	از لیلی عیسیٰ معجز بیان	معجز تاریخ کا آقا دھیان	جب لکھا گوہر نے سال عیسیٰ	ہی مبارک تخت سلطان جهان	ہی مبارک تخت سلطان جهان
دلگیر اس خوشی کے جوش میں	معجز تاریخ کا آقا دھیان				

از جناب محمد یعقوب صاحب صدر سکن معمرہ بمبئی

جہا کا ندراں کو آواں	منہج گشت دفتر جوبلی	از جناب مدرس خوش فکر	شد عیان شان بدتر جوبلی
ملکہ اسوئج عسری	ہست این پاکہ محضر جوبلی	ہست حال و لاوتش دوی	تاب ال مقررہ جوبلی

بہر تاریخ از فلک صادر شد خدا صلی علیہ وسلم

# فقہ تاریخ انگلیتہ از جناب سید حسن علی حسین صاحب قادری

God to bless our merciful Queen Victoria

1

8

8

7

گاڈو بلیس اور مر سیفل کین و کٹوریہ

۱۸

۸

۸۷

## از حضرت قبلہ خان بہادر عیسیٰ غلام محمد صاحب ال مصنف

کتاب جلی چوتالیف گشت	در احوال شہ قیصر خوش شہرت	برای مولف نہر سو ندا	ہمین آمدای جہد امر حب
درین جام حشید یعنی مدام	تو کیفیت قہر قیصر تمام	کہ بہت ذکر پریم شہنشاہ پیش	واحوال جشن دل آرایش
شد احوال ہر نوینا لش رقم	ہمد وضع در بارانچہ خدم	مع نقش و تصویر بایہ عیل	صفا خیر چون اصل عینیت عیل
مراہست فرزند عبد الکسیریم	سخنور کی قابل بہت و حلیم	مرتب چو کرد این کتابان بہر	شدہ فکر تاریخ ای خوش سیر
شگفتہ بہت چون گلشن قیصر	سین او (چو گفت) شد سیری		

ایضاً

ہوئی جب کتاب جلی تمام	ہوئے شاد سے دیکھ ہر خاطر علم	ہی احوال قیصر کاسب بر ملا	ولادت سے تا حال آیا چلا
کسی نے کہا مر جہا الیمزینہ	کہی نے کہا جہا ابائیمزینہ	مولف بین اس کے سیر نور عین	ہیں شاہ ہوا بہرام چین
رہے یاد گاری بہر آنسے مدام	ہو امد عادل سراسر تمام	گلہ بلبل آور دو گفتا ہی	نہ اشد حجب گلشن قیصر ہی

از جناب حکیم محمد خلیف صاحب مدراسی محاسب

گفت یکصد سال باد ابر سو پر قیصری

۴

از جناب شیخ سیدہ اللہ صاحب المتخلص بہ فشی

گلشن فردوس تحفہ جیوبلی

من طبع جانشین قطب الدین ابن الشیخ محمد صاحب خطیب المتخلص بہ قطب

چہا مہاجرت زاکو بکو | شدہ در جہان شہرہ جیوبلی | بانگلند و ہندوستان ہر گاہ منور شد از جلوہ جیوبلی

بہار آمدہ در جہان این زمان | زہی قطب در دورہ جیوبلی | دلا با سرِ علم طبع عجیب کتابی شدہ تحفہ جیوبلی

منبع مواد لا تحفہ - از مدرس مصنف کتاب ہذا

تاریخ تصنیف تحفہ جیوبلی جو کہ عین حش

جیوبلی قیصر کا مادہ تاریخ ہی - وہ دنیا کے ہر حرف - ہر

لفظ - ہر کلمہ - اور ہر فقرہ سے عیان ہوتی ہی - بدین طور

کہ جس حرف یا لفظ یا کلمہ وغیرہ سے تاریخ نکالنی منظور ہو تو اسکے اعداد کو

لفظ (وود) کے اعداد سے ضرب دیکر جانب راست لفظ

بڑھا دیجئے بعد اسکے اعداد لفظ (ابجد) سے تقسیم کر کے جواب

رہے اسے اعداد لفظ (سابق) سے ضرب دیدیجئے

پس السلام پیدا ہونگے اگر اسے ماسکمی

تاریخ کہیں تو بھی کم نہیں

از جناب سید زین العابدین صاحب الزما فی تخلص عابد

وہ چہ ترتیب شد کتاب عجیب | از مدرس مؤرخ مکتب | ہر کہ سید گویدش لادرب | موج در کوزہ میزند دریا

پیر ز حال سوانج عمری	همچنان درج لؤلوی لا	چون نباشد که هست موفقت	در میان شهن دیرکت
شاه انگلند بانوی کنزرت	قیصر هند دام حشمتها	زمینت خاندان بنو ورت	ثانی یذا القریه گریث بجا
وارث تخت جرمن و انگلند	رشکبا سندرست الزبتا	هست صاحبقران فریدون فر	رشکب چشید و ثانی کسرا
اوست فرمانروای برطانی	هست اوایمپریس آواندیا	فرست و کتوریه ملقب شند	ساورین لیدی ملکه ما
گفت عابد دعا یک شعر	سال فصلی کرد و شود پیدا	حرف منقوطه را شمار کنند	غیر منقوطه از حب جدا
سایه لطف آتش سبادکم	ایضا از عابه		

سطر اند طلب ایدا  
۹۹ فصلی ۱۲

توابع پنج مطلوب	۴	۱۳	بحسری
تمنه عطف بر طایفه	۷	۱۸	عیسوی
دبی بلیت لایف آو وکتوریه <i>The Complete Life of Victoria</i>	۶	۱۲	فصلی
سرگزشت مبارک	۳	۱۹	سوست
مسب غزت و نصرت	۷	۱۲	شهور
چراغ حم جابه	۶	۱۲	یزد جردی
آئینه تواریخی	۳	۱۲	بنگالی
فخر آفاق	۲	۱۰	لمباری
گنج ثانی نوشیروان	۷	۱۲	نوروز
توابع پنج نام نامی قیصر	۸	۱۸	شکله
بزم نشاط قیصر	۹	۸	جلالی
سوانج ملکه عالی	۱	۳	اکبر شاهی
ارمغان لزوم سرگزشت ملکه	۰	۲۱	رومی
تمنه رخشان بافتح و نصرت	۳	۲۶	بخت نصر
تمنه خلعت بنیطیر بقا و کتوریه	۵	۵۶	موسوی
تاج و تخت و بخت و خورشید و خروغ	۰	۶۶	جولین سال



من طبع خاکسار ذرہ بمقدار العبد عبد الغنی بن شیخ محمد خطیب کاتب الکتاب  
تحفہ جیوبلی

صدر شکر کیا کتاب ہی مطبوع نوبہار بس دیکھتے ہی اسکے ہوا دل ہر اکاشاد یہ تحفہ جیوبلی ہی تصنیف از جناب  
عبد الکریم منشی مدرسین خوشنماہ تاریخ کاملہ ہی یہ کہس اختصارین دریا کا کردیا گویا کوزے میں لہجہ  
کیسا فصیح کلام ہی آسان تر بھی میں صاف سے کہتا ہوں یہ جہاں کی وہ جب ہو گئیں تمام تواریخ صدر کی  
تب مجھ کو بھی ہو اسی با شوق وارتیا بس کہ قلم میں سیر کو نکلا سوئی چین اوس دم دلا یا بلبلستان نے مجھ کو یاد  
تاریخ با کمال ہوئی تحفہ اخیر پھر لکھ سرائے غنی غنیہ مراد  
۱۳۰۰ ۱۳۰۰

## الثامن مصنف

مشایقین کتبہائی نو تالیف و ناظرین نسخہائی تازہ تصنیف کی خدمت میں گذارش ہے کہ تحفہ جیوبلی  
ایک تاریخی کتاب ہے جو کہ بفضل خدا اسی سال فرحت اشتهال جشن جیوبلی ملکہ علیای قیصر ہند و اہم قبایہا  
کے حقیقت حال میں بجلت تمام تمام ہوئی۔ اسکی عجلت کا یہ نقشہ رہا کہ اُدھر ایک باب تیار ہوا اور  
اوھر فوراً مطبع میں روانہ کیا گیا۔ برخلاف اور کتابوں کے جو ایک دفعہ بالکل تیار ہو کے ہفتوں بلکہ مہینوں  
تک مؤلف یا مصنف کے میز پر درستی عبارت اور انتظام ترتیب کے لئے دھری رہتی ہیں۔ تسپر یہ  
کتاب متفرق انگریزی کتب کا ترجمہ ہے کہ جہلی فہرست اس کتاب کے اخیر انگریزی میں دی گئی ہے۔ پس ایک  
تاریخی کتاب جو اس عجلت کے ساتھ غیر زبان سے ترجمہ کی گئی ہو۔ بھلا اس میں قصہ یا فاصلے کی رنگینی کب  
اسکتی ہے لو پھر مجھ جیسے شخص سے کہ جسکا مراد و مسکن کہیں ہی ہو۔ مگر دان یہ کہ تو البتہ کہہ سکتا ہوں کہ مضامین  
اس میں عمدہ و کارآمد مندرج ہیں۔ اس تحفہ جیوبلی میں تصاویر بھی ثبت کئے جائیں۔ یہ میرا

ارادہ ہی نہیں تھا۔ لیکن جب لندن سے کئی ایک کتابیں انہیں مضامین کی مع عمدہ تصاویر کے آئیں۔ اسوقت میرچنڈکے سفر اٹوانے ترغیب دی کہ یہ کوئی دینی کتاب تو نہیں اور کس پرچہ پر یا نصف تصویر کتنے کی خصوصاً شافعی مذہب میں اباحت پائی جاتی ہے۔ اور دیکھئے تو نماز کے وقت بھی ہمارے عیب میں قیصر کا چہرہ موجود رہتا ہے۔ پس ان بزرگوں کی خاطر میں نے نصف تصویر میں اس میں داخل کی ہیں۔

میں یہاں ان حضرات کا تذکرہ دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس محبت میں بھی اس تحفہ جیوبلی پر نظر اصلاح کی۔ از انجلی میر اسٹاؤنٹ محمد منظور حسن القریشی۔ حضرت مولانا مولوی سید عبدالفتاح صاحبان بہادر۔ جے۔ پی۔ مختص بہ اشرف سجادہ گلشن آباد۔ حضرت مولوی فضل علی صاحب مصنف لغات انگلو فارسی۔ حضرت سید زین العابدین صاحب الرفاعی صدر انجمن احباب بمبئی۔ اور حضرت قبلہ و کعبہ خان بہادر حاجی غلام محمد صاحب ہیں۔ میں انہوں کا بھی ممنون احسان ہوں۔ جن حضرات نے اس تحفہ جیوبلی کے لئے قطعات تواریخ لکھے اور نیز جناب علی القاب عالم باعمل والامراتب حضرت مولانا مولوی عبدالحکیم صاحب باعظمت خطیب و مدرس مسجد جامع بمبئی کا کہ جب حضرت منظور نے اس تحفہ جیوبلی کا تاریخی نام اونسے طلب کیا تو بڑی خوشی سے اپنے فوراً (جشن گلزار) فرمایا۔ یہ کتاب میں نے کرم و پیش چار مہینے کے عرصے میں اس حالت میں لکھی کہ اپنے معمولی آٹھ گھنٹے کے کام میں کسی روز غفلت نہ ہونے پائی لیکن اسکی طبع نے مجھے تنگ نہ کیا اگر ایسے وقت میں میرے قدیم مخلص جناب حاجی صدیق صاحب صدیقانی المخلص بہ اخلاص معاون پیشکار انجمن احباب اور برادر عزیز القدر منشی حاجی غلام محمد صاحب ذاتی تکلیف نہ اٹھاتے تو یہ کتاب کبھی اس سال طبع نہ ہوتی۔ یہ کتاب مرقومہ ذیل پانچ طبعیہ مطبوعین چھپی ہوئی ہے۔ مطبع علوی۔ چندی بازار بمبئی۔ مطبع مکتب الشوریہ گرانو بمبئی۔ دی باجیے سٹی پریسنگ بمبئی۔ بھٹا اسٹریٹ بمبئی۔ دی ہندوستانی پریسنگ پریس کالابادی بمبئی۔ اور مطبع زکریا گرانٹ روڈ بمبئی۔

اباس خاتون کو ختم کرنے سے پہلے مجھے یہ کہنا ضرور ہی کرنا عجب محبت اس میں بہت سی خایان رہی ہو نگین  
پس ناظرین الطاف کریمانہ سے مجھے اطلاع بخشیں یہی عرض ہے  
المہتمس منشی عبدالکریم مدرس ابن الحاج غلام محمد خان بہادر

آئینہ ۱۸۸۷ء  
کھوکھا بازار بمبئی

## نوادرات عجوبہ



تصویریں فولو کی چاہے ویسی چھوٹی ہو اسی سے پور قدر کی خوشناتصویریاں کے نمونے کپڑے پر بنا کے  
آئیل پینٹنگ سے بذریعہ لینوگراف اتاری جاتی ہیں — قیمت مع عمدہ پر از کے ۱۲۵ روپے سے  
۶۰۰ روپے تک — پتہ ذیل پر تشریف فرما ہو کر نمونے ملاحظہ فرمائے

مسدز - نیومن کی - بچوں کے کپڑوں کی کوٹھی :-

نمبر ۳۲ - میڈوا سٹریٹ بمبئی - پنی پستی - گھڑپالی - جیوبلی لاج - پونہ

## حسن علی چاند لہائی و شرکاء

اجناس - آلات و اشیاء متعلقہ کسٹری - دو اساسی - نوشت و خواند وغیرہ کے یکشت و متفرق ذروخت کرنا  
اشیاء مروجہ کے بقیے بھار - اجناس معمولی کے وقت پر پورا کرنے والا اور خاصگی پر ہر قسم کمال فروخت کرنا  
نمبر کوٹھی ۱۸۷ - محلہ مسجد زکریا - مقام بمبئی -

فروخت کے لئے دکانیں اشیاء مرقومہ ذیل ہمیشہ موجود رہتی ہیں :-  
انگلستان و ہندوستان کی تمام قسم کی ناناتی ادویہ

طبی و علمی معاملوں کے لئے کسٹری کے آلات  
سندی مجربات اور ولایتی اجناس کا پیساری و عطاری کے عمدہ طریقے سے مرکبات کرنا :-

خوشبویات و روغنیات کا ذخیرہ

فن جراحی کے آلات و اسباب

دواؤ و شونکی متفرقات اشیاء - فلوگراف کا اسباب

ملکی و بیرونی تجارت کثرت سے جاری ہے

فرمانیوں پر پورا خیال کیا جاتا ہے - مشنریوں کے منافع کا ہر حالت میں لحاظ مد نظر رہتا ہے

اسباب کے بستہ کرنے کی اجرت کم اور روانہ کرنا طریقہ سہل مقرر ٹھہرا ہے :-

ہر چیز کی پوری صفائی اور عمدہ خاصیت کی مدام ذمہ داری ہے :-

قیمت بہت مناسب اور بہ نسبت اور وں کے کم

انگریزی - گجراتی - مراٹھی - فارسی - عربی اور دو زبانیں خط و کتابت کے لئے خاص بندوبست کیا گیا ہے

ہر قسم کا اسباب جو ہماری تجارت سے متعلق نہ ہو وہ محض ہماری معمولی حق السعی فی صدی  $\frac{1}{4}$  :-

روشن سے جانبدار کے فائدے کا لحاظ رکھ کر روز کیا جائیگا

تجارتی معاملے میں مبلغ نقد ہی سے سودا ہو سکتا ہے - اور جو گاہک مقررہ بین آئے مابور فیصلہ ہو کر چلے :-

مچک پلٹ - طبعی جواب - یہ اعلیٰ درجے کا مصنفی خون اور اعضا درجہ کا متعین ہے :-

سوئیڈین و فرانسیسی - یہ دو اہم مقامی دماغ اور شونکی طاقت بخشنے والی ہے - اور ہر مرد و عورت کو نفاقت

دور کرنے میں کبھی خطا نہیں کرتی :-

فاسفورس ٹرک اسٹ - باعث ارزان ہونے کے یہ اور قسم کے مارٹرک سینیٹرک اسٹون پر سبقت

لجاتا ہے - اور یہ بہترین مشرب ہے :-

ڈائمنڈ ڈائیز - یہ ہر کے رونق دار - اور دائمی عمدہ رنگ ہیں -

ستارہ انکس - یہ سیاہی سفیدی کی سیاہی کے سبب طرح بہ پہلو ہے - مگر اسے نسبت قریباً چھپنے کے ارزان ہے

انک پوڈرز - سیاہ - آسمانی - اور ربر کے مہر و مکی سیاہی موجود ہے :-

جا جو لوگ کہ قوم کے ترقی غلو میں ایک ذرہ اور مروجہ جو جائیں۔ پتہ۔ بابے دعویٰ ہیں۔  
تخفہ جیو بل ۲۴۸ اشتہارات مفیدہ عام

## منتخبات باقری طبع ثانی مع فرہنگ قیمت ایک سو و چھوٹا واکٹ چرانے

یہ کتاب بلیسٹری وین جمی ہی۔ اور اس میں سیکڑوں کیسیا اثر نسخہ درج ہیں۔ مثلاً مصنوعی جواہرات بنانا سوئی دھونا  
دھاتی ہونا بنانا۔ سوئی کو سفید کرنا۔ تانے کو سفید کرنا۔ فولاد کو نعل نقرے کے سفید کرنا۔ جس میں سلور بنانا۔ تلوار کو جو  
دار بنانا۔ ہر قسم کا قلع چرھانا۔ رنگ برنگی آتش بازی۔ دھاتوں کے چھانے کی روشنائیاں۔ ہر قسم کا دانشور۔ دروغ  
و فریب بالمش و ملائکت و صباون و ہر کوئی اسے لاکھ تیار کرنا۔ خضابات عمدہ۔ و باقی دانت مصنوعی۔ و  
سنگ مر مر کا جوڑو کہر با و میا جس بنانا۔ لوہے تانبے و پتیل پر نام کندہ کرنا۔ مینا کاری کرنا۔ ریشمی سوئی کپڑا  
رنگا و دھونا۔ آئینوں پر چاندی و پارہ چرھانا۔ عطریات تیار کرنا۔ و دھاتوں کو قلعہ بنانا۔ میوہ جات کو چھینوں محفوظ  
رکھنا۔ دودھ کھلا رکھنا۔ قلعی و ایس کریم و سیمونڈ بنانا۔ الحاصل ایسے بہت سے مفید و بکار آملہ چیزیں  
اس کتاب میں درج ہیں کہ جن کے تفصیل کی اس مختصر اشتہار میں گنجائش نہیں۔ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔  
یہ کتاب ہنسی محمد باقر سیکری شری شہیندر خان دولت علیہ عثمانیہ مقیم قاضی محلہ جدیدہ واقع شہر بمبئی  
سے نقد قیمت پیر ماہ ذریعہ و ایو پے ایبل پوسٹ یعنی قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

## حاجی رحمت اللہ حاجی داؤد

یکشت و متفرق اسباب فروخت کرنے والا:

قسم قسم کے فیانی ناوار شاہ کھلونے۔ بابے۔ صندوقین۔ شالین۔ کرشمہ کڈز۔ سفر کا فوری اسباب  
خوشبویات۔ سونے چاندی کی گھڑیاں و دیگر نیر و غیرہ قابل دید و لایق سوغات و تحفہ۔ نمبر ۲۵ پیچ لہذا  
سرٹیفکٹ مقابل سبھی جامع بمبئی۔

**حضرت سید نصرت علی** مالک نعمت المظاہر  
دہلی کے دفتر سے قرآن مجید مترجم حلی رقم مع تفسیر و حل  
لغات و آیات اور اسی قسم کی دوسری کتابت کارآمد کتابت  
ہو سکتی ہیں

## اطلاعات ضروری

نامہ نویسی و انگریزی و فارسی تمام تار ترقی ترجمہ کو اغذات انگریزی  
حاجت کو اغذات مقدسات۔ فروخت نامہ۔ لکھو قابلہ۔  
برہ نامہ۔ شریک نامہ و صحت نامہ۔ وہ صلاح و مشورہ  
جو پیشین دیکھنا سرسری سے سکتے ہیں سب کچھ ہمارے دفتر میں  
گاہا دیوی کے دیول کے مقابل نامہ سن کہیں کسی کے متعلق  
صوبہ کے بجائے شام کے کچھ بجے تک ہو سکتا ہے۔

**ڈاکٹر جی جی جھلی**۔ پی۔ ٹی۔ ٹکسن۔ پتہ قریب  
پاس دھونی۔ عبدالرحمان شریک بھی۔ ملک و طبابت  
علاوہ دانت کتابت عجیب علاج کرتے ہیں۔  
**سٹوڈنٹس مگن**۔ طلبہ کا استاد علوم کو  
مفید مضامین مع تصاویر کے اڑھائی روپے سیایہ قیمت  
پر ہر دست ہوتا ہے۔ پتہ دفتر سٹوڈنٹس مگن۔ تار دیوی

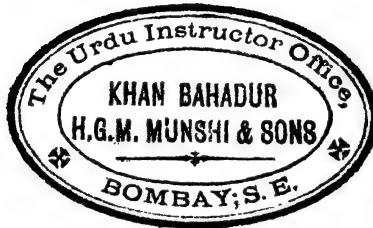
**جھن** کسی کو بیٹھنے سے بڑی کمال منگو ناہو تو پہلے  
فہرست اسباب طلب کر لیں۔ پتہ۔ اور کھانی  
ڈوڑن۔ محمد حیدر۔

**سراجت علی** و عظیم علی تاجرن سٹی پائی دھونی۔ اردو  
فہرستیں شائع کر رہے ہیں صاحب بن کر بھی دکان نسل  
انگریزوں کے سبھی سبجائی۔ ہزاروں و میوں کالان  
ہمیشہ دکان میں رہا کرتا ہے۔

یہ کتاب بلیسٹری وین جمی ہی۔ اور اس میں سیکڑوں کیسیا اثر نسخہ درج ہیں۔ مثلاً مصنوعی جواہرات بنانا سوئی دھونا  
دھاتی ہونا بنانا۔ سوئی کو سفید کرنا۔ تانے کو سفید کرنا۔ فولاد کو نعل نقرے کے سفید کرنا۔ جس میں سلور بنانا۔ تلوار کو جو  
دار بنانا۔ ہر قسم کا قلع چرھانا۔ رنگ برنگی آتش بازی۔ دھاتوں کے چھانے کی روشنائیاں۔ ہر قسم کا دانشور۔ دروغ  
و فریب بالمش و ملائکت و صباون و ہر کوئی اسے لاکھ تیار کرنا۔ خضابات عمدہ۔ و باقی دانت مصنوعی۔ و  
سنگ مر مر کا جوڑو کہر با و میا جس بنانا۔ لوہے تانبے و پتیل پر نام کندہ کرنا۔ مینا کاری کرنا۔ ریشمی سوئی کپڑا  
رنگا و دھونا۔ آئینوں پر چاندی و پارہ چرھانا۔ عطریات تیار کرنا۔ و دھاتوں کو قلعہ بنانا۔ میوہ جات کو چھینوں محفوظ  
رکھنا۔ دودھ کھلا رکھنا۔ قلعی و ایس کریم و سیمونڈ بنانا۔ الحاصل ایسے بہت سے مفید و بکار آملہ چیزیں  
اس کتاب میں درج ہیں کہ جن کے تفصیل کی اس مختصر اشتہار میں گنجائش نہیں۔ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔  
یہ کتاب ہنسی محمد باقر سیکری شری شہیندر خان دولت علیہ عثمانیہ مقیم قاضی محلہ جدیدہ واقع شہر بمبئی  
سے نقد قیمت پیر ماہ ذریعہ و ایو پے ایبل پوسٹ یعنی قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے۔

## ہوالہ کریم

کُتب مرقومہ ذیل تالیفات خان بہادر حاجی غلام  
محمد منشی - و - فرزند ان - دفتر اردو انسٹرکٹر واقع بھوساری  
محکمہ نمبر ۱۶ مقام کلہی سے بذریعہ ویلیو پے ایل پوسٹ  
دستیاب ہو سکتے ہیں :-



## ترتیب نامہ :

1

اردو زبان کی تہیہ تعلیم کے لئے بڑی عرق ریزی سے ترتیب نامے کا  
سلسلہ کئی حصوں میں مرتب ہوا ہے :- رسم خط و علامات وقف و سکون  
پر [جنکی نو] آموزوں کو از حد ضرورت ہے [پورا پورا خیال کیا گیا ہے :-  
سرشتہ تعلیم کے مختار کل نے بھی اس احاطے کے اردو مدارس کے لئے  
منظور فرمایا ہے - نیز سابق گورنر مینسٹری نے بظرافت اسکی نظر قبول فرمائی  
ہے :- علاوہ اسکے اور کئی نامور شہروں میں اچھے طرح رائج ہو گیا ہے :- قیمت حصہ اول اریا ہے

سخن کا ایک روپیہ حصہ دوم ۲۱ یاد اس سخن کا ایک روپیہ :

## ۲ قطعات استعلیق

2

چشم بد دور اس نئی طرز کے سرمشق نے تو وہ غضب دہایا ہی کہ آج تک خوشنویسی کے جتنے رسالے ہندوستان بھر میں طبع ہوئے ہیں، سب کمالات دیدی ہیں، اس سرمشق کا رنگ، ٹھنک اور طرز جدید دیکھنے سے علاوہ رکھتی ہیں اسی کی توشان میں جناب مولانا محمد عظیم صاحب مالک پنجابی اخبار رقم طراز ہیں کہ فن خوشنویسی کا استاد ہی اور استاد بھی بے منت و بے مشقت، ہر صفحہ میں سطر اول سب سُرخِ مین مطبوع ہیں، تاکہ مبتدی سطر اول کے مطبوع حرفوں پر لکھے بعد سطر دوم پر مطابق سطر اول اپنے زور طبیعت سے نقل کریں۔ الغرض یہ قطعات استعلیق تین حصوں میں مطبوع ہیں قیمت فی حصہ اربع

## ۳ سراج خلوت

3

جہاں مثلِ لہجہ مشتری تھا جہاں مضامین کا، تماشا ہے وہ یوسف بنکے بازار میں آئے اس رسالے میں میانِ بی بی کے لئے خلوت و جلوت میں جو امور شرعی اول سے اخیر تک ضرور ہیں، سب سہولیتِ اردو میں لکھے گئے ہیں۔ بالغ و بچہ کی علامتیں مجامعت و مباشرت کے طریقے، زوج و زوجہ کے حقوق، حیض و غسل کے احکام اور ضروری دعائیں وغیرہ جتنی باتیں اس رسالے میں لکھی گئی ہیں، یا تو آیات یا احادیث، یا فقہاء کے اقوال کی سند ہیں۔ لطف تو یہ ہے کہ جسے اُسے

شروع کیا بغیر تمام کٹے ہاتھ سے چھوڑا ہی نہیں دیا کو کو زمین بھرنا جسے کہتے ہیں لاریب یہی ہے۔ اب بہت ہی کم نسخے باقی رہے ہیں۔ قیمت مع محصول ڈاک فقط ۴۰  
ہر ایک بل اسلام کو اداس کی ضرورت ہے خواہ سنی ہو یا شیعہ۔ مجرہ ہو یا مٹا ہل  
بالغ ہو یا نابالغ۔ جوان ہو یا سن رسیدہ۔

4 Grammar انگلو پرسیاں گرامر Anglo-Persian

صرف و نحو فارسی و انگریزی۔ حسین طلبہ ای امتحانات یونیورسٹی۔ دہلی  
پروفیشنل کے لئے ۲۲۳ سوالات مع تشریح جوابات کے درج ہیں۔ مطبع  
باہر نکلتے ہی سیکڑوں جلدیں اسکی ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ قیمت ایک روپیہ مجلد سوانح

5 کل جدید لفظید۔ تذکرۃ الملوک ملک التذکرات

تمغہ قح زلیخا دارجن حالات قیصر کی یا تماشہ ہے وہ یوسف بنکے اب بازار میں آئے

تحفہ جیوبلی

اس نام کی ایک اردو کتاب بھی تیار ہوئی ہے۔ اس میں قیصر ہند ملکہ و کٹوریہ دام قبالہا  
مٹا گئی حالات اور تاریخی واقعات ولادت تا بہ انجام حشر جیوبلی شہر بہت مندرج  
ہیں۔ شہزادہ ولید بہادر کی سوانح عمری بھی اس میں ہے۔ ہند کے راجہ و لوگوں کی  
ہنگامت نامی سفر اور حشر جیوبلی میں سرکار برطانیہ کا آئے سلوک مع تصاویر واضح تر  
بیان ہوئی قیصر اور ان کے شہزادے اور دوسرے نامور لوگوں کی تصاویر قابل دید کے۔ علاوہ  
طرز عکاسی۔ صفائی مطبع۔ خوبی کاغذ۔ خوش خط کتابت وغیرہ دیکھنے سے تعلق کے ہیں



مکن نہیں کہ جسے ایک نظر اس کتاب کو دیکھا اور بیاضتہ فرمائش نہ کی کیونکہ دنیا بھر کے بادشاہوں کی ریاست اُنکے بحری و بری طاقت کے علاوہ بہت ضروری حالات اس میں داخل کئے گئے ہیں۔ بعد مطالعہ کے یہہ مصرع ضرور یاد آئے گا۔ اُسنا کرتے تھے دیکھا آج دریائے کو زہین ہند کی وفادار رعایا بند و سلمان کو ایسی ایک کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ یہہ کتاب ایک نواب فادر والی ریاست کے نذر کی گئی ہے۔ اسی سبب مع محصول ذاک سوار و پیہمت پر کوڑیوں کے مول فروخت ہوتی ہے۔ ویلیو پی ایل پوسٹ عمدہ ذریعہ ہے

مصنف منشی عبدالکریم مدرس پیشکار انجمن احباب بکینی۔ ابن خان بہادر حاجی منشی غلام محمد پتہ۔ کھوکھار بکینی۔ انگریز زمین لکھنؤ تو یہہ سرنامہ کافی ہے

### 6 Diary میمو ڈائری - Memo

یہہ جیسی گر نہایت کار آمد انگریزی جتتری دفتر اُردو انشکلم واقع کھوکھا باؤا بکینی سے ہر سال شایع ہوتی ہے۔ اس میں جو واقعات یومیہ لکھنے کی گنجائش کی گئی ہے۔ اسی سبب یہہ بہت مقبول ہو گئی ہے۔ ہزار نقلین اسکی ببول و ملٹری سرداروں کو منت تقسیم ہوتی ہیں۔ اور بالہ نقلین بڑی بڑی نامور کوٹھیوں کے گاہکوں کو انہیں تجارتوں کے ذریعہ سے سال نو کی مبارکبادی میں تذکرہ جاتی ہیں۔ اور باقی ماندہ نقلیں ڈیڑھ آنہ قیمت پر علوم میں فروخت ہوتی ہیں۔ یہہ ڈائری ڈسمبر کی شروع میں تیار ہو جاتی ہے۔ لہذا اصاجان اشتمارات ستمبر کی اخیر تک اپنے اپنے اشتمار بھیج دیں۔

## 7 آداب خلفای راشدین :

المشہور چار مجالس : حسین صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی سوانح عمری تاریخی و  
اُردو فصیح نظم میں لکھی گئی ہے : تمام اہل سنت جماعت کو اس مہترک مثنوی  
کا مطالعہ نہایت ضروری و قیمت ۶

## 8 اصول جغرافیہ

دو حصوں میں مطبوع ہے : یہ کتاب سرشتہ تعلیم کے اردو مدارس کے لئے مقرر ہے  
جسکے ترجمہ کے صلے میں سرکار سے آٹھ سو ۸۰ روپے کا انعام ملا ہے  
ہر ایک حصے کی قیمت ۸

## 9 Dialogues کل کوئل ڈایلاگز Colloquial

انگریزی حرفونین : انگریزی دہندوستانی روزمرہ گفتگو کے عمدہ نمونوں کا  
مجموعہ ہے : عنقریب طبع ثالث کی تیاری ہے طبع ثانی کی مستعمل کتب و نثر کی قیمت ۱۰

## 10 Persian Self Reader

پرشین سیلف ریڈر : انگریزی دانوں کو فارسی کی عبارت خوانی کی تسہیل کے لئے یہ  
ایک نہایت عمدہ رسالہ مہینوں میں طرز پر کہ اہل ہند کی نظر میں ایک بالکل جدید و عجیب  
طرز ہے : لکھا گیا ہے : اس رسالے میں مشہور حکایات لطیف کی کئی نقلیں فارسی  
کی گردانیں : و حرف کے قوانین و چند ملاقاتی جملے طرز مذکور میں مسطور  
ہیں : قیمت کوڑیوں کے مول ۳/۴ قرار پائی ہے :

# Anglo Persian Dialogues 11

یعنی یہ محاورات انگریزی و فارسی میں یہ کتاب بھی تازہ تالیف ہے۔ اس فارسی کی عمدہ اصطلاحات کا مخزن کہیں نہ یا انگریزی سنجیدہ محاورات کا معدن تو یہی ہے۔ غرض ہر دوزبان کے روزمرہ جملوں کا یہ ایک مجموعہ ہے۔ فارسی خوان و انگریزی دان ہر ایک کو اسے علیحدہ فائدہ مد نظر ہے۔ وارڈو ماننے والوں کو دوسرے فائدہ ہر دوزبان کی آشنائی حاصل ہے۔ قیمت محض ۲۴ اور مع فقرات لشکری ۱۰

## مجموعہ عربی و فارسی 12

مع لغات انگریزی در خط شکستہ۔ برای طلباء نوز۔ پیرستانڈرڈ وہی پروفیشنل قیمت ۲ روپے

## Anglo-Persian Letter-Writer 13

فارسی و انگریزی انشاء۔ یہ چھوٹا سا ولی بہت بکار آید انشا کار سالہ ہے۔ قیمت ۲ روپے

## 14 فرہنگ بوستان۔ انگریزی حصہ اول۔ دیباچہ و باب اول تیار ہے

قیمت ۸ طلباء ہی سکول و کالج اسے نور نظر کرتے ہیں۔

## شجرہ صرف 15

فارسی و انگریزی زبانوں میں رنگین ورق پر چھپا ہوا ہے۔ اس شجرے کو فی الحقیقت دریا کو دین بھرنیکی داد دی ہے۔ طلباء مدارس کو اس شجرے کے مطالعہ سے فائدہ

اور انگریزی کے صرف کا عمدہ ثمرہ ملتا ہے : قیمت ۱۰

### Urdu Instructor

16

اردو انسٹرکٹر یعنی مدرس اردو یہ رسالہ کامل دو سال جاری رہا جس طرح اردو سیکھنے کے لئے انگریزوں کی جان ہے یعنی حاکمان زمان کیا اہل شمشیر کیا اہل قلم اسے اپنا نور دیدہ سمجھ چکے ہیں اس طرح اہل سند کو بھی انگریزی عام حاصل کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے : فی جلد ۶ روپے سترہ اوتارہ کی ہر دو کامل جلدیں ۱۲ روپے

### Persian Teacher

17

پرشین ٹیچر یعنی مدرس فارسی : یہ بھی ایک عجیب انگریزی و فارسی رسالہ ہے : سترہ اوتارہ کی ابتدا سے ہر ماہ میں شائع ہوا کرتا : سکول کالج کے طلباء کو فارسی کی کامل استعداد بذریعہ انگریزی حاصل کرنے کیلئے یہ ایک نادر تحفہ ہے : اور نیز فارسی خوانوں کو انگریزی حاصل کرنے کا عمدہ طریقہ : قیمت جلد اول و دوم فی جلد ۶ روپے ہر دو ۱۲ روپے سترہ اوتارہ ہر سترہ جلد ۱۲ روپے قرار پائی ہے :

### ہندوستانی عرضیان

18

اردو و ناگری حروف میں انگریزی لغت کے ساتھ یہ کتاب امتحان و ریسائڈرز کے اُمیدواروں کو نہایت کار آمد ہے : قیمت فی حصہ ۲ روپے ہر دو حصہ ۴ روپے

### مثنیٰ چکیسی

19

انگریزی ترجمہ : انگریزی دان ہندو لوگوں اس آسان ترجمہ کے مطالعہ سے دونا فائدہ مد نظر ہے : ایک تو انگریزی میں بڑی مہارت پیدا ہوتی ہے : دوسری عجیب دل لگی کی کہانیاں ہیں : قیمت فی نسخہ روپیہ ایک

## نجوم العلامات :

فی معرفت الآیات : علامات وقفہ و سکون و قواعد رسم خط وغیرہ  
کی وقفیت کے لئے یہ ایک عمدہ اردو نسخہ ہے : قیمت ۴۰

## تحفۃ الصبیان :

و نصاب اہل ایمان : دو حصے : بیان فضیلت علم میں یہ عجیب رسالے  
ہیں : جو ہر اہل اسلام کو نذر گزارنے گئے تھے اب نایاب ہیں :

## 22 Dialogues. تکلم المدرسہ School

انگریزی و اردو یہ مشہور و معروف مفید مدارس رسالہ کئی بار مطبع مٹھی  
نولکشور میں بھی طبع ہوا ہے : قیمت فقط ۲۰

## میزان و پیمائش

اس رسالے میں دنیا بھر کے سکے : اوزان : اوقات : پیمائش : وغیرہ مفید خلائق  
چیزیں درج ہیں : یہ رسالہ اگرچہ علی العموم مدروسوں کے لئے مفید ہے لیکن مخصوص ہر ایک  
اہل قلم کو انکی ضرورت ہے : غریب بہار خوبی و اسلوبی طبع ثانی میں نیت بخش ہوگا : قیمت ۲۰

## बुद्धि दर्पण بدھی درپن

بدھی درپن گجراتی ترجمہ آئینہ فراست ہے عقل معاش و معاود کا جھکاؤ اس دنیا سے ملی کیا ہے  
کہ : باید و شاید : گجراتی و ان اہل قول کو اس رسالے کی اشد ضرورت ہے : قیمت ۲۰

## طغرائی اعجاز

حضرت قطب عالم محبوب سبحانی قدس سرہ کا ایک تلامذہ کرشمہ اردو میں لکھا ہوا : تحفہ  
تقسیم ہوا ہے ناظرین فقط : محصول داگ روانہ فرما کر اس متبرک مناقبت کی سیر فرمائیں





